﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

جلسہ سالانہ نمبر

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۴/اگست تا ۶/ستمبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۳۴، ۳۵

۵/جمادی الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۴/ظہور تا ۶/تبوک ۱۳۸۰ ہجری شمسی

قناعت اور شکرگزاری

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار بندہ بن جائے گا"۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں

دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب در حقیقت اس میں ایک قوّت کشش ہو اور واقعی دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دُور کرے۔

"بعض لوگ جلدی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم دعا سے منع نہیں کرتے مگر دعا سے مطلب صرف عبادت ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ ہر ایک عبادت جس کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی اور ہر ایک ثواب جس کی محض خیال کے طور پر کسی آئندہ زمانہ پر اُمید رکھی جاتی ہے وہ سب خیال باطل ہے۔ حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دُعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اُترتا ہے اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہمارے پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں ایک پاک کیفیت انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور اُنس اور ذوق سے پُر کر دیتا ہے۔ اگر یہ امر نہیں ہے تو پھر دُعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے۔ ہر ایک دُعا، گو ہماری دنیوی مشکل کشائی کے لئے ہو مگر ہماری ایمانی حالت اور عرفانی مرتبت پر گزر کر آتی ہے۔ یعنی اوّل ہمیں ایمان اور عرفان میں ترقی بخشتی ہے اور ایک پاک سکینت اور انشراح صدر اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ہمیں عطا کر کے پھر ہماری دنیوی مکروہات پر اپنا اثر ڈالتی ہے اور جس پہلو سے مناسب ہے اس پہلو سے ہمارے غم کو دُور کر دیتی ہے۔ پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ دُعا اُسی حالت میں دُعا کہلا سکتی ہے کہ جب در حقیقت اس میں ایک قوت کشش ہو اور واقعی دُعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اُترے جو ہماری گھبراہٹ کو دُور کرے اور ہمیں انشراح صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔ ہاں حکیم مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔ (۱) ایک یہ کہ اس بلا کو دُور کر دیتا ہے جس کے نیچے ہم دَب کر مرنے کو تیار ہیں۔ (۲) دوسرے یہ کہ بلا کی برداشت کے لئے ہمیں فوق العادت قوت عنایت کرتا ہے بلکہ اُس میں لذت بخشتا ہے اور انشراح صدر عنایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے کہ دُعا سے ضرور نصرتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دُعا جو خدا تعالیٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کو دینے والا صرف خدا ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ تا دعا قبول ہونے اور مراد ملنے پر ایمان قوی ہو۔ (۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ (۴) چوتھے یہ کہ اگر دُعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔ لیکن اگر کسی کو بطور خود مرادیں ملتی جائیں اور خدا تعالیٰ دُوری اور مجوبی ہو تو وہ تمام مرادیں انجام کار حسرتیں ہیں اور وہ تمام مقاصد جن پر فخر کیا جاتا ہے آخر الامر جائے افسوس اور تاسف ہیں۔ دنیا کے تمام عیش آخر رنج سے بدل جائیں گے اور تمام راحتیں دُکھ اور درد دکھائی دیں گی۔ مگر وہ بصیرت اور معرفت جو انسان کو دُعا سے حاصل ہوتی ہے اور وہ نعمت جو دُعا کے وقت آسمانی خزانہ سے ملتی ہے وہ کبھی کم نہ ہوگی اور نہ اُس پر زوال آئے گا بلکہ روز بروز معرفت اور محبت الٰہی میں ترقی ہو کر انسان اس زینہ کے ذریعہ سے جو دعا ہے فردوس اعلیٰ کی طرف چڑھتا چلا جائے گا"۔ (ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

صفت مالکیت اپنے فیضان کے لئے ایک فقیرانہ تضرّع اور الحاح کو چاھتی ھے

خدا تعالیٰ کی صفات کا علم جتنا بڑھتا چلا جائے گا اتنا ہی انسان اس کے حضور جھکتا چلا جائے گا

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۰/اگست ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۰/اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق مضمون کے سلسلہ میں آج صفت مُلک، مَالِک ، مَالِکَ المُلْک اور مَلَکُوت کے حوالہ سے قرآنی آیات کی روشنی میں بعض امور بیان فرمائے۔ خطبہ کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ اگرچہ یہ مضمون بہت اعلیٰ ہے اور میری کوشش ہے کہ اسے آسان الفاظ میں سمجھاؤں تاہم اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اکثر لوگوں کے سر کے اوپر سے باتیں گزر جاتی ہیں۔ حضور نے سورۃ فاتحہ میں مذکور آیت مالک یوم الدین سے اس مضمون کا آغاز فرمایا اور بتایا کہ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا بادشاہ ہے اور جزا سزا کا تعلق صرف آخرت سے ہی نہیں بلکہ اس دنیا سے جزا سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایک آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کائنات کو دائیں ہاتھ میں لپیٹنے سے مراد قدرت ہے۔ اور اس میں یہ مضمون ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ساری کائنات کی صف لپیٹی جائے گی۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

جلسہ سالانہ ۔ صداقت احمدیت کا درخشندہ نشان

یوں تو احمدیت کی صداقت کے نشانات آفاق میں ہر طرف پھیلے پڑے ہیں اور ان کی تعداد دو چار نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں میں ہے۔ ہر قوم کے متعلق خدا تعالیٰ نے نشانات دکھائے ہیں اور جلالی و جمالی ہر قسم کے نشان دکھائے ہیں۔ لیکن جماعت کا جلسہ سالانہ اپنی ذات میں ایک عظیم الشان مجموعہ نشانات ہوتا ہے ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت جب لوگ قادیان کے نام سے بھی بے خبر تھے اور آپ خود بھی غیر معروف تھے اپنے الہام میں یہ بشارات دی تھیں کہ "یاتیك من كل فج عميق ، یاتون من كل فج عميق"۔ یعنی اگرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تو تنہا نہیں رہے گا۔ فوج در فوج لوگ دور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے۔

چنانچہ یہ پیشگوئیاں بڑی عظمت اور شان کے ساتھ پوری ہوئیں اور ہوتی چلی جارہی ہیں ۔ باوجود مخالفوں کی دن رات کی کوشش کے اور ہر قسم کے افتراء اور سازشوں کے خدا تعالیٰ اس جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے اور یہ سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اس کی تباہی کے درپے مخالف اور مکذب خود تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے۔ وہ شخص جسے قادیان سے باہر کوئی نہ جانتا تھا الٰہی بشارتوں کے عین مطابق اسے اتنی عزت اور شہرت عطا ہوتی کہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ عرب، شام، مصر سے نکل کر یورپ، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا اور زمین کے کناروں تک دنیا اس کو شناخت کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "میرے پاس تو یہی نشان کافی ہے کہ اتنے آدمی جو یہاں آتے ہیں ان میں سے ہر ایک آدمی ایک ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے ان سب کی پہلے سے خبر دے رکھی ہے اور یہ سب نصرتیں اور تائید میں جو ہمارے شامل حال ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے ان کا ہمارے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے۔ لیکن جو جھوٹا اور مفتری علی اللہ ہوتا ہے اس کو خدا کبھی نصرت نہیں دیتا بلکہ الٹا ہلاک کرتا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ ۳۷۷۔۳۷۸)

اسی طرح آپ نے فرمایا: "براہین میں درج ہے "يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ"۔ اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ یہ کوئی دس لاکھ نشان ہوگا۔ ہر آدمی نیا آنے والا مہمان اس نشان کو پورا کرتا ہے اور مختلف دیار اور امصار سے خطوط آرہے ہیں، تحائف آرہے ہیں ...... پھر کیا یہ معمولی نظر سے دیکھی جانے کے قابل باتیں ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۵۳۲)

حضور علیہ السلام کے ان فرمودات کی روشنی میں دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہونے والا ہر فرد دراصل آپ کی صداقت کا ایک گواہ بن کر آتا ہے اور ان مہمانوں کو جو ایک رنگ میں خدا کا نشان بن کر آتے ہیں معمولی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی میں یہ نشان اگر لاکھوں کی تعداد میں تھے تو اب یہ نشان کروڑوں میں بدل چکے ہیں۔ مختلف رنگوں اور نسلوں اور مختلف خطہ ہائے ارض سے تعلق رکھنے والے مومنین کا اجتماع ایک عجیب روحانی شادمانی کے سامان کرتا ہے۔

پھر جلسہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سال گزشتہ میں نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و احسانات اور جماعت کے حق ظاہر ہونے والی اس کی تائیدات و نشانات کا جو ذکر فرماتے ہیں اس سے دلوں میں نئے ولولے بیدار ہوتے ہیں اور ایمانوں کو نئی تازگی اور حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

امسال برطانیہ میں Foot & Mouth کی وبائی مرض پھیلنے کی وجہ سے اسلام آباد میں (جو دیہی علاقہ ہے) جلسہ منعقد نہیں ہو سکا۔ چنانچہ جماعت کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی سعادت جماعت احمدیہ جرمنی کو نصیب ہو رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دنیا کے مختلف بلاد و امصار سے صاحب توفیق مخلصین کثرت کے ساتھ اکیسویں صدی عیسوی کے اس پہلے جلسہ میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیضیاب ہونگے اور اس زندہ احساس کے ساتھ آئیں گے کہ ان میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اور اپنی اس خوش نصیبی پر جہاں ان کے دل اللہ کی حمد سے لبریز رہیں گے وہ اپنے ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی کے لئے جلسہ کے تمام پروگراموں میں دلی خلوص اور محبت اور نظم و ضبط کے ساتھ بھرپور حصہ لیں گے۔ اسی طرح وہ احباب جو مالی مقدرت نہ ہونے یا دوسرے عوائق کی وجہ سے خود اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے وہ MTA کے ذریعہ سے اس جلسہ کے پروگراموں سے مستفیض ہو کر اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کی سعی کریں گے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے بھی دعا ہے کہ انہیں "محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے" آنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی تکریم اور بہترین مہمانوازی کی توفیق عطا ہو اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے بخیر و خوبی اور غیر معمولی روحانی مسرتوں کے ماحول میں منعقد ہو۔

اس جلسہ سالانہ نمبر کے ساتھ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تصویر تمام خریداران الفضل کو تحفۃً پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جو حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ہماری درخواست پر اپنے مبارک دستخطوں سے خریداران الفضل انٹرنیشنل کے لئے عطا فرمائی ہے۔

نویدِ منزل

انہی کی راہ میں بچھایا کرتے ہیں خار اکثر زمانے والے
جو لوگ ہیں تپتے ریگزاروں میں لالہ و گل کھلانے والے
وہ جن کو کوثر عطا ہوا ہے ہم ان کی نظروں سے پی رہے ہیں
ہماری قسمت پہ رشک کرتے ہیں پینے والے پلانے والے
ہماری تو جان بھی وہی ہیں ہمارا ایمان بھی وہی ہیں
وہ اور ہوں گے درِ محمدؐ پہ جا کے پھر لوٹ آنے والے
قدم شہادت گہِ محبت میں ہم نے رکھا ہے مسکرا کر
ہمارے سینے کھلے ہوئے ہیں کہاں ہیں تیر آزمانے والے
ہے بات کل کی وہ دَورِ خُونیں کہ لحہ لحہ تھا آزمائش
ہر ایک جانب سے پل پڑے تھے ہماری ہستی مٹانے والے
بفضل ایزد ہمارے صبر و ثبات کی تو چٹاں وہیں ہے
ہیں آج لیکن کہاں ہمیں کاسۂ گدائی تھمانے والے
کہیں ہیں جو روجفا کی باتیں کہیں ہیں مکر وریا کی گھاتیں
نقاب ڈالے ہوئے ہیں رُخ پر وفا کی باتیں بنانے والے
اتر ہی جائیں گے اک نہ اک دن یہ نفرتوں کے سیاہ بادل
گزر ہی جائیں گے خوں کے دریا سے جان پر کھیل جانے والے
ہمارے ہونٹوں کی مسکراہٹ نہ چھن سکی ہے نہ چھن سکے گی
کہ ہم ہیں بے نور محفلوں میں وفا کی شمعیں جلانے والے
ہمیں خبر ہے ہمارے مسلک کی کہکشاں ضو فشاں رہے گی
نظر نہ آئیں گے آسماں پر چمک یہ جھوٹی دکھانے والے
دکھائی دینے لگے ہیں آثار غلبۂ دینِ مصطفیٰ کے
تمام دنیا کے قصر ظلمت ہیں نور سے جگمگانے والے
ہمارے ہاتھوں میں مشعلیں ہیں وقارِ دینِ محمدیؐ کی
ہمیں تو ہیں آج گمرہوں کو نویدِ منزل سنانے والے
جہان بھر میں کہاں ہیں دنیا پہ دین کی فوقیت کے داعی
کہاں ہیں ثاقبؔ جفاؤں سے مسکرا کے آنکھیں ملانے والے

(ثاقب زیروی)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے بعض احادیث نبویہ بھی پیش فرمائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی مالکیت و ملکیت کا مضمون بیان ہے اور یہ کہ انسان کو جو بظاہر ملکیت عطا ہوتی ہے اس کی حیثیت نگران کی سی ہے اور وہ خدا کے حضور اپنی رعیت کے بارہ میں جواب دہ ہوگا کہ اس نے اپنی رعایا کے متعلق اپنی ذمہ داری کو کس طرح ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی بتایا کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے بھی مظہر تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صفت مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کے لئے ایک فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک آیت کریمہ کی تشریح میں فرمایا کہ آنحضرتؐ پر جو قرآن نازل ہوتا تھا باوجود اس کے کہ آپؐ کو اس کا علم عطا کیا جاتا تھا پھر بھی آپ دعا کرتے رہتے تھے کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھاتا چلا جا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا علم جتنا بڑھتا چلا جائے گا اتنا ہی انسان اس کے حضور جھکتا چلا جائے گا۔

سو سال پہلے

اور دِیوار گر گئی

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(مرزا خلیل احمد قمر)

”گویا ایک سال آٹھ ماہ کا رمضان تھا جس کی آج عید ہوئی“۔

یہ وہ مبارک الفاظ تھے جو ۱۲؍اگست ۱۹۰۱ء کو عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک قادیان میں تشریف رکھتے ہوئے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے فرمائے تھے ۔ مقدمہ انہدام دیوار کے فیصلہ کی خوشخبری جب قادیان میں پہنچی تو حضرت اقدسؑ اور آپؑ کے صحابہؓ کی خوشی کی انتہاء نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مشکل سے نجات بخشی۔

یہ مقدمہ بھی حضرت اقدسؑ کے بہت سے مقدمات کی ایک کڑی تھا۔ پہلے لیکھرام کے قتل میں حضور کو ماخوذ کرنے کی کوشش کی گئی۔ پھر مقدمہ اقدام قتل میں ماخوذ کر لیا گیا۔ مالی قدغن لگانے کے لئے مقدمہ انکم ٹیکس بنایا گیا مگر دشمن کو ہر دفعہ اپنے منصوبہ میں منہ کی کھانی پڑی۔ حضرت اقدس کے مخالفین کی چالیں ایک ایک کرکے ناکام ہو رہی تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ قادیان کے رئیس ہیں اس لئے اپنے اثر ورسوخ سے کام لے کر بچ جاتے ہیں۔ اب کی بار انہوں نے حضرت اقدس کی مخالفت کے لئے آپ کے چچازاد بھائیوں کا انتخاب کیا کہ آپؑ کو اس قدر تنگ کیا جائے کہ آپ قادیان چھوڑنے پر مجبور ہو جاویں۔ ان کا خیال تھا کہ ان کے پاس نہ جگہ ہوگی اور نہ یہ اطمینان سے اپنا مشن جاری رکھ سکیں گے اور ان کی جماعت تتر بتر ہو جائے گی۔ اور یوں وہ خدائی تدبیر کو ناکام بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ تو سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے لگائے جانے والے پودے کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہے۔ وہ اس کی حفاظت کے لئے اپنی حکمت بالغہ سے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ مخالفین کی تمام چالیں اور حربے پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔

دیوار کی تعمیر

۵؍جنوری ۱۹۰۰ء بروز جمعرات بمطابق ۳؍رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چچازاد بھائی مرزا امام دین نے (اسی کی دعوت پر لیکھرام قادیان آیا تھا) ایک کچی اینٹوں کی دیوار بنانی شروع کی جو حضرت اقدسؑ کے صحن سے شروع ہو کر مسجد مبارک کے جنوب تک جاتی تھی۔ یہ دیوار آٹھ فٹ اونچی، دس فٹ لمبی اور ڈیڑھ فٹ چوڑی تھی جو ۷؍جنوری ۱۹۰۰ء کو مکمل ہوئی۔ یہ حضور کے ملاقاتیوں اور مہمانوں کے لئے دقت اور تکلیف کا باعث تھی۔ اگر وہ نماز کے لئے مسجد مبارک میں جانا چاہتے یا حضور سے ملاقات کرنا چاہتے تو ان کو ایک لمبا چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا جس سے ہر کوئی واقف نہیں تھا۔ گویا حضرت اقدسؑ بڑی طرح اپنے دشمنوں کے نرغے میں آئے ہوتے تھے۔

حضرت اقدسؑ بیان فرماتے ہیں:

”میرے چچازاد بھائیوں میں سے امام الدین نام ایک سخت مخالف تھا۔ اس نے یہ ایک فتنہ برپا کیا کہ ہمارے گھر کے آگے ایک دیوار کھینچ دی اور ایسے موقعہ پر دیوار کھینچی کہ مسجد میں آنے جانے کا راستہ رُک گیا اور جو مہمان میری نشست کی جگہ پر میرے پاس آتے تھے یا مسجد میں آتے تھے وہ بھی آنے سے رُک گئے اور مجھے اور میری جماعت کو سخت تکلیف پہنچی گویا ہم محاصرہ میں آگئے......

اس کو مجھ سے بلکہ دین اسلام سے ایک ذاتی بغض تھا اور اس کو پتہ لگ گیا تھا کہ مقدمہ چلانے کا ان پر قطعاً دروازہ بند ہے لہذا وہ اپنی شوخی میں اور بھی بڑھ گیا۔ آخر ہم نے اس بات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا...... اور امام الدین کی یہاں تک بدنیت تھی کہ ہمارے گھر کے آگے جو صحن تھا جس میں آ کر ہماری جماعت کے لوگ ٹھہرتے تھے وہاں ہر وقت مزاحمت کرتا اور گالیاں نکالتا تھا اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اس نے یہ بھی ارادہ کیا تھا کہ ہمارا مقدمہ خارج ہونے کے بعد ایک لمبی دیوار ہمارے گھر کے دروازوں کے آگے کھینچ دے تا ہم قیدیوں کی طرح محاصرہ میں آجائیں اور گھر سے باہر نکل نہ سکیں اور نہ باہر جاسکیں۔ یہ دن بڑی تشویش کے تھے یہاں تک کہ ہم ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ کے مصداق ہوگئے اور بیٹھے بیٹھے ایک مصیبت پیش آگئی“۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۸۔۲۷۹)

حضرت رسول کریم ﷺ کفار مکہ کے ہاتھوں سخت تنگ آکر تین سال شعب ابی طالب میں محصور رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے آنے والے سچے مہدی موعود اور مسیح موعود کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی تھی ”وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ“ (صحیح مسلم)

یعنی اللہ کے نبی عیسیٰ اور اس کے صحابہ محصور ہو جائیں گے۔ حضرت اقدس کے صحن اور مسجد مبارک تک اس دیوار کی تعمیر سے یہ پیشگوئی بھی روز روشن کی طرح پوری ہوئی۔

خدائی خوشخبری

حضرت اقدسؑ نے اپنے حی و قیوم اور قادر و توانا خدا کے حضور گریہ وزاری کی اور اپنی تکلیف کا مداوا اس کے حضور سے چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی تضرعات کو سنا اور اسی روز اپنے مقدس الہام سے حضور کو نہ صرف تسلی دی بلکہ اس مقدمہ کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرنے کے بعد آپ کے حق میں اس کے انجام سے بھی آگاہ فرمایا۔

حضور فرماتے ہیں: ”اس کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی گئی اور اس سے مدد مانگی گئی تب بعد دعا مندرجہ ذیل الہام ہوا......“۔

اصل الہام عربی زبان میں ہے جس کا اردو ترجمہ خود حضور علیہ السلام کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

”چکی پھرے گی اور قضاو قدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی۔ جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آجاتا ہے۔ اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آجاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مقدمہ کی موجودہ حالت میں جو صورت مقدمہ حاکم کی نظر کے سامنے ہے جو ہمارے لئے مضر اور نقصان رسان ہے یہ صورت قائم نہیں رہے گی اور ایک دوسری صورت پیدا ہو جائے گی جو ہمارے لئے مفید ہے ...... اور پھر بعد اس کے فرمایا کہ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے۔......... پھر فرمایا کہ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے۔ اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا۔ اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا رب اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تُو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے۔ پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر میں چھوڑ دے۔......... وہ قادر تیرے ساتھ ہے اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔ .... وہی خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ کسی دوسرے پر توکل کرے کہ گویا وہ اس کا معبود ہے۔ ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں۔ اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں۔ سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر۔ بلکہ اس کی عمیق در عمیق شاخوں کو بجا لاتے ہیں اور کمال خوبی سے اس کو انجام دیتے ہیں۔ سو انہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور اُن پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے احمد کو یعنی اس عاجز کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اس سے روگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے۔ دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس پر گواہیاں دیں تا کہ اس کو گرفتار کرادیں اور وہ ایک تند سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے اور وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے“۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۱۔۲۸۳)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی چٹھی

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب اس دیوار کی تعمیر اور حضورؑ کے الہام کے بارے میں اپنی چٹھی نمبر ۶ محررہ ۶؍جنوری ۱۹۰۰ء میں جو ۲۴؍جنوری ۱۹۰۰ء کے اخبار الحکم صفحہ ۹ میں شائع ہوئی اس واقعہ کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اگرچہ مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ اب جو کچھ لکھتا ہوں اسے آئندہ خط میں لکھوں گا مگر بھائیوں کی محبت اور خاطر داری اور عدم یقین بحیات نے مجبور کیا کہ آئندہ پر اسے نہ اٹھا رکھوں۔

برادران کل عجیب اور غیر معمولی روز قادیان میں تھا۔ ہمارے ہمسائے یوں تو عنایتیں اور کرم ہمارے حال پر سدا مبذول فرماتے ہیں وہ کچھ کم یادگار اور شکریہ کے قابل نہیں مگر کل ان کے انتقامی قوت اور سبعی جوش نے ایک نئی اور غیر مترتب راہ نکالی۔ ہماری مسجد کو آنے والی اور شارع عام کو گلی کو کچی اینٹوں سے باٹ دیا اور اس راہ میں کانٹے بچھانے والے پہلوان کے نقش کی پوری پیروی کی۔ اب ہمارے مہمان کافروں کا چکر لگا کر اور بڑا پھیر گھیر کر مسجد مبارک میں آتے ہیں۔ حضرت اقدس کو کل معمولاً دردسر تھا اور ہم نے بھی عادتاً یقین کر لیا تھا کہ تحریک تو ہو ہی گئی ہے اب خدا کا کلام نازل ہوگا۔ ظہر کے وقت آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا:۔

”سر درد بہت ہے دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لی جائیں“۔

نماز پڑھ کر اندر تشریف لے گئے اور سلسلہ الہام اور کلام الٰہی پر بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے کہ کس طرح خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اور ملہم کو اس پر کیسا یقین ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے الفاظ ہیں اگرچہ دوسرے لوگ اس کی کیفیت نہ سمجھ سکیں“۔

حضرت اقدس نے پہلے مرزا امام الدین سے رابطہ کیا اور اس کو سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ دیوار گرادے ۔ پہلے تو اس نے یہ اعتراض کیا کہ وہ خود کیوں نہیں آیا، کسی اور کو کیوں بھیجا ہے ۔ بھلا جس نے سوچ سمجھ کے اور احکام بالا کے مشورہ سے یہ قدم اٹھایا تھا وہ کیسے بات سمجھ لیتا بلکہ وہ مخالفت

میں اور تیز ہو گیا۔

ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں احمدیہ وفد کی روانگی اور اس کا مخالفانہ رویہ

اس صورت حال میں مشورہ طے پایا کہ ایک وفد ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس بھیجا جائے اور اس کو حالات سے آگاہ کیا جائے۔ اتفاق سے ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس قادیان کے نزدیک کے گاؤں ہرچوال نہری بنگلہ پر کسی کام سے آئے ہوئے تھے۔ سلسلہ کے بزرگوں کا ایک وفد جس میں پچاس کے قریب احباب تھے جن میں بڑے زمیندار، تجار، ملازمت پیشہ اصحاب شامل تھے ان سب کو اطلاعات بھجوائی گئیں تاکہ وہ وقت و تاریخ مقررہ پر قادیان پہنچ سکیں۔ یہ وفد حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی قیادت میں روانہ ہوا اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم کو معاملہ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اگلی بات حضرت شیخ صاحب کی زبانی سنئے:

"ڈپٹی کمشنر کے قریب پہنچ کر ابھی مَیں نے یہ کہا تھا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں اور کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اسے پہلے سے سب حالات معلوم تھے اور دراصل یہ دیوار ایک سازشی تحریک تھی جس میں (مقامی) حکومت کا ہاتھ پیچھے تھا۔ اس پر وہ سخت جوش میں آکر غصہ سے بڑھا اور کہا تم مجھ پر رعب ڈالنے آئے ہو۔ مَیں خوب جانتا ہوں اور ابھی تمہارا انتظام کرنے والا ہوں۔ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مخاطب کر کے کہا کہ ان لوگوں کا بندوبست کرنا چاہئے اور بڑے جوش سے کہا "چلے جاؤ، ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے"۔

مَیں نے کہا آپ جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں سن تو لیں۔ اس پر غضبناک ہو گیا اور ہم واپس آ گئے"۔

(ہفت روزہ بدر قادیان ۷/مارچ ۱۹۵۲ء)

حضرت بھائی جی عبدالرحمٰن قادیانیؓ جو اس وفد کے ساتھ تھے چشمدید حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت کے حضور عرض کیا گیا کہ ابھی ہم لوگ بنگلہ سے کافی فاصلہ پر ہی تھے کہ صاحب بہادر نے دیکھ کر بڑبڑانا شروع کر دیا۔ بہت کچھ بولا اور غیظ و غضب کا مظاہرہ کیا۔ "تم لوگ ہم پر رعب ڈالنے آئے ہو۔ ہم تم کو خوب جانتے ہیں۔ تمہیں سیدھا کر دیا جائے گا۔ ابھی چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے"۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جو ان کے ساتھ ہی دورہ میں تھا کہا کہ ان لوگوں کا انتظام ہونا چاہئے، یہ بہت دلیر ہو گئے وغیرہ وغیرہ۔

سیدنا حضرت اقدسؑ دستار مبارک کا شملہ دہن مبارک کے سامنے کئے یہ باتیں سنتے رہے۔ مَیں نے دیکھا کہ حضور کے رخ مبارک پر گہرے رنج کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ افسوس کہ اس وقت کی کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ ورنہ اس اداسی، غم اور حزن کا جو نقشہ اور سماں میرے دماغ میں ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ یہ سب کچھ حضور کو اپنی ذات کی وجہ سے یا کسی جائیداد یا مال کے نقصان کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ مخلص معزز اور پیارے مہمانوں کے ساتھ بدسلوکی کی وجہ سے تھا......

الغرض وفد کے بیانات سننے کے بعد مَیں نے دیکھا کہ لحہ بھر کے لئے حضور پُرنور کسی گہری سوچ میں خاموش رہے اور پھر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی...... کو مخاطب کر کے فرمایا:

"مولوی صاحب اس صورت میں تو ہمارا کام رک جائے گا۔ کیونکہ جب ہمارے لئے امن ہی نہ ہوگا تو کام کیسے چلے گا۔ مہمانوں یا مذہبی تحقیق کرنے والوں کے واسطے آرام، سہولت اور آزادی نہ رہی تو ہمارے ہاں آئے گا کون؟ کیونکہ ڈپٹی کمشنر کا ایک ایسا رویہ ہمارے مخالفوں کو اور بھی دلیر بنا دے گا۔ پہلے ہی وہ ہمارے مہمانوں کو بات بات پر تنگ کرتے اور ٹوکتے رہتے ہیں۔ یہ تو اخلاص ہے ہمارے دوستوں کا کہ وہ مخالفوں کی بدخلقیوں اور سختیوں کو برداشت کر لیتے ہیں"۔

اس سلسلہ میں حضور نے ایک دلسوز اور رقت آمیز لہجہ میں فرمایا: "مولوی صاحب داغ ہجرت کا الہام بھی تو ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے بھی ہجرت مقدر ہے"۔

(از کتاب حضرت بھائی جی عبدالرحمن قادیانی صفحہ ۵۲۶،۵۲۵)

مختلف صحابہ کی طرف سے حضور کو اپنے ہاں آنے کی دعوت

حضرت اقدسؑ کے ان الفاظ کو سن کر مجلس میں بیٹھے ہوئے درج ذیل اصحاب نے حضور کو اپنے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔

۱...... حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے عرض کی کہ حضور بھیرہ میں ہمارے اپنے مکانات موجود ہیں وہاں ہر طرح کا آرام و سہولت رہے گی۔

۲...... حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے سیالکوٹ کی دعوت دی۔

۳...... حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور نے کہا کہ لاہور میرے پاس تشریف لے چلیں۔

۴...... حضرت چوہدری حاکم علی صاحب نمبردار چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا نے اپنے وطن کی پیشکش کی اور وہاں کی سہولتوں کا ذکر کیا۔

حضرت اقدسؑ نے کسی قدر سکوت کے بعد فرمایا: "اچھا جب اذن ہوگا"۔

(ملخص روایت چوہدری حاکم علی صاحبؓ۔ سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۱۳۸)

ڈسٹرکٹ کورٹ میں مقدمہ کے اندراج کا فیصلہ

قصہ کوتاہ یہ کہ جب مرزا امام الدین راضی نہ ہوا اور ڈپٹی کمشنر کے ہاں بھی کوئی شنوائی نہ ہوئی بلکہ اس نے آنکھیں دکھائیں تو یہ صورت حال نہ صرف حضرت اقدسؑ کے لئے سخت دکھ تکلیف اور رنج کا باعث تھی بلکہ آپ کے پیروکاروں اور تمام احباب جماعت کے لئے بھی اذیت کا موجب تھی۔ حضور نے ہر ممکن طریق سے یہ مسئلہ حل کرنے کی کوشش فرمائی۔ اس تگ و دو میں سات ماہ صرف ہو گئے مگر اس مسئلہ کا کوئی حل نظر نہ آ رہا تھا۔ مخالفوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا طریق ہی باقی رہ گیا تھا۔ سو حضرت اقدسؑ نے سول عدالت میں کیس لے جانے کا فیصلہ کیا۔ آخرکار ۲۲/اگست ۱۹۰۰ء کو حضرت اقدسؑ کے دستخطوں سے منشی مرزا خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ (حضرت اقدس کی طرف سے صرف یہی ایک مقدمہ ہے جس میں آپ مدعی تھے ورنہ تمام دوسرے مقدمات میں آپ اپنا دفاع ہی کرتے رہے ہیں)۔

مقدمہ کے آغاز سے معلوم ہوا کہ عدالتی ریکارڈ شہادت مرزا امام الدین کے حق میں جاتی تھی کہ جس جگہ دیوار کھینچی گئی ہے وہ زمین اس کی ملکیت ہے۔ اس صورت حال میں حضرت اقدسؑ کے قانونی مشیران حضرت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور حضرت مولوی محمد علی صاحب نے مشورہ دیا کہ عدالت سے کیس واپس لے لیا جائے کیونکہ شہادت اس کے حق میں جاتی تھی۔ حضرت اقدسؑ اس پر راضی ہو گئے مگر مرزا امام الدین کسی طرح بھی اس طرف آنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ اور اس نے اس مسئلہ کو ذاتی انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔ وہ اپنی مخالفت مین برابر بڑھتا جا رہا تھا۔ اور مسجد مبارک کے پاس جہاں یکے آکر ٹھہرا کرتے تھے آنے والے مہمانوں کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اب اس کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گیا اور اس نے کہا کہ وہ ایک اور دیوار حضرت اقدس کے مکانات کے سامنے کھڑی کرنا چاہتا ہے جس سے ہر کوئی پوری طرح میرے محاصرے میں آ جائے گا۔

بظاہر تو یہ صورت حال تھی دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کو پہلے سے مقدمہ میں کامیابی کی بشارت دے رکھی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر دیا تھا کہ اس مقدمہ کے بعض خفیہ گوشے بے نقاب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی وحی آپ کو کامیابی کی خوشخبری دے رہی تھی جبکہ ریونیو ریکارڈ آپ کے خلاف تھا۔ حضرت اقدسؑ کے وکلاء یہ ثابت کرنے کے لئے کوشاں تھے کہ متنازعہ جگہ کا صرف وہ اکیلا مالک نہیں اس لئے مرزا امام الدین کو دیوار تعمیر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس کے مطابق درخواست میں ترمیم کی گئی۔

۲۴/نومبر ۱۹۰۰ء کو مقدمہ کی پہلی پیشی تھی۔ حضرت اقدس کے وکلاء مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے پلیڈر اور خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر تھے۔ خواجہ صاحب مقدمہ کے لئے پشاور سے تشریف لائے۔ فریق ثانی کی طرف سے مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین پیش ہوئے اور مقدمہ ۷/جنوری ۱۹۰۱ء پر ملتوی ہوا۔

ایک مخالف مرزا کمال الدین نے ۱۲/فروری ۱۹۰۱ء کو عدالت میں درخواست دی کہ اس کا نام مقدمہ سے خارج کر دیا جائے اس کو اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ایک فقیر کے طور پر زندگی بسر کر رہا ہے اس کو اس دنیاوی معاملہ سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اس کی درخواست منظور کر لی گئی۔

بالآخر ان ابتدائی مراحل سے جو دیوانی مقدمات کا خاصہ ہوتے ہیں گزرتے ہوئے حضرت اقدسؑ کی شہادت کا مرحلہ بھی آ گیا۔ جیسا کہ تعمیر دیوار اور راستہ بند کرنے کا مقدمہ تھا۔ فریق ثانی کی درخواست پر ادائے شہادت کی تاریخ ۱۶/جولائی ۱۹۰۱ء نکلی۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم حضرت اقدس کے ساتھ گورداسپور تشریف لے گئے تھے انہوں نے اپنے چشمدید حالات اخبار الحکم کی اشاعت ۱۷،۲۴/، ۳۱/جولائی اور ۱۰/، ۱۷/، اور ۳۱/اگست کے پرچوں میں تفصیل سے شائع فرمائے ہیں۔ چنانچہ آپ حضرت اقدس کی قادیان روانگی کے بارہ میں لکھتے ہیں:

حضرت اقدسؑ کی قادیان سے روانگی

"۱۵/جولائی بروز سوموار کی صبح کو حضرت اقدس نے دارالامان سے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضور کے لئے فینس کی سواری تیار کی گئی اور احباب جماعت کے لئے یکے لئے گئے۔ دارالامان سے حضرت اقدس مع زمرہ خدام تقریباً ۷ بجے صبح روانہ ہوئے اور کوئی پاؤ میل تک پیدل تشریف لے گئے۔ حضور کی روانگی کا یہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ ایک گروہ کثیر خدام کا آپ کو حلقہ میں لئے ہوئے جا رہا تھا جس سے اس محبت و عشق اور ارادت کا پتہ چلتا تھا جو آپ کے مریدوں کو آپ سے ہے۔ چونکہ حضرت مولانا نورالدین صاحب کو کچھ دیر لگی اس لئے حضور آپ کے انتظار کے لئے ٹھہر گئے۔ آخر مولوی صاحب کے پہنچنے پر احباب یکوں میں اور حضور فینس میں سوار ہو کر رخصت ہوئے۔ گورداسپور کو جاتے ہوئے راستہ میں ایک بڑی نہر آتی ہے اور ایک مقام پر دو حصون میں تقسیم ہو جاتی ہے اس جگہ حضور اور آپ کے ساتھیوں نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر کوئی ڈیڑھ بجے کے قریب احباب گورداسپور جا پہنچے۔ مگر حضور تین بجے گورداسپور پہنچے۔ ارد گرد کے اضلاع امرتسر، کپورتھلہ کے احباب بھی آئے ہوئے تھے۔

حضرت اقدسؑ نے مولوی محمد علی صاحب کی تجویز کے موافق ان کے خسر نبی بخش صاحب رئیس گورداسپور کے عالیشان مکان میں قیام فرمایا۔ مقدمہ کے متعلق باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ شام کو حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے اور وہ رات اسی طرح پر مقدمہ کے متعلق بعض امور دریافت طلب اور بحث طلب میں مع الخیر گزر گئی۔ رات کو

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

شفاعت کا ایک معنی دُعا بھی ھے اس لئے جو بھائی خدا کے حضور زیادہ جھکا ھوا ھے اسے چاھئے کہ وہ اپنے کمزور بھائیوں کے لئے دعا کرے

احمدیت جس کثرت اور تیزی سے پھیل رھی ھے یہ وھی ملك عظیم ھے جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

وہ وقت آئے گا جب زمین حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ کی برکت سے اسلام کو پھیلا کر روشن ہو جائے گی

(حضور ایدہ اللہ کی بڑی ھمشیرہ محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ اور بعض دیگر مرحومین کی نماز جنازہ غائب اور ان کے اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰؍جولائی ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۰؍وفا ۱۳۸۰ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

قرآن کریم سے صفت رحمانیت سے متعلق مضمون ابھی جاری ہے اور آگے بھی خطبوں میں غالباً کچھ عرصہ یہی مضمون چلے گا۔ پہلی آیت سورۃ طٰہٰ نمبر ۱۰۹۔۱۱۰ لی گئی ہیں۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّاهَمْسًا. يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا﴾۔

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔ یہ وہ دن ہو گا جب شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اُسے جس کے لئے رحمان اجازت دے اور جس کے حق میں بات کرنے کو وہ پسند کرے۔

اس آیت میں ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ میں دوسری آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کریم دونوں کے متعلق ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ فرمایا گیا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کتاب کو نازل کیا اور رسولؐ کو نازل کیا اور نہ کتاب میں کوئی ٹیڑھا پن رکھا اور نہ رسول میں کوئی کجی رکھی۔ اس کا استنباط لازمی طور پر اس آیت سے ہوتا ہے کہ یہاں بھی رسول کے لئے ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ فرمایا گیا۔ تو اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ وہاں صرف قرآن کے متعلق ﴿لَا عِوَجَ﴾ ہے یہ غلط ہے۔ اس آیت سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس لئے کہ آپ کی طبیعت میں کوئی کجی نہیں تھی اور جو بندے کجی رکھتے ہوں وہ بے کجی والے بندے کی پیروی کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ضروری ہے کہ ایک سیدھے نفس والے انسان کی سیدھے نفس والا انسان پیروی کرے۔

تو فرمایا اس دن اس کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کی بلندی و پستی کو ہموار کر دے گا اور یہاں ایک ایٹمی جنگ کی طرف اشارہ ہے جس کے بعد بڑی بڑی قوموں کے غرور توڑے جائیں گے اور ان میں کوئی کجی نظر نہیں آئے گی۔ انہیں محسوس ہو جائے گا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا اور کوئی وجود ہمارے لئے نہیں۔ اس وقت ﴿خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ﴾ رحمان خدا کے لئے آوازیں دھیمی پڑ جائیں گی ﴿فَلَا تَسْمَعُ اِلَّاهَمْسًا﴾ اور ایک کھسر پسر کے سوا تم کوئی آواز نہیں سنو گے۔

پھر دوبارہ رحمان کا ذکر آیا ﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ﴾ اس دن کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی مگر اس کی جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ یہاں دونوں مضمون شامل ہیں ﴿وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا﴾ اور اس کے حق میں بات کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے دو باتوں میں سے ایک کو چننے کا اختیار دیا۔ یا یہ کہ وہ میری نصف امت کو جنت میں داخل کر دے یا پھر شفاعت۔ اس پر مَیں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے حق میں ہو گی جو اس حال میں مرا ہو گا جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ امت محمدیہ میں اب بدقسمتی سے بہت سے لوگ ایسے شامل ہو گئے ہیں، ایک بھاری اکثریت ہے جو کسی نہ کسی معنوں میں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا شفاعت کو پسند کرنا اس لئے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ آپ کے نزدیک کسی ایسے شخص کی بخشش نہیں ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہو۔ اور اس لئے شفاعت اسی کے حق میں ہو گی جس کے متعلق فرمایا کہ وہ خدا کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

سنن الدارمی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کی گئیں۔ مَیں ہر گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے۔ اب اس سے پہلے ایک بھی ایسا نبی نہیں جو سب گوروں اور کالوں کی طرف مبعوث ہوا ہو اور ایک بھی ایسا نہیں جس کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہو۔ جہاں بھی نماز کا وقت آئے وہیں صاف جگہ پر انسان نماز کی نیت باندھ سکتا ہے۔ اور میرے لئے غنائم حلال کی گئی ہیں جو شرعی جنگ کے نتیجہ میں غنیمتیں عطا ہوتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے کسی کے لئے یہ حلال نہیں کی گئیں۔ اور مجھے ایک ماہ تک کے رعب سے مدد کی گئی ہے۔ ایک ماہ کا رعب اُس زمانہ میں وہ ایک ماہ کے سفر کے برابر تھا اور آج بھی ایک ماہ کا رُعب ایک ماہ کے سفر کے برابر ہے اور اس میں ساری زمین آجاتی ہے کیونکہ اب تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو چکی ہیں۔ پہلے اونٹنیوں پر سفر کیا جاتا تھا اب ان تیز رفتار سواریوں پر سفر ہوتا ہے۔ تو ایک ماہ کی مسافت سے مراد یہ ہے کہ ساری زمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رعب کے نیچے آگئی ہے۔ اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگ مگر مَیں نے اپنی یہ طلب، دعا، خواہش اٹھا رکھی تا اپنی امت کی شفاعت کر سکوں اور یہ تم میں سے اس کو ملنے والی ہے، جس نے کسی چیز میں بھی اللہ کا شریک نہ بنایا ہو۔

شفاعت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف کی رُو سے شفاعت کے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے"۔ اب شفاعت کا ایک معنی دعا بھی ہے پس اس پہلو سے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس چنا ہے۔ یہاں آپ شفاعت کو شرعی معنوں میں شفاعت کے طور پر نہیں لے رہے بلکہ محض دعا کے معنوں میں لیتے ہیں۔ "ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے، وہ اپنے کمزور بھائی کے لئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ

حاصل ہو"۔

اب یہی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے ہم میں سے کوئی بھی شفیع نہیں مگر ان معنوں میں کہ ہم اپنے غریب بھائیوں اور کمزور بھائیوں کے لئے دعا ضرور کر سکتے ہیں۔ "سو ہم اپنے بھائیوں کے لئے بیشک دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو قوت دے۔ اور ان کی بلا دُور کرے۔ اور یہ ایک ہمدردی کی قسم ہے۔ پس اگر وید نے اس ہمدردی کو نہیں سکھلایا۔ اور وید کی رُو سے ایک بھائی دوسرے کے لئے دعا نہیں کر سکتا تو یہ بات وید کے لئے قابل تعریف نہیں بلکہ ایک سخت عیب ہے۔ چونکہ تمام انسان ایک جسم کی طرح ہیں۔ اس لئے خدا نے ہمیں بار بار سکھلایا ہے کہ اگرچہ شفاعت کو قبول کرنا اس کا کام ہے مگر تم اپنے بھائیوں کی شفاعت میں یعنی اُن کے لئے دعا کرنے میں لگے رہو۔ اور شفاعت سے یعنی ہمدردی کی دعا سے باز نہ رہو کہ تمہارا ایک دوسرے پر حق ہے۔ اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں"۔ یعنی دو چیزیں ان کو جفت کہتے ہیں اور ایک ہو تو اس کو Odd یعنی طاق۔ پس شفعہ جفت سے لیا گیا ہے۔ "پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جفت ہو" یعنی دوسرے بھائی کے ساتھ گویا کہ پیوند ہو گیا ہے، اسی میں فنا ہو جائے اور اس کے لئے عافیت چاہے جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔ "اور یاد رہے کہ کسی شخص کا دین کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ شفاعت کے رنگ میں ہمدردی اس میں پیدا نہ ہو"۔

(نسیم دعوت ، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۶۳۔۴۶۴)

اب یہ شفاعت جو ہے دعائیہ شفاعت، میرا یہ عقیدہ ہے کہ جس کو یہ شفاعت یہاں نصیب ہو جائے اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی شفیع ہو جائیں گے اور اسی نقطہ نگاہ سے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب ایک تاریکی ایک روشن جوہر کے مقابل پر آتی ہے تو وہ تاریکی روشنی کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ پس اسی طرح جب ایک مصفا فطرت جو نہایت صافی آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے، آفتاب حقیقی کے مقابل پر آکر اُس سے روشنی حاصل کر لیتی ہے تو کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک تاریک فطرت اُس روشن فطرت کے مقابل پر آجاتی ہے تو بوجہ اُس محاذات کے اُس پر بھی روشنی کا عکس پڑ جاتا ہے تب وہ فطرت بھی روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب ایک آئینہ صافی پر آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو وہ آئینہ اپنے مقابل کی در و دیوار کو اُس روشنی سے منور کر دیتا ہے"۔ جیسے سورج کی شعاعیں اس پر پڑ رہی ہیں۔ "یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔ شفعہ عربی زبان میں جفت کو کہتے ہیں کہ جو طاق کے مقابل پر ہے۔ پس جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اُس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے کہ وہ اُس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔" (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۸)

سورۃ الانبیاء سے ۲۷۔۲۸ویں دو آیات پیش ہیں۔ ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ. لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ . وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ﴾ اور وہ کہتے ہیں رحمٰن خدا نے اپنے لئے بیٹا بنا رکھا ہے، بیٹا پکڑ لیا ہے کے لفظ آئے ہیں ﴿ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کے مقرب بندے ہیں جن کے متعلق وہ بیٹے کی تہمت لگا رہے ہیں اور رحمٰن خدا کو بیٹے کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صفت رحمانیت کا سب سے زیادہ سورۃ مریم میں ذکر آیا ہے کہ وہاں بھی عیسائیوں کے خدا کا بیٹا بنانے کا اتہام موجود ہے۔ اس لئے رحمٰن کا تعلق اس الزام سے بھی ہے کہ بیٹا بنا لیتا ہے اور جن کے متعلق کہتے ہیں وہ بیٹا بنا لیا گیا ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو خدا کے مقرب بندے ہیں جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ﴿ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ . وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ﴾ وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک ذرہ بھی آگے نہیں بڑھتے اور یہی حال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید لکھتے ہیں:

"اور عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا پکڑا۔ پاک ہے وہ بیٹوں سے بلکہ یہ بندے عزت دار ہیں"۔ (جنگ مقدس۔ روئداد ۲۹ رمئی ۱۸۹۳ء۔ صفحہ ۹)۔ یہاں بھی عزت دار بندوں سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض دوسرے بندے جو نیک تھے اور جن کو خدا کے سوا بیٹا قرار دیا گیا۔ "﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ وہ عزت پانے والے بندے ہیں"۔ (ست بچن صفحہ ۸۵)

ایک سورۃ الانبیاء کی ۳۷ویں آیت ہے ﴿وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا. اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ. وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾۔ سادہ ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر ہنسی کا نشانہ۔ (یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمان کے ذکر سے منکر ہیں۔

پس رحمانیت وحی کے نزول سے تعلق رکھتی ہے اور قرآن کے نزول کے ساتھ خصوصیت سے رحمانیت کا تعلق ہے جیسا کہ فرمایا ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾ رحمان وہ خدا ہے جس نے کلام سکھایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت، رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے یعنی اسی کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا"۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ صفحہ ۳۷۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱)۔ پس رحمانیت کی صفت بہت ہی عظیم الشان صفت ہے اور رحمانیت کے نتیجہ میں ہی مخلوق کے گناہوں سے خدا تعالیٰ عفو فرماتا ہے ورنہ ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی کمزوری اور بیماری ایسی ہے کہ اگر اللہ اس کو پکڑنا چاہے تو وہ اس کی سزا میں ہی اس مخلوق کو مٹا دے۔

پھر سورۃ الانبیاء کی ۴۳ویں اور ۴۴ویں آیتیں ہیں ﴿قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ﴾ تو کہہ دے کون ہے جو رات کو اور دن کو تمہیں رحمان کی گرفت سے بچا سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر سے ہی منہ موڑے بیٹھے ہیں۔ ﴿بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ. اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ﴾۔ اب یہاں دوسرے قسم کے جھوٹے معبودوں کا ذکر ہے۔ پہلے ﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ کو معبود بنایا گیا تھا۔ اب بعض جھوٹے خدا جو مُکرَم نہیں، جو قابل نفرت ہیں ان کو بھی خدا بنانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ یہ اتنی بڑی معصیت ہے کہ اگر بندہ کو خدا بنانے والے موجود ہوں تو ان کو سوچنا چاہئے کہ رات اور دن میں وہ خدا رحمان کے غضب سے بچ سکتے نہیں، ناممکن ہے کہ رحمان خدا کی پکڑ سے وہ رات کو بھی امن میں ہوں اور دن کو بھی امن میں ہوں یا رات کو امن میں ہوں یا دن کو امن میں ہوں۔

﴿اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا﴾ اب یہاں مُکرَمِین کا ذکر نہیں ہے۔ یہاں یہ ذکر ہے کہ کیا ان کے لئے ایسے اِلٰہ موجود ہیں جو خدا کے سوا یعنی ہمارے سوا ان کی مدد کر سکتے ہیں؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ﴿ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ﴾ وہ تو خود اپنی جانوں کی، اپنے آپ کی مدد نہیں کر سکتے ﴿وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ﴾ اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا کوئی ساتھ دیا جائے گا۔ پس دیکھئے ان دونوں جگہ پہ دو مختلف قسم کے جھوٹے معبودوں کا ذکر مل رہا ہے اور یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت ہے کہ ہر نوع کے جھوٹے معبودوں کا ذکر اپنی اپنی جگہ فرما دیا۔ ایک جگہ ان کا جو ﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ ہیں اور ایک وہ جگہ جہاں جھوٹے مکروہ خداؤں کو بنایا گیا حالانکہ وہ اپنی آپ بھی مدد نہیں کر سکتے۔

اب سورۃ الانبیاء کی ۱۱۳ویں آیت ہے ﴿قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ اس نے کہا یعنی (رسول اللہ ﷺ نے) کہ اے میرے رب تو حق کے ساتھ فیصلہ کر اور ہمارا رب وہ رحمٰن ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے اس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو۔ یہ اس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو، یہ پہلی آیت سے کیا تعلق رکھتا ہے، یہ غور طلب بات ہے۔ ہمارا رب وہ رحمان ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے۔ رحمان ہی سے ساری مدد مانگی جاتی ہے اور اس کے خلاف جو باتیں بناتے ہیں کافر اور مشرک ان سے بھی مومن بندے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد چاہتے ہیں ورنہ ان کے اندر اپنی یہ استطاعت نہیں ہوتی کہ کفار کی بیہودہ باتوں کے جواب میں کوئی دافع کارروائی کر سکیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا نہ فرمائے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن میں صفت رحمانیت کاذکر ملتا ہے ایک ہے "اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ" یعنی خیر، ہر بھلائی تمام تر قرآن کریم میں موجود ہے۔ پس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نئی نبوت کاالزام لگاتے ہیں ان کے لئے یہی ایک الہام کافی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نئی کتاب کو لے کر نہیں آئے بلکہ آپؑ کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآن ہی کے اندر ہر قسم کی بھلائی موجود ہے۔ "اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ" اسی کی طرف پاک کلام صعود کرتا ہے۔ دوسری جگہ اس کے متعلق فرمایا "وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ" کہ خدا کی طرف جوپاک کلام صعود کرتا ہے وہ محض زبانی کلام نہیں بلکہ عمل کی تائید کرتا ہے اور جیساپاک کلام ہے ویساہی پاک عمل اس کو رفعت عطا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "تمام بھلائی قرآن میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہی اللہ جو رحمان ہے اسی رحمان کی طرف کلمات طیبہ صعود کرتے ہیں"۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص ۔روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۶۱)

ایک دوسرا الہام ہے "قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِاللّٰهِ الصَّمَدْ" یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندہ کے لئے وہ غنیٔ مطلق ظاہر کرے گا"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۶۵۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اب ایک اور الہام ہے "حُکْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ یُؤْتٰی لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِیْمُ وَیُفْتَحُ عَلٰی یَدِهِ الْخَزَائِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِی اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ"۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے"۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیفہ سلطان فرمایا گیا ہے۔ "کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا"۔ اب احمدیت جس کثرت کے ساتھ، جس تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل رہی ہے یہ ملک عظیم ہی ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور کیسی سچائی اور صفائی سے پورا ہو چکا ہے اور ہو تا جارہا ہے اس لئے بعید نہیں کہ یہی ایک مذہب ہو گا جو سچا اسلام بن کر ساری دنیا پر غالب آئے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو ملک عظیم کا وعدہ تھا جس شان سے اب پورا ہو رہا ہے اس سے بڑھ کر شان سے آئندہ پورا ہو تا رہے گا یہاں تک کہ فرمایا "اور خزائن علوم و معارف ان کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی پیش گوئی تھی کہ میرے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ بہت علم عطا کرے گا یہاں تک کہ بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیں گے۔ "اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی"۔ اور زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کی برکت سے اسلام کو پھیلا کر روشن ہو جائے گی۔ "یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵۔۵۶۶)

پھر ایک الہام ہے ۱۸۹۸ء کا۔ یہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے ایک خط میں تحریر ہے "اِنِّی مَعَ الرَّحْمٰنِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً" میں رحمٰن کے ساتھ تیرے لئے، تیری مدد کو اچانک آؤں گا۔ "مَیں رحمان کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا"۔

(خط مولوی عبدالکریم صاحب محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء)

اب یہ بَغْتَةً کا الہام کئی مرتبہ ہو چکا ہے اور یہ ۱۸۹۸ء کا ہے تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ بَغْتَةً کن معنوں میں اور کب پورا ہو گا مگر لازماً جس طرح کہ باقی الہامات پورے ہوئے یہ بھی ضرور احمدیت کے حق میں ایک بہت بڑا نشان بن کر چمکے گا۔

پھر فرمایا ۱۵ر نومبر ۱۸۹۸ء کا الہام ہے "اِنَّهٗ طَیِّبٌ مَقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وہ پاک ہے خدا کا مقبول ہے"۔

اب اور بعض آیات جن میں رحمان کاذکر ہے وہ مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سورۃ الفرقان نمبر ۲۶ تا ۲۹ ﴿وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا. اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ. وَکَانَ یَوْماً عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا. وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا. یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا﴾ ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اور (یاد کرو) جس دن آسمان بادلوں (کی گھن گرج) سے پھٹنے لگے گا اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔ سچی بادشاہت اُس دن رحمان کے لئے ہو گی اور وہ دن کافروں کے لئے بہت دشوار ہو گا۔ اور (یاد کرو) جس دن ظالم (حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول کے ساتھ ہی راہ اختیار کی ہوتی۔ اے وائے ہلاکت! کاش میں فلاں شخص کو گہرا دوست نہ بناتا۔ یعنی بعض انسانوں کے بظاہر گہرے دوست ہوتے ہیں جو ان کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں، ان کے دل میں وساوس ڈالتے ہیں ضروری نہیں کہ کوئی بیرونی شیطان ہی ان پر نازل ہو تا ہو۔ بعض بندے شیطان کے بھیس میں ان کے ساتھ لگ جاتے ہیں اور ان کی جو ذہنی کارروائی ہے وہ ان پر اثر ڈالتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ ہے ایک سکول کا طالب علم جو بہت خدا پرست تھا اس نے کچھ عرصہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ شکایت کی کہ اب میرے دل میں خدا تعالیٰ کے خلاف ہول اٹھتے ہیں اور مَیں بہت پریشان ہوں حالانکہ مَیں تو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بہت فراست والے تھے۔ آپؓ نے فرمایا تم کسی ایسے شخص کے ساتھ نماز پڑھتے ہو جو تمہارے ساتھ کھڑا ہو تا ہے جو دہریہ ہے۔ اس نے کہا ہاں ایک میرا دوست ہے جو ہمیشہ میرے ساتھ نماز میں کھڑا ہو تا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کھڑا ہونا بند کر دو، اس سے الگ ہٹ جاؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور دیکھتے دیکھتے اس کے بدخیالات پھر نیک خیالات میں تبدیل ہو گئے۔

ایک اور آیت نمبر ۶۰ سورۃ الفرقان کی ہے ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا﴾ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رحمٰن ہے پس اس کے متعلق کسی واقف حال سے سوال کر۔ یعنی رحمان کے متعلق ہر بندہ صحیح جواب نہیں دے سکتا، وہ جو عارف باللہ ہو وہی حقیقت میں سچا جواب دے سکتا ہے۔

اب یہاں عرش سے کیا مراد ہے۔ 'پھر عرش پر قرار پکڑا'۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر سے واضح ہو تا ہے کہ عرش سے کیا مراد ہے۔ فرمایا: "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ نے...... چار صفتوں کو اپنی الوہیت کا مظہر اتم قرار دیا ہے"۔ یہ وہ چار صفات ہیں جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان ہوئی ہیں۔ "اور اسی لئے صرف اس قدر ذکر پر یہ نتیجہ مترتب کیا ہے کہ ایسا خدا کہ یہ چار صفتیں اپنے اندر رکھتا ہے وہی لائق پرستش ہے اور در حقیقت یہ صفتیں بہر وجہ کامل ہیں"۔ اب دیکھ لو دنیا میں بھی رب جو پرورش کرتا ہے وہ لائق پرستش سمجھا جاتا ہے۔ ربوبیت کے نتیجہ میں رزق کی خاطر لوگ جھوٹے خدا بنا لیتے ہیں اور ایسی ان کی عزت کرتے ہیں گویا خدا کی عزت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بے انتہا رحم کرنے والا ہو اس کی بھی عملاً پرستش ہو رہی ہے۔ جس کے پاس اپنی اجرتوں کے لئے، اپنی محنتوں کے پھل کے لئے بار بار جانا پڑے، اس کی بھی عملاً پرستش ہو رہی ہوتی ہے۔

﴿مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ جس کے قبضۂ قدرت میں آخری فیصلہ ہو کہ کیا دیا جائے گا وہ بھی پرستش کے لائق ہی سمجھا جاتا ہے۔ تو یہی چار صفات ہیں جن کو بندے بھی عملاً پرستش کے لائق قرار دیتے ہیں خواہ وہ منہ سے تسلیم کریں نہ کریں اور یہ صفات ہیں جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان کر کے فرمایا گیا کہ یہ خدا ہے جو اصلی پرستش کے لائق ہے اس کے علاوہ جھوٹوں نے یہ صفات اپنا رکھی ہیں وہ ہرگز پرستش کے لائق نہیں۔

"ان صفتوں میں خدا کی ابتدائی صفات کا بھی ذکر ہے اور درمیانی زمانہ کی رحمانیت اور رحیمیت کا بھی ذکر ہے اور پھر آخری زمانہ کی صفت مجازات کا بھی ذکر ہے اور اصولی طور پر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کا ان چار صفتوں سے باہر نہیں"۔ تو آپ دیکھ لیں خدا تعالیٰ کی چار صفات ایسی ہیں جوامع الصفات ہیں۔ کوئی بھی فعل خدا تعالیٰ کا ان صفات سے باہر نہیں۔ "پس یہ چار صفتیں خدا تعالیٰ کی پوری صورت دکھلاتی ہیں۔ سو در حقیقت ﴿اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ﴾ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات جب دنیا کو پیدا کر کے ظہور میں آ گئیں تو اللہ تعالیٰ ان معنوں سے اپنے عرش پر پوری وضع استقامت سے بیٹھ گیا کہ کوئی صفت صفات لازمۂ الوہیت سے باہر نہیں رہی اور تمام صفات کی پورے طور پر تجلی ہو گئی جیسا کہ جب اپنے تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہے تو تخت نشینی کے وقت اس کی ساری شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک طرف شاہی ضرورتوں کے لئے طرح طرح کے سامان تیار ہوتے ہیں اور فی الفور ہو جاتے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

ہیں اور وہی حقیقت ربوبیت عامہ ہیں۔ دوسری طرف خسروانہ فیض سے بغیر کسی عمل کے حاضرین کو جود وسخاوت سے مالا مال کیا جاتا ہے"۔ یہ صفت رحمانیت کا بادشاہ وقت مظہر بن جاتا ہے۔

"تیسری طرف جو لوگ خدمت کر رہے ہیں ان کو مناسب چیزوں سے اپنی خدمات کے انجام کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ چوتھی طرف جزا سزا کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ کسی کی گردن ماری جاتی ہے اور کوئی آزاد کیا جاتا ہے۔ یہ چار صفتیں تخت نشینی کے ہمیشہ لازم حال ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا ان ہر چار صفتوں کو دنیا پر نافذ کرنا گویا تخت پر بیٹھنا ہے جس کا نام عرش ہے"۔ (تسیم دعوت۔ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۸۵) یہ کوئی فرضی تخت نہیں ہے جس پر خدا تعالیٰ بیٹھ جاتا ہے بلکہ ان صفات کے ذریعہ جب دنیا پر حکومت کرتا ہے تو گویا وہ تخت پر بیٹھ جاتا ہے اور اسی تخت کا نام عرش ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں:

"جب کافروں اور بے دینوں اور دہریوں کو کہا جاتا ہے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ رحمان کے نام سے متنفر ہو کر بطور انکار سوال کرتے ہیں کہ رحمان کیا چیز ہے؟۔ (پھر بطور جواب فرمایا) رحمان وہ ذات کثیر البرکت اور مصدر خیرات دائمی ہے"۔ یعنی اس میں بے انتہا برکتیں ہیں اور ہمیشگی کی خیرات، نیکیوں کا وہ مصدر ہے، منبع۔ "جس نے آسمان میں برج بنائے، برجوں میں آفتاب اور چاند کو رکھا جو کہ عامہ مخلوقات کو بغیر تفریق کافر و مومن کے روشنی پہنچاتے ہیں۔ اسی رحمان نے تمہارے لئے یعنی تمام بنی آدم کے لئے دن اور رات بنائے جو کہ ایک دوسرے کے بعد دورہ کرتے رہتے ہیں تا جو شخص طالبِ معرفت ہو وہ ان دقائقِ حکمت سے فائدہ اٹھاوے اور جہل اور غفلت کے پردہ سے خلاصی پاوے اور جو شخص شکرِ نعمت کرنے پر مستعد ہو وہ شکر کرے۔ رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں"۔

یہ بھی قرآن کریم کی آیات رحمان کے لفظ کے تابع ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مومن لوگ فخر اور اکڑ اکڑ کے نہیں چلتے بلکہ عاجزی سے چلتے ہیں یعنی اپنے خدا کے غریب بندوں کے لئے ہمیشہ جھکے رہتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے سختی سے پیش آئے تو اس کا جواب سختی کی بجائے نرمی سے دیتے ہیں۔ "سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبّہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں"۔ یعنی اس طرح رحمان خدا کی صفات کا تشبّہ کر لیتے ہیں اپنی ذات کے اندر "کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے" یعنی ان معنوں میں "خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمتِ وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ صفحہ ۳۷۴ و ۳۷۵)

آج چونکہ جمعہ کے بعد بعض غائب جنازے ہوں گے اس لئے جمعہ کی نماز کے بعد دو سنتیں ادا کر لیں اس کے بعد نماز جنازہ ہائے غائب ہوگی۔

سب سے پہلے تو مَیں اس افسوسناک خبر کی اطلاع دے رہا ہوں کہ ۱۸ر جولائی بروز بدھ دن کے گیارہ بج کر ۴۵ منٹ پر میری بڑی بہن بی بی امۃ الحکیم، فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت کی۔ آپ کے وصیت فارم پر گواہ کے طور پر حضرت اباجان اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستخط تھے۔

آپ غریبوں کی ہمدرد، مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ کئی دفعہ میرے سامنے بھی آپ نے اپنے رؤیا اور کشوف بیان کئے۔ غریبوں اور مساکین کی باقاعدہ سرپرستی کرتی تھیں اور طرز زندگی میں فقیری اور درویشی نمایاں تھی۔ دوسروں کا دکھ دیکھ کر تڑپ اٹھتیں اور پھر مسلسل ان کے لئے دعاؤں میں لگی رہتیں۔ آپ کی شادی اپنے ماموں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بیٹے محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے ساتھ ۱۰ر نومبر ۱۹۴۶ء کو ہوئی۔ شادی کے بعد لمبا عرصہ آپ کا سندھ میں قیام رہا اور وہاں خصوصاً لجنہ کی تنظیم کو فعال بنانے کے سلسلے میں آپ کو گرانقدر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان میں سے تین بیٹے واقفِ زندگی ہیں اور انہیں جماعت میں اچھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور تینوں بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی گئی ہیں۔ ۱۸ر جولائی ۲۰۰۱ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان کی وفات پر دنیا بھر سے تعزیت کے پیغامات، فیکسز اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس ہمدردی اور اظہار محبت پر ہم سب آپ سب کے شکرگزار ہیں لیکن فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا میرے لئے اور میرے دفتر کے عملے کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے مَیں انہی الفاظ کے ذریعے سب احباب جماعت کا جنہوں نے عزیزہ بی بی امۃ الحکیم کے لئے تعزیت کا اظہار کیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ابھی نمازِ جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ اس کے ساتھ بعض دیگر مرحومین کی بھی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

سب سے پہلے حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ہیں۔ جماعت کے قدیمی خادم اور بزرگ مربی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قریباً ستر سال تک انتہائی شاندار خدمت بجالانے کے بعد ۹ر مئی ۲۰۰۱ء کو واشنگٹن میں نوّے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

۱۹۷۹ء میں پہلے برطانیہ کے امیر و مشنری انچارج اور پھر ۱۹۸۳ء میں امریکہ کے امیر و مشنری انچارج مقرر ہوئے۔ ان دونوں ملکوں میں بھی آپ نے مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے میدان میں نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔ محترم حضرت شیخ صاحب ایک مخلص اور فدائی خادم دین تھے اور جن جن جماعتوں میں بھی آپ کا تقرر ہوا ہے کینیا وغیرہ، سب سے پہلے کینیا بہت لمبا عرصہ تقرر رہا بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اب ایک اور بہت ہی مخلص فدائی سلسلہ خادم کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ محترم حضرت چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ۔ سلسلہ کے مخلص فدائی خادم، صدر قضاء بورڈ مرکزیہ ربوہ محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ۱۸ر مئی ۲۰۰۱ء کو طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ آپ محترم عبدالحمید صاحب وڑائچ آف واہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے دادا اور نانا نیز آپ کی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں آپ کی والدہ محترمہ نے سو سال عمر پائی۔ محترم چوہدری صاحب نہایت دیندار، صاحبِ فراست، حلیم الطبع اور مخلوق خدا سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ ۱۹۷۴ء کے پر آشوب دور میں جب گوجرانوالہ کے احمدیوں پر ظلم توڑے جا رہے تھے اُس وقت محترم چوہدری صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ تھے۔ ان دنوں ان کا گھر مہمانوں اور مظلوموں کی پناہ گاہ بنا رہا جہاں محترم چوہدری صاحب اور ان کے گھر والوں نے ان سے بے انتہا ہمدردی اور دلداری کا عمدہ نمونہ دکھایا یعنی آپ کا گھر باقاعدہ ایک مہاجروں کا کیمپ بن گیا تھا۔ محترم چوہدری صاحب نے بطور صدر قضاء بورڈ ۱۳ سال تک مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ اس سے پہلے آپ ۹ سال تک امیر ضلع گوجرانوالہ رہے۔ علاوہ ازیں آپ مجلس افتاء اور مجلس تحریک جدید کے بھی ممبر رہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنے پسماندگان میں بیگم کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

اب ایک اور مخلص اور ایک اور واقف زندگی کی نماز جنازہ بعد میں پڑھائیں گے مولوی عبدالسلام صاحب طاہر۔ مولوی عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ، پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۸ر مئی ۲۰۰۱ء کو بعمر ۵۷ سال لاہور میں وفات پا گئے۔ جن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جا رہی ہے ان میں سے سب سے چھوٹی عمر میں یہ وفات پانے والے ہیں۔

آپ ۳۰ر مئی ۱۹۴۴ء کو محترم احمد علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت نتھو صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تایا حضرت اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ دونوں صحابی تھے۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں زندگی وقف کی اور ۱۹۷۱ء میں شاہد پاس کرنے کے بعد مختلف جماعتوں میں خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔ اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم جری اللہ راشد صاحب خود بھی مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے عبدالحلیم شاہد صاحب معلم وقف جدید ہیں۔

اب ان کے علاوہ ایک اور نماز جنازہ غائب ہوگی۔ یہ باقاعدہ واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن ایک زمانہ میں اپنے آپ کو وقف کیا تھا اور اس کے بعد کسی سزا کی وجہ سے فارغ نہیں کئے گئے بلکہ حالات کی وجہ سے عملاً انہوں نے وقف سے باہر زندگی بسر کی لیکن طبعاً ہمیشہ خدمت دین کے لئے وقف ہی رہتے تھے۔ نام تھا کیپٹن حاجی احمد خاں ایاز کھاریاں کے رہنے والے تھے۔ پہلے ہنگری کے مبلغ تھے۔ یہ ۲۹ر اپریل ۲۰۰۱ء کو ۹۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ ۱۹۳۴ء میں تین سال کیلئے وقف کرنے کے بعد ہنگری، پولینڈ اور چیکوسلواکیہ میں پیغام حق پہنچانے کی سعادت پائی۔ یعنی ۱۹۳۴ء میں جو وقف کیا تھا وہ تھا ہی تین سال کا۔ اس کے بعد پھر اپنے طور پر، واقف زندگی کے طور پر ان معنوں میں نہیں کہ باقاعدہ وقف کیا ہو، مگر اپنے طور پر اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا اور پولینڈ، چیکوسلاواکیہ میں بھی آپ نے پیغام حق پہنچایا۔

اب ایک اور صاحب احمد دین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی نماز جنازہ کا میں اعلان کرتا ہوں۔ یہ واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن ان کے بیٹے نے جو مربی سلسلہ ہیں مجھے اطلاع دی ہے کہ مَیں نے ان کے ابا کے نام ۱۹۹۳ء کے ایک خط میں یہ وعدہ کیا تھا جس خط کی نقل انہوں نے بھجوائی ہے کہ میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کون پہلے فوت ہو لیکن جو میرا وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کروانا تھا۔ چنانچہ اپنے وعدہ کے موافق مَیں آج ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اب جیسا کہ مَیں نے اعلان کیا ہے انشاء اللہ نماز جنازہ غائب ہوگی۔ جمعہ کے بعد دوست سنتیں پڑھ لیں پھر ان سب کا جن کا اعلان کیا ہے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے گی۔

اکنافِ عالم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی
حیرت انگیز اور ایمان افروز مساعی کی ایک جھلک

دین محمد شاہد۔ ایم۔ اے

قرآن کریم کی آیت ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾(سورۃ الصف:۱۰) میں آنحضرتؐ کے غلام اور عکس کامل مسیح موعود و مہدی موعودؑ کے وقت میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبہ اسلام کی جو بشارت اور پیشگوئی بیان کی گئی ہے اس کے عین مطابق جماعت احمدیہ اکناف عالم میں غلبہ اسلام کے لئے عظیم الشان اور ایمان افروز خدمات دینیہ سرانجام دے رہی ہے جس کی تفصیل بیان کرنے سے قبل اس امر کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ زندہ قومیں اپنی تاریخ اور تاریخ کے اہم واقعات کو یاد رکھتی ہیں۔

۲۸؍دسمبر ۱۹۷۳ء کو جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ربوہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احمدیت کے قیام پر سو سال پورے ہونے کی خوشی میں ۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء کو ایک غیر معمولی جشن صدسالہ منانے کی تحریک کی۔ اس جشن کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ کے سامنے ایک نہایت اہم اور عظیم الشان منصوبہ پیش فرمایا جس کے تحت کروڑوں روپے کے خرچ سے جشن کی تیاری کے لئے آپ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پندرہ سالوں میں ایک سو ممالک میں احمدیہ مشنز قائم کئے جائیں گے، ایک سو ممالک میں مساجد تعمیر کی جائیں گی اور ایک سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کو شائع کیا جائے گا۔

صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور حکومت پاکستان کی ہجرہ کونسل کی خدمات کا موازنہ

جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک سو ممالک میں احمدیہ مشنز کے قیام، مساجد کی تعمیر اور قرآنی تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے عظیم منصوبہ اور اس کے اعلیٰ نتائج اور جماعت احمدیہ کے جشن منانے کی غیر معمولی تیاریوں کو دیکھ کر جماعت احمدیہ کی دیکھا دیکھی میں سوچے سمجھے بغیر اس وقت پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق نے بھی چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز کے نام پر پاکستان اور دنیا بھر میں ایک غیر معمولی جشن منانے کا اعلان کر دیا۔

مگر جشن اور خوشی منانے کے لئے تو موجبات ہونی چاہئیں۔ جماعت احمدیہ کے جشن صدسالہ کی موجبات تو واضح ہیں کہ ہزاروں سال سے تمام مذاہب عالم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں عظیم مامور ربانی مسیح موعود و مہدی موعود اور موعود کل ادیان بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے اور افراد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کرنے اور ایک سو سال تک مسلسل اشاعت دین کے لئے غیر معمولی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت دین کے ایمان افروز اور حیرت انگیز خوشکن نتائج پیدا ہوئے جس پر جماعت احمدیہ جشن منانے کی حقدار تھی اور جماعت احمدیہ نے عارفانہ جشن منایا۔

مگر جنرل ضیاء الحق کی طرف سے محض چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر جشن منانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ گزشتہ تیرہ سو سالوں میں ہر صدی کے اختتام اور نئی صدی کے آغاز پر اگر جشن منایا گیا ہوتا تو جنرل ضیاء الحق کے اعلان کردہ جشن منانے کی کوئی وجہ ہوتی۔ مگر گزشتہ تیرہ سو سالوں میں تو ایسا کوئی جشن نہیں منایا گیا تھا۔ محض جماعت احمدیہ کی دیکھا دیکھی میں بلاوجہ اور سوچے سمجھے بغیر جشن منانے کا اعلان کرنا اور جشن منانا ایک مجوبانہ جشن تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ جشن اس لئے منایا گیا تھا کہ ہزاروں سال سے تمام مذاہب عالم کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری میں جس مسیح موعود، مہدی موعود اور موعود کل ادیان نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونا تھا وہ نہیں آیا گویا خدا تعالیٰ اس کے رسول اور ہزاروں سال سے کتب سابقہ اور بزرگان سلف کی پیشگوئیاں (نعوذ باللہ) جھوٹی نکلیں اس پر ہم جشن مناتے ہیں۔ ایسا جشن منایا جانا تو کوئی خوشی کی بات نہ تھی۔

حالات حاضرہ کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں جشن اور خوشی منانے کے حالات نہ تھے۔ پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر یعنی ۲۰؍نومبر ۱۹۷۹ء کو حج کے معاً بعد فجر کی نماز کے بعد مرکز اسلام مکہ معظمہ کی مسجد الحرام پر ایک خونی مہدی کے دعویدار نے مسلح آدمیوں کے ساتھ قبضہ کر لیا اور سینکڑوں مسلمانوں کو مسجد الحرام اور حرم کعبہ میں قتل کروایا جس کی خبر سے دنیا بھر میں ملت اسلامیہ کو شدید کرب اور دکھ میں مبتلا کیا گیا اور انہی سالوں میں روسی افواج نے افغانستان میں لاکھوں مسلمانوں کو ہلاک کیا جو یقیناً دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے مزید دکھ اور تکلیف کا باعث ہوا۔

مگر جماعت احمدیہ نے ۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء کو احمدیت کے قیام پر جب صدسالہ احمدیہ جشن تشکر منایا تو افغانستان میں روسی افواج شکست فاش کھا کر افغانستان سے واپس روس جا رہی تھیں۔ اس کے بعد ۱۹؍نومبر ۱۹۸۹ء کو دیوار برلن ٹوٹی جس کے نتیجہ میں دسمبر ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین روس کا اضمحلال، زوال اور ٹوٹ پھوٹ شروع ہوا اور قبل از وقت ۱۹۴۰ء میں حضرت اقدس مصلح موعودؓ کے مکاشفہ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے عہد سعادت میں افغانستان، ایران اور ٹرکی کے راستے مسلمان روس میں داخل ہونے لگے اور دنیا بھر میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مبارک دور شروع ہوا۔ مباہلہ کے نتیجہ میں ۱۹۸۸ء میں معاند احمدیت اسلم قریشی کی اچانک ٹیلی ویژن پر برآمدگی اور ۱۹۸۸ء میں ایک شدید دشمن احمدیت ضیاء الحق کی ہیبت ناک ہلاکت اور احمدیت کی تائید میں دو غیر معمولی نشانات ظاہر ہوئے جس کے بعد ۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء سے جماعت احمدیہ کا جشن تشکر واقعی حقیقی اور عارفانہ جشن ثابت ہوا۔

عارفانہ جشن کے لئے موجبات کا ہونا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جشن صدسالہ کے لئے ایک سو ممالک میں احمدیہ مشنز کے قیام، ایک سو ممالک میں مساجد کی تعمیر اور ایک سو ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے عظیم منصوبہ کے مقابلہ میں جنرل ضیاء الحق نے ۲۲؍اپریل ۱۹۸۴ء مطابق ۱۹؍رجب ۱۴۰۴ھ کو پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں جشن منانے کا اعلان کرتے ہوئے اسلام آباد میں نیشنل ہجرہ کونسل کا ادارہ قائم کیا جس کے زیر انتظام علماء اور مفکرین کے مشورہ سے اور مورخہ ۶؍جون ۱۹۸۷ء کو اسلام آباد میں ایک اہم سیمینار منعقد کر کے جماعت احمدیہ کے منصوبہ میں ایک سو کے لفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں اسلامی ورثہ کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کے لئے مختلف علوم پر مشتمل ایک سو اہم منتخب کتب کے انگریزی زبان میں تراجم شائع کرانے کے منصوبہ کا اعلان کیا اور پاکستان کی طرز پر ملائشیا میں ملائی زبان میں بھی ایک سو کتابوں کے تراجم شائع کرنے کا اعلان کیا گیا۔

(روزنامہ مشرق لاہور مورخہ ۹؍جون ۱۹۸۸ء)

۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء کو جب جماعت احمدیہ کے جشن صدسالہ کا وقت آیا تو اس وقت نیشنل ہجرہ کونسل اسلام آباد کی طرف سے صرف ایک کتاب شائع کی گئی جس میں ایک سو منتخب کتابوں کا تذکرہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد صرف نو کتابیں شائع ہو سکیں۔ یہ ان لوگوں کی خدمات ہیں جنہیں سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات سمیت عرب ریاستوں کی پٹرول کی لاکھوں کروڑوں اربوں ڈالرز کی حمایت اور امداد حاصل ہے۔

ضیاء الحق کی ۱۷؍اگست ۱۹۸۸ء کو ہوائی حادثہ میں ہلاکت کے بعد صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے اس ادارہ نیشنل ہجرہ کونسل کو ختم کر دیا اور اب یہ نو کتابیں اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد کے شعبہ پبلیکیشنز میں Dump پڑی ہیں۔ زیادہ قیمت ہونے کی وجہ سے کوئی انہیں خرید نہیں سکتا۔ ایک مشہور محاورہ ہے کہ اَلْاَشْیَاءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِهَا کہ اشیاء کی حقیقت ان کے اضداد سے پہچانی جاتی ہے۔ نیشنل ہجرہ کونسل کے مقابلہ میں صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت جماعت احمدیہ کو جو ایک چھوٹی غریب اور کمزور جماعت ہے عظیم خدمات سرانجام دینے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ اس کا مختصر ذکر یہ ہے کہ دنیا کے ایک سو ممالک میں احمدیہ مشنز کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے علاوہ ۵۳ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے گئے ہیں۔ چند سالوں میں تراجم قرآن کی یہ تعداد ایک سو ہو جائے گی۔ انشاءاللہ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں ۶۵ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جا سکے تھے۔ جبکہ احمدیہ صدسالہ جوبلی یا جشن تشکر منصوبہ کے تحت چند سالوں میں ۵۳ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور ان کی اشاعت کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ ایک ترجمہ قرآن کریم پر کم از کم ۳۵ ہزار پاؤنڈز کا خرچ آتا ہے۔ یہ تمام حیرت انگیز ایمان افروز دینی خدمات سرانجام دینے کی سعادت اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے خلیفہ برحق و امام وقت کی بابرکت قیادت سے جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین اور غلبہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ جو ایمان افروز خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کی مختصر تفصیل یہ ہے:۔

☆...... دنیا کی اہم ۵۳ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع کئے گئے۔ اگلے چند سالوں کے اندر اندر قرآن کریم کے تراجم کی تعداد ایک سو تک پہنچ جائے گی۔ انشاءاللہ

☆...... دنیا کی ۱۱۸ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم شائع کئے گئے۔

☆...... دنیا کی ۱۱۵ زبانوں میں منتخب احادیث رسول کے تراجم شائع کئے گئے۔

☆...... قرآن کریم کی اکملیت و آنحضرت ﷺ کی عظمت اور دیگر مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کی افضلیت اور تربیت نفوس پر مشتمل حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ارشادات پر مشتمل ۱۰۷ زبانوں میں لٹریچر شائع کیا گیا۔

☆...... دنیا کے مختلف ممالک میں ہزارہا مساجد کا اضافہ ہوا۔

☆...... دعوت و اشاعت اسلام کے لئے مختلف ۹۷ ممالک میں ۶۰۲ مشن ہاؤسز اور مراکز قائم کئے گئے۔

☆...... مغربی، مشرقی اور وسطی افریقہ کے ممالک میں ۳۷ میڈیکل سنٹرز کے ذریعہ لاکھوں افراد کو طبی خدمات پہنچائی جا رہی ہیں۔

☆...... براعظم افریقہ میں ۲۴ سیکنڈری سکولز، دنیا کے مختلف ممالک میں ۳۵۸ پرائمری سکولز تعلیمی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

☆...... لندن سے انٹرنیشنل الفضل کا اجراء ہوا۔ لندن سے ہی عربی زبان میں ماہوار رسالہ "التقویٰ" کی اشاعت کے علاوہ دنیا کے ۳۵ ممالک

میں ۸۷۔اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ پروگرام نشر اور ٹیلی کاسٹ کئے جارہے ہیں جن کے ذریعہ لاکھوں افراد تک دین اسلام کا پیغام مؤثر رنگ میں پہنچایا جارہاہے۔
ذیل میں سن وار قدرے تفصیل پیش ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کی خدمات اور ترقیات میں وسعت اور تیز رفتاری کا بھی اندازہ ہوسکتاہے۔

۱۹۹۲ء

۱۹۹۲ء میں خدا کے فضل سے دنیا بھر میں ۷۵۲ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔۳۱۸ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ افریقہ میں ۱۳ نئے مراکز کا اضافہ ہوا۔ پولینڈ اور ترکی میں مشن ہاؤس قائم کئے گئے۔اوٹاوہ کینیڈا میں ایک سوایکڑ کا رقبہ خریدا گیا۔ کینیڈا میں مراکز کی تعداد ۹ ہوگئی۔۳۱ ممالک میں ۴۱۹ ریڈیو پروگرام نشر ہوئے۔دنیا بھر کے ۱۳۹۶ اخبارات نے جماعت احمدیہ کی خبریں شائع کیں۔دولاکھ ۲۵ہزار کتب شائع کی گئیں۔ بچوں کے لئے ۱۴ کتب شائع کی گئیں جن میں سے ۴ کتب کے تراجم ۱۴ زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ اٹھارہ ہزار بچے بچیاں واقفین نو کی تحریک میں شامل ہوچکے ہیں۔
۱۹۹۲ء میں خداتعالیٰ کے فضل سے ۵۰ہزار نئے افراد اسلامی انوار سے منور ہوئے۔افریقہ کے ۵ ممالک میں جدید پریس لگائے جارہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں دعوتی آڈیو ویڈیو کیسٹ تیار کرواکر تقسیم کروائے گئے۔ ہزاروں داعیان الی اللہ دنیا کے مختلف ممالک میں دینی خدمات بجالارہے ہیں۔

۱۹۹۳ء

جماعت احمدیہ برطانیہ کے سہ روز جلسہ سالانہ ۳۰،۳۱رجولائی، یکم اگست ۱۹۹۳ء میں دنیا کے پچاس سے زائد ممالک کے ۱۵ہزار سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ روس سے آزاد ہونے والے ۵ مسلمان ممالک کے وفود کے علاوہ بوسنیا کے وفد نے بھی شرکت کی۔جلسہ سالانہ کی کارروائی مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ دنیا کے ۴۸ ممالک میں دکھائی گئی۔۱۹۹۳ء میں ۸۴ ملکوں کے دولاکھ سے زائد افراد نے ڈش انٹینا کے ذریعہ مواصلاتی رابطہ پر عالمی بیعت میں شامل ہوکر اسلامی انوار سے منور ہونے کی سعادت حاصل کی۔ماہ ستمبر ۱۹۹۳ء میں جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ۱۳۰۰ سے زائد یورپین افراد نے بیعت کی۔

۱۹۹۴ء

۳۱رجولائی ۱۹۹۴ء کو جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے تعلق رکھنے والے چار لاکھ ۱۸ہزار ۲۰۶۔افراد نے عالمی بیعت میں شمولیت اختیار کی۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ۱۲۰سے زائد زبانوں میں ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کیا جارہا تھا۔

۱۹۹۵ء

۲۰رجولائی ۱۹۹۵ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ سے ۸لاکھ ۴۵ ہزار ۲۹۴ا۔افراد نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے دست مبارک پر عالمی بیعت میں شمولیت اختیار کی جس میں ۹۶ ممالک کی ۲۶۲ قوموں کے مردوزن شامل تھے۔

۱۹۹۶ء

سال ۱۹۹۶ء میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے سہ روزہ جلسہ سالانہ میں ۶۷ ممالک سے تیرہ ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی جن میں بعض ممالک کے بڑے بڑے چیفس اور ممبران پارلیمنٹ شامل تھے۔۲۸رجولائی ۱۹۹۶ء کو مواصلاتی رابطہ پر ۹۶ ممالک کی ۱۸۲ قوموں کے ۱۶لاکھ چھ ہزار افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔اس خوشی کے موقع پر ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدی احباب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے۔
سال ۹۶۔۱۹۹۵ء میں پہلی بار عالمی جماعت احمدیہ کا بجٹ ایک ارب سے اوپر نکل گیا۔الحمدللہ
سال ۹۶۔۱۹۹۵ء میں ۲۲۰۱ جماعتیں قائم ہوئیں۔۱۱۷ نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ ۱۰۵۰ مساجد بنی بنائی ہمیں مل گئیں۔دعوت الی اللہ کے مراکز کی تعداد اب ۵۶۰ ہوگئی ہے۔چار نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی۔

۱۹۹۷ء

مورخہ ۲۷رجولائی ۱۹۹۷ء کو جماعت احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ۹۶ ممالک کی ۲۲۱ قوموں کے تیس لاکھ ۴ہزار ۵۸۴ افراد نے مواصلاتی رابطہ پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کرکے تاریخ عالم اور تاریخ مذاہب میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔اس سے قبل آسمان نے کبھی یہ نظارہ نہیں دیکھا۔ مواصلاتی رابطہ پر بیعت کے وقت دنیا بھر میں جو جہاں بیٹھا تھا خداتعالیٰ کے حضور سجدہ شکر میں گر گیا۔اس جلسہ سالانہ میں ۶۴ ممالک کے ۱۴ہزار ۴۵۶۔افراد نے شرکت کی۔ وزیراعظم انگلستان مسٹر ٹونی بلیئر، جزائر فجی اور طوالو کے وزراء اعظم اور افریقہ کے ایک بادشاہ کے پیغامات جلسہ سالانہ پر پڑھ کر سنائے گئے۔۱۹۹۷ء میں ۲۳۳۶ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۹۱۵ مساجد کا اضافہ ہوا۔سینیگال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۶۔ارکان پارلیمنٹ احمدی ہوچکے ہیں۔
اس کے علاوہ مورخہ ۱۷راگست ۱۹۹۷ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ جلسہ میں ۲۲ہزار سے زائد احمدی احباب نے شرکت کی جن میں سے اڑھائی ہزار نو احمدی تھے۔اس جلسہ میں ایک سو مساجد تعمیر کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے ۵لاکھ مارک، اپنی طرف سے ڈیڑھ لاکھ مارک اور اپنی اہلیہ مرحومہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور اپنی بچیوں کی طرف سے پچاس پچاس ہزار مارک دینے کا اعلان فرمایا۔جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کی طرح جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ جلسہ کی کارروائی کو دنیا بھر میں ایم ٹی اے (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) کے ذریعہ Live ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔
مورخہ ۱۸ردسمبر ۱۹۹۷ء کو قادیان (بھارت) میں جماعت احمدیہ کے ۱۰۶ویں جلسہ سالانہ کے شرکاء سے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ لندن سے براہ راست افتتاحی خطاب میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ ہندوستان میں گزشتہ تین سال میں پونے چھ لاکھ افراد احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں۔ جبکہ اس سے قبل ہندوستان میں ۷۰،۷۵ہزار احمدیوں کی تعداد تھی۔۱۹۹۸ء میں صرف ہندوستان کی نئی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۱۵ہزار تھی۔۱۹۹۷ء میں ماہ اگست سے نومبر تک ۲لاکھ ۵۳ہزار ۲۸۳ سے زائد احمدی ہوئے جبکہ گزشتہ چند سالوں میں بھارت میں ساڑھے تیرہ لاکھ احمدی ہوچکے ہیں۔

MTA انٹرنیشنل کا ابتدائی دور

جنوری ۱۹۹۴ء سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) لندن سے روزانہ ایشیا کے لئے ساڑھے بارہ گھنٹے تک اردو اور انگریزی زبانوں اور یورپ افریقہ اور ساؤتھ امریکہ کے لئے ساڑھے تین گھنٹے تک آٹھ زبانوں میں مواصلاتی رابطہ پر دعوت الی اللہ کے مختلف پروگرام ٹیلی کاسٹ کرنے لگا۔رمضان المبارک میں چار بجے شام درس قرآن مجید کے علاوہ ہر جمعہ کو پانچ چھ بجے شام حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبات اور روزانہ چھ سات بجے شام حضور انور کی "ملاقات" کا Live پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتا رہا۔ جس میں حضور انور ترجمۃ القرآن، ہومیوپیتھی اور زبانیں سکھانے کی کلاسوں سے خطاب فرماتے ہیں۔

۱۹۹۸ء

جماعت احمدیہ انگلستان کے ۳۳ویں سالانہ جلسہ کے آخری روز مورخہ ۲راگست ۱۹۹۸ء کو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ پر ۹۳ ممالک کی ۲۳۳ قوموں کے ۵۰لاکھ چار ہزار ۵۹۱۔افراد نے عالمی بیعت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی جو دنیائے مذاہب کی تاریخ میں ایک حیران کن ایمان افروز اور تاریخ ساز واقعہ ہے۔
اس خوشی کے موقعہ پر ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ پر بیک وقت دنیا بھر میں دو کروڑ سے زائد احمدی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالائے۔
جماعت احمدیہ انگلستان کے اس سالانہ جلسہ میں ۶۵ ممالک کے ۱۸ہزار افراد نے شرکت کی۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر کا دس / بارہ زبانوں میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ایم ٹی اے کے ذریعہ اردو زبان کے علاوہ چھ زبانوں انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، جرمن اور ترکی زبانوں میں رواں ترجمہ Live ٹیلی کاسٹ کیا گیا جس سے کروڑوں افراد نے استفادہ کیا۔مسٹر ٹام کاکس رکن برطانوی پارلیمنٹ نے جلسہ میں شریک ہوکر حضور ایدہ اللہ کی نئی تصنیف "Revelation,Rationality,Knowledge and Truth" جو انکشافات جدیدہ کی رو سے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں ہے کو مفید قرار دے کر بہت سراہا۔ہومیوپیتھی کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کی کتاب ۶۰۰ صفحات پر مشتمل شائع کی گئی۔ فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا پہلے سے بہتر نیا ترجمہ شائع کیا گیا۔
جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۲راگست ۱۹۹۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور خدمات دینیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ایک نئے ملک نکاراگوا (جنوبی امریکہ) میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ ہندوستان، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، غانا، تنزانیہ، انڈونیشیا سمیت مختلف ممالک میں دو ہزار سے زائد نئی احمدی جماعتیں قائم ہوئیں اور ۷۵۵ نئی مساجد کا اضافہ ہوا۔دعوت الی اللہ کی غرض سے امریکہ میں ۱۳۶ اور کینیڈا میں ۱۰ مراکز قائم ہوچکے ہیں۔پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں ۱۰۹۳ مرکزی مربیان اور ہزاروں رضاکار معلمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے
ہر طرح کے ملبوسات پر بطور خاص
سیل ...... ۱۳/ اگست تا ۲۸/ اگست ...... سیل
BELA BOUTIQUE & ANDERUNGSSCHNEIDEREI
ہماری ٹیلرنگ شاپ میں ہر طرح کے زنانہ و مردانہ ملبوسات کی سلائی اور مرمت کا انتظام
Tel: 069 24246490 + 069 24279400
Kaiser Str. 64 Laden 31-35 Frankfurt (Germany)
e-mail: belaboutique@aol.com
www bela-boutique.de

ہمارا جلسہ سالانہ

(چوہدری حمید اللہ۔ افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

نظام جلسہ سالانہ اور اس کی اغراض ومقاصد

جلسہ سالانہ ایک معروف اور معلوم جماعتی تقریب ہے۔ یہ جلسہ بین الاقوامی سطح پر بھی منعقد ہوتا ہے اور ملکی سطح پر بھی۔ جماعت کے مرد وزن، چھوٹے بڑے سب بڑے شوق اور محبت سے ان جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔

باوجود اس کے کہ یہ ایک معلوم چیز ہے پھر بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ احباب کو یاددہانی اوران کے علم کو تازہ کرنے کے لئے کسی قدر تفصیل سے اس بات کو بیان کیا جائے کہ ہمارے جلسہ سالانہ کی تاریخ کیا ہے؟ اس کے اغراض ومقاصد کیا ہیں؟ اس کا نظام کیا ہے؟ وہ کون سے فوائد اور کونسی برکات ہیں جو اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جن کو حاصل کرنے کے لئے جلسہ کے دوران چوکس رہنا چاہئے۔ مبادا کسی غفلت، سستی یا لاعلمی کی وجہ سے شامل ہونے والا جلسہ کی کسی برکت یا بعض برکات سے محروم رہ جائے۔ ان امور کو بیان کرنے کے لئے جماعت کی تاریخ کا کچھ ذکر بھی ضروری ہے۔

ماموریت کا پہلا الہام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے ہم کلام ہونے کا سلسلہ آپ کی جوانی کے زمانہ میں ہی شروع ہو گیا تھا لیکن آپ کو مارچ ۱۸۸۲ء میں وہ تاریخی الہام ہوا جو آپ کی ماموریت کی بنیاد تھا۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"یَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى . اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَائُهُمْ . وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ .قُلْ اِنِّي اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ" ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

"یعنی اے احمد! اللہ نے تجھے برکت دی ہے پس جو وار تُو نے دین کی خدمت میں چلایا ہے وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ دراصل خدا نے چلایا ہے۔ خدا نے تجھے قرآن کا علم عطا کیا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کرے جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے اور تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جاوے۔ لوگوں سے کہہ دے کہ مجھے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور مَیں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں"۔

آپ کا یہ الہام پہلا الہام نہیں تھا مگر یہ وہ پہلا الہام تھا جو ماموریت کے متعلق آپ پر نازل ہوا اور جس نے آپ کی زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز کر دیا لیکن چونکہ ابھی تک آپ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا تھا اس لئے اس کے بعد بھی آپ کچھ عرصہ تک عام رنگ میں اسلام کی خدمت میں مصروف رہے اور کسی باقاعدہ جماعت کی بنیاد نہیں رکھی۔ البتہ آپ نے یہ کیا کہ اپنے ماموریت کے دعویٰ کو جسے آپ نے مجددیت کا آغاز قرار دیا ایک اشتہار کے ذریعہ نہ صرف ہندوستان کے مختلف حصوں میں بلکہ اس اشتہار کو انگریزی میں ترجمہ کرا کے دوسرے ملکوں میں بھی کثرت کے ساتھ پہنچا دیا اور دنیا بھر کے بادشاہوں، وزیروں اور مذہبی لیڈروں کو یہ اشتہار بھجوایا اور جملہ مذاہب والوں کو دعوت دی کہ اگر انہیں اسلام کی حقانیت یا آنحضرت ﷺ کی صداقت میں کوئی شبہ ہو یا الہام یا ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کوئی اعتراض ہو یا قرآن کی فضیلت کے متعلق کوئی بات دل میں کھٹکتی ہو تو وہ آپ کے پاس آکر یا خط وکتابت کے ذریعہ تسلی کرلیں۔ مجددیت کے دعویٰ سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اسلام میں جو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد یعنی مصلح مبعوث ہوا کرے گا جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ دنیا میں اصلاح کا کام لیا کرے گا۔ اور اس وعدہ کے مطابق گزشتہ صدیوں میں مجدد آتے رہے ہیں سو موجودہ چودھویں صدی کا مجدد مَیں ہوں جسے خدا نے اسلام کی خدمت کے لئے مبعوث کیا ہے اور مجھے وہ علم دیا گیا ہے اور وہ طاقتیں عطا کی گئی ہیں جو موجودہ زمانہ کے فتنوں کے مقابلہ کے لئے ضروری ہیں۔

ماموریت کے الہام کے ساتھ تین اور الہامات کا یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ تینوں الہامات بھی ۱۸۸۲ء کے ہیں لیکن ان کا ذکر یہاں اس لئے کر رہا ہوں کہ ان الہامات کا جلسہ سالانہ سے تعلق ہے۔ وہ تین الہامات اس طرح ہیں:

اوّل: "يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ.يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ"۔(براہین احمدیہ حصہ سوم)

"یعنی تیرے پاس دور دراز سے لوگ آویں گے اور تیری امداد کے لئے تجھے دور دراز سے سامان پہنچیں گے حتی کہ لوگوں کی آمد اور اموال وسامان کے آنے سے قادیان کے راستے گھس گھس کر گہرے ہو جائیں گے"۔

یہ الہام اس وقت کا ہے جبکہ قادیان میں کسی کی آمد ورفت نہیں تھی اور قادیان کا دُور افتادہ گاؤں دنیا کی نظر سے بالکل محجوب ومستور تھا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی لوگوں نے اس الہام کو پورا ہوتے دیکھ لیا اور ہنوز اس الہام کی تکمیل کا سلسلہ جاری ہے اور نہ معلوم اس کی انتہا کن کن عجائبات قدرت کی حامل ہو گی۔

دوسرے اور تیسرے الہام کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب سراج منیر میں اس طرح فرماتے ہیں:

"براہین کے صفحہ ۲۴۲ میں مرقوم ہے "وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ "۔ اور اس کے بعد الہام ہوا "وَسِّعْ مَكَانَكَ"۔ یعنی "اپنے مکان کو وسیع کر لے"۔

اس پیشگوئی میں صاف فرما دیا ہے کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ پس تو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا۔ اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے سترہ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی تھی کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی ہوتے ہونگے۔ اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے"۔

(سراج منیر صفحہ ۶۳۔۶۴)

۱۸۸۹ء میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا اور جماعت کی بنیاد رکھی۔

۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہاماً ظاہر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں عیسائی اور مسلمان دونوں آسمان پر زندہ خیال کرتے ہیں اور آخری زمانہ میں ان کی دوسری آمد کے منتظر ہیں وہ دراصل وفات پا چکے ہیں اور ان کے آسمان پر جانے اور آج تک زندہ رہنے کا خیال بالکل غلط ہے اور خلاف واقعہ ہے۔ اور یہ کہ ان کی دوسری آمد کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا اور آپ کو بتایا گیا کہ یہ "مثیل مسیح" خود آپ ہی ہیں۔ اس بارہ میں آپ کا ایک الہام یہ ہے:

"مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا "۔(تذکرہ صفحہ ۱۸۶،۱۸۷)

۱۸۹۱ء کے اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "فتح اسلام" شائع فرمائی اور اس کتاب میں اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش فرمایا۔ اس دعویٰ پر آپ کی شدید مخالفت ہوئی اور مولویوں نے جن میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پیش پیش تھے آپ کے خلاف کفر کے فتوے تیار کئے اور سارے ہندوستان کا سفر کر کے ان فتووں پر دوسرے مولویوں کے دستخط کروائے۔ غرض مخالفت کا ایک طوفان تھا جو ان فتووں کے نتیجہ میں آپ کے خلاف سارے ہندوستان میں برپا تھا۔

ان فتووں اور اس مخالفت کے جواب میں دسمبر ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب آسمانی فیصلہ تحریر فرمائی اور اس میں تحریر فرمایا کہ:

"قرآن کریم میں چار عظیم الشان آسمانی تائیدوں کا کامل متقیوں اور کامل مومنوں کے لئے وعدہ دیا ہے اور وہی کامل مومن کی شناخت کے لئے کامل علامتیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

اوّل یہ کہ مومن کامل کو خدا تعالیٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں یعنی پیش از وقوع خوشخبریاں جو اس کی مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں اس کو بتلائے جاتے ہیں۔

دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھلتے ہیں جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطے داروں سے متعلق ہوں بلکہ جو کچھ دنیا میں قضا وقدر نازل ہونے والی ہے یا بعض دنیا کے افراد مشہودہ پر کچھ تغیرات آنے والے ہیں ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے۔

سوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے۔

چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق ومعارف جدیدہ ولطائف وخواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جائیں"۔

اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، ان کے ہم خیال مولویوں، صوفیوں، پیرزادوں اور سجادہ نشینوں کو دعوت دی کہ وہ کامل مومنوں کی ان چار علامتوں کے اظہار کے لئے حضور سے مقابلہ کرلیں۔ اور ساتھ ہی یہ تجویز پیش فرمائی کہ اس مقابلہ کو فیصلہ کن حیثیت دینے کے لئے پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں ایک انجمن قائم کی جائے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

جلسہ سالانہ کا آغاز ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ یہ جلسہ دینی مشورہ کے لئے منعقد کیا گیا تھا جس میں ۷۵ احباب شریک ہوئے۔ یہ جلسہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر کردہ مضمون "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنایا۔ جس میں مخالف مولویوں کو ان چار شرائط کے ساتھ مقابلہ کی دعوت دی گئی جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

جب مضمون سنایا جا چکا تو احباب کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی کہ مقابلہ کے فیصلہ کے لئے جو انجمن مقرر کرنے کی تجویز دی گئی ہے اس کے ممبران کون کون صاحبان ہوں۔ حاضرین نے بالاتفاق قرار دیا کہ سردست رسالہ آسمانی فیصلہ شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضی فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔

اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ مضمون پڑھے جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب حاضر احباب سے مصافحہ کیا۔ لیکن اس اعلان کے بعد کسی کو اس مقابلہ کے لئے آپ کے سامنے

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ ابتدا

۱۸۹۱ء کے دینی مشورہ کے جلسہ کے فوراً بعد ۱۸۹۱ء میں ہی رسالہ ''آسمانی فیصلہ'' شائع ہوا۔ تو اس کے ساتھ ہی ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۱ء کو حضور نے تمام جماعت کو ایک اشتہار کے ذریعہ اطلاع دی کہ آئندہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر کو جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا کرے گا اور اس اشتہار میں اس جلسہ کی اغراض و مقاصد کا ذکر کیا اور ان برکات کا ذکر کیا جو اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جلسہ کے متعلق اس پہلے اشتہار میں حضور نے جلسہ کے متعلق بارہ امور بیان کئے جن کو ایک ایک کر کے میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

(۱)...... تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کر بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

(۲)...... اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

(۳)...... چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

(۴)...... میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷؍دسمبر سے ۲۹؍دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷؍دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔

(۵)...... اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے پر شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔

(۶) اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

(۷)...... اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

(۸)...... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّشانہ کوشش کی جائے گی۔

(۹)...... اور اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(۱۰)...... اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلاوقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔

(۱۱)...... اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔ بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا حد اختیار سے باہر ہو جائے۔

(۱۲)...... اور اب جو ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اس جلسہ پر جس قدر احباب محض لِلّٰہ سفر اٹھا کر حاضر ہوئے۔ خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین''۔

جب آئندہ جلسہ کے دن قریب آگئے تو ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو پھر اشتہار شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں آپ نے بیان فرمایا:

(۱)...... ''۲۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے مُحبّوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ ہر مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو''۔

(۲)...... ''پھر اس ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور جماعت کے تعلقات خوب استحکام پذیر ہونگے''۔

(۳)...... جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں''۔

(۴)...... ''سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی''۔

(۵)...... ''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔

(۶)...... ''عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کا انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے''۔

(۷)...... اور اشتہار کے آخر پر تحریر فرمایا:

''بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھی ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین''۔

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات کی روشنی میں ہمارا یہ جلسہ باہمی تعارف پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ باہمی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ شامل ہونے والوں کی علمی ترقی، ان حقائق و معارف کے ذریعہ جو کہ جلسہ میں بیان کئے جائیں گے، کا ذریعہ ہے۔ اور ان دینی معلومات کو بڑھانے والا ہے۔ دعائیں کرنے کا موقع ہے انسانیت کے لئے، جس کو بہت سے خطرات درپیش ہیں۔ جسمانی بھی روحانی بھی۔ جسمانی تباہی بھی سر پر منڈلا رہی ہے اور گمراہی نے ہر قسم کی بے راہ رویوں اور زیادتیوں نے تو روحانیت کا بیڑا ہی ڈبو دیا ہے۔ دنیا پر انسان اور انسانیت ہماری دعاؤں کے سب سے زیادہ محتاج ہیں۔ پھر دعائیں ان کے لئے بھی جو فوت ہو چکے ہیں اور ان کے لئے بھی جو زندہ ہیں۔ اپنوں کے لئے دعائیں کرنے کا موقع ہے اور دوسری قوموں کی فلاح اور ان کی ہدایت کے لئے بھی دعائیں کرنے کا موقع ہے۔ ذاتی حاجات کے لئے بھی دعائیں کرنے کا موقع اور قومی حاجات کے لئے بھی دعائیں کرنے کا موقع ہے۔ جو لوگ بار بار بین الاقوامی مرکز میں نہیں آسکتے ان کے لئے سال میں ایک دفعہ مرکز میں آنے کا موقع ہے۔

ہر شامل ہونے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں سے حصہ پائے گا جو حضور نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اس جلسہ کے اور بھی روحانی فوائد ہیں جو جلسہ کی بنیاد رکھتے وقت سامنے نہیں تھے لیکن وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینجر)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALSNEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویران تو در فکر دگر

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ شعر کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ : اے وہ شخص جس نے ہماری تکفیر پر کمر باندھ رکھی ہے تیرا اپنا گھر تو برباد ہو رہا ہے مگر تُو اوروں کی فکر میں ہے۔

حضور علیہ السلام کا یہ شعر جماعت احمدیہ مسلمہ کے مخالفوں پر ہمیشہ ہی ایک تازیانہ بن کر پڑتاہے۔ اس زمانہ میں پاکستان کا مُلّاں احمدیت کی دشمنی میں سب سے آگے بڑھا ہواہے اور اس ملک میں جہاں مکفر و مکذب ملاؤں کی بڑی بھاری تعداد بستی ہے ان کا حال یہ ہے کہ خود ان کے اپنے شہر میں ، ان کے اپنے محلہ میں بسنے والے مسلمان وہ کام کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔رشوت ، بددیانتی ، ،خیانت ، جھوٹ ، دوسروں کے حقوق غصب کرنا ، کمزوروں پر ظلم ڈھانا ، ہرقسم کی بداخلاقی ، بے راہروی کا تو زور ہے ہی ان کے پیروکار دین کی مبادیات سے علمی طور پر بھی بکلی ناآشنا ہیں ۔ وہ نماز ،روزہ کے بنیادی مسائل سے ناواقف اور دنیا کے علوم سے بالکل جاہل غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں ۔ مگر مُلّاں کو اس کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں اور ہوبھی کیونکر؟ خود اس کا بھی تو یہی حال ہے۔ بھلا اندھا اندھے کو کیا راہ دکھا سکتاہے ۔ ہاں اگر کوئی احمدی کلمہ طیبہ پڑھے، اذان دے، نماز پڑھے،روزہ رکھے ، قرآن مجید کی تلاوت کرے ، اسلام کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے ،علم و عمل کے میدانوں میں اپنی قابلیت کی بنا پر کوئی امتیاز حاصل کرے تو اس کی رگ حمیت پھڑک اٹھتی ہے اور وہ کذب و افتراء سے کام لے کر اور اپنی شعلہ بیانیوں سے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے لگتاہے۔

کچھ عرصہ ہوا ، پاکستان میں بلدیاتی انتخابات ہوئے ۔ ان انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کے دینی و دنیاوی علم و فضل کا کیا حال ہے اس کی کسی قدر رپورٹ ملکی اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہے جو دلچسپ بھی ہے ، فکر انگیز بھی اور عبرت انگیز بھی۔ ذیل میں ہم اس کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔بھلا جس ملک کے عہدیداروں اور لیڈری کے امیدواروں کا ایسا پست معیار ہوگا اس کے عوام کی حالت کس قدر ناگفتہ بہ ہوگی۔؎

می سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہل دیں
برپریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمین

(اسلام کی پریشان حالی اور قحط المسلمین پر اگر ہر دیندار کی آنکھ خون کے آنسو روئے تو یہ بالکل جائز اور مناسب ہوگا۔ (مدیر)

اور اب ملاحظہ ہو پاکستان کے انتخابی امیدواروں کی علمیت و اہلیت کو اجاگر کرنے والی ایک رپورٹ مطبوعہ روزنامہ "خبریں" سنڈے میگزین ۲۷ رمئی ۲۰۰۱ء کا خلاصہ:

مذہب سے متعلق پوچھے گئے سوالات

☆......انتخابات کے تیسرے مرحلہ میں تحصیل گوجرہ میں ریٹرننگ آفیسر سول جج گوجرہ رضاء اللہ خان کی عدالت میں ریٹرننگ آفیسر نے ایک امیدوار کو جب کلمہ طیبہ سنانے کے لئے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلادیا۔ ریٹرننگ آفیسر نے دوبارہ کہا کہ قرآن کی کوئی سورۃ آتی ہے؟ تو امیدوار نے دوبارہ نفی میں سر ہلادیا۔ آفیسر نے کہاکہ عیسائیوں کا کلمہ ہی سنادو تو امیدوار نے کہاکہ وہ بھی نہیں آتا۔

☆......جب ایک امیدوار سے سوال پوچھا گیاکہ نماز جنازہ میں کتنے سجدے ہوتے ہیں تو امیدوار نے جواب دیاکہ نماز جنازہ میں دو سجدے ہوتے ہیں۔

☆......ایک امیدوار سے پوچھا گیا کہ اسلام کے بنیادی ارکان کتنے ہیں تو وہ کوئی جواب نہ دے پایا جس پر اسے عدالت سے باہر جانے کا حکم دے دیا گیا۔

☆......ایک امیدوار سے کہا گیاکہ سورۃ فاتحہ سناؤ تو وہ پریشان ہوگیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر اسے کہا گیاکہ الحمد للہ والی سورۃ پڑھو تو اس نے فرفر پوری سورۃ سنادی۔ اس کے کاغذات درست قرار دے دیئے گئے۔

☆......کمالیہ کی یونین کونسل ۷۶ کے امیدوار برائے ناظم سے سوال کیا گیاکہ زبور کس نبی پر اتری تو ناظم خاموش رہا جبکہ نائب ناظم کے امیدوار نے جواب دیاکہ زبور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اتری ہے۔

☆......اٹھارہ ہزاری میں اکثر امیدواروں کو دعائے قنوت ، نماز جنازہ کی دعا اور تیمّم کرنے کا طریقہ یاد نہیں تھا۔

☆......اسلام میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے بارہ میں پوچھے گئے سوال میں دو امیدواروں نے ۹ سے ۱۱ شادیاں کرنے کو جائز قرار دیا۔ ایک امیدوار نے کہاکہ ایک سے زیادہ شادی عورت کے ساتھ زیادتی ہے۔

☆...... حکمت کے پیشہ سے وابستہ ایک امیدوار نے غسل کے چار فرائض بتائے۔ اس نے یہ بھی بتایاکہ بقراط اسلامی تہذیب کا ایک عظیم حکیم تھا۔

☆......ایک اور امیدوار کا کہنا تھاکہ منہ دھونے سے غسل مکمل ہو جاتا ہے۔

☆...... ایک امیدوار نے نماز ظہر کی چار رکعتیں بتائیں۔

☆......فیصل آباد میں ایک امیدوار کو نماز جنازہ سُنانے کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا نہیں آتی۔ اس سے پوچھا گیاکہ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہو؟ تو کہنے لگا جنازہ گاہ کی دیواروں پر لکھی ہے ، وہاں سے پڑھ لیتاہوں۔

☆......ایک اور امیدوار نے جب نماز جنازہ سے لاعلمی ظاہر کی تو اس سے پوچھا گیاکہ کیسے پڑھتے ہو؟ کہنے لگا ہماری برادری میں فوتید گیاں کم ہوتی ہیں اس لئے یاد کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

☆......ایک خاتون امیدوار زہرہ سے پوچھا گیا حضور پاکؐ کی کتنی بیٹیاں تھیں ؟ کہنے لگی ایک۔ جب نام پوچھا گیا تو جواب ملا زہرہ بی بی۔

☆......ایک جنرل کونسلر کے امیدوار سے جب سوال شروع کئے گئے تو اس نے اعلان کیا مجھے پہلے کلمہ کے سوا کچھ نہیں آتا۔

☆......ایک امیدوار نے دعائے قنوت کی بجائے التحیات سنانے کی "اجازت" چاہی۔ کاغذات کی جانچ پڑتال کے آخری روز امیدواروں کی اکثریت دعائے قنوت یاد کر کے آئی تھی لیکن ریٹرننگ آفیسروں نے امیدواروں سے اس دعا کی بجائے مختلف سوالات کئے۔

☆......ایک ریٹرننگ آفیسر نے نائب ناظم کے امیدوار سے سوال کیا کہ وہ دس خلفائے راشدین میں سے بڑے خلیفہ کا نام بتائے؟ جس پر امیدوار نے فوراً جواب دیا خلیفہ امام بخش پہلوان۔

☆......ایک امیدوار سے کہا گیاکہ چند پیغمبروں کے نام بتاؤ جس پر اس نے صحابہ کرامؓ کو پیغمبر قرار دے دیا۔

☆......ایک امیدوار کو دعائے قنوت سنانے کو کہا گیا تو اس نے قُلْ ھُوَاللّٰہ پڑھنا شروع کر دی اور کہاکہ ہمارے محلّہ کی مسجد کے امام نے کہا ہے کہ جسے دعائے قنوت نہ آتی ہو وہ تین بار قُلْ ھُوَاللّٰہ پڑھ لیا کرے۔

☆......جھنگ میں ریٹرننگ آفیسر نے ایک امیدوار حق نواز کے کاغذات اس بنیاد پر روک لئے کہ وہ نماز ظہر اور نماز عشاء کی پوری رکعتیں نہ بتاسکا۔

تاریخ پاکستان، جغرافیہ اور معلومات عامہ

☆......گوجرہ میں ایک امیدوار سے سوال کیا گیاکہ قیام پاکستان کیلئے سب سے زیادہ کس جماعت نے کام کیا تو امیدوار نے جواب دیا: "کانگریس نے"۔

☆......اٹھارہ ہزاری کے امیدوار نے مکہ اور مدینہ کو پاکستانی شہر قرار دیا اور کہاکہ حج پاکستان میں ہوتا ہے۔ جبکہ امیدوار کا کہنا تھاکہ خانہ کعبہ مدینہ میں ہے اور مدینہ پاکستان کا شہر ہے۔

☆......ایک امیدوار کا کہنا تھا کہ علامہ اقبال بہت بڑے مفسر تھے۔ انہوں نے تفسیر بانگ درا لکھی۔

☆......ایک امیدوار سے پوچھا گیاکہ قومی ترانہ کس نے لکھا تو اس نے جواب دیاکہ جناب والا میری تعلیم کم ہے میں نے ترانہ نہیں لکھا۔

☆......ایک گریجوایٹ امیدوار نے کہاکہ قومی ترانہ علامہ اقبال نے لکھا اور میں پاکستان کی تعمیر میں حصہ نہ لے سکا کیونکہ اس وقت میں بہت چھوٹا تھا۔

☆......چار مختلف امیدواروں نے کہاکہ کراچی اور حیدر آباد صوبہ پنجاب میں واقع ہیں۔ راجن پور صوبہ سندھ کا جب کہ منڈی بہاؤالدین صوبہ فیصل آباد کا شہر ہے۔

☆......ایک امیدوار نے کہاکہ پاکستان کے شمال میں افغانستان واقع ہے۔

☆......ایک خاتون امیدوار نے اپنے گاؤں کوٹ مراد کو صوبہ قرار دیتے ہوئے پنجاب کو اس کی یونین کونسل بتایا جبکہ ایک دوسری خاتون امیدوار سے پوچھا گیاکہ ڈی سی، اے سی یا مجسٹریٹ میں سے ضلع کا سب سے بڑا افسر کون ہوتا ہے؟ تو اس نے جواب دیاکہ پٹواری ضلع کا حاکم ہوتا ہے۔

☆...... ایک مرد امیدوار نے گورنر پنجاب کا نام پرویز مشرف جب کہ ایک دوسرے امیدوار نے ملک کے سربراہ کا نام جنرل محمد صدیق بتایا۔

☆...... بعض علاقوں میں ریٹرننگ افسران اور امیدواروں کے درمیان بہت دلچسپ گفتگو بھی ہوئی۔ مثلاً:

☆...... فیصل آباد میں ایک ریٹرننگ آفیسر نے دونوں ٹانگوں سے معذور ایک امیدوار کے کاغذات نامزدگی منظور کرتے ہوئے کہاکہ وہ انتخابی کنویسنگ کے لئے حلقہ میں کیسے جائے گا جس پر امیدوار نے جواب دیاکہ جیسے وہ عدالت میں آیا ہے اسی طرح کنویسنگ کے لئے بھی چلا جائے گا۔

☆......ملتان میں ایک امیدوار سے نام پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا "محمد سرور"۔ ریٹرننگ افسر نے پوچھاکہ سرور کے معنی کیا ہیں؟ امیدوار نے جواب دیاکہ نخی سرور۔ جس پر کمرہ عدالت کشت زعفران بن گیا۔

☆......اٹھارہ ہزاری میں ایک شخصیت کے بارہ میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں امیدوار نے کہاکہ سنا ہے وہ آدمی تھا۔

☆......اسی طرح امیدوار سے دوسری شادی کے بارہ میں سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیاکہ وہ اپنی پہلی بیوی پر آج تک قابو نہیں پاسکا لہذا دوسری شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

خریداران مطلع رہیں کہ الفضل انٹرنیشنل کا یہ شمارہ جلسہ سالانہ کا خصوصی نمبر ہے اور دو ہفتوں کے عرصہ پر مشتمل ہے۔ اگلا شمارہ ۷ رستمبر کو شائع ہوگا

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

بقیہ: اور دیوار گر گئی از صفحہ نمبر ۴

خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور سے تشریف لے آئے۔

(اختصار از الحکم ۱۷/جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹،۱۰)

(الحکم کا یہ شمارہ بجائے ۱۷/جولائی کو شائع ہونے کے ۲۰/جولائی کو شائع ہوا تھا)

حضرت اقدسؑ کے صحابہؓ کا نمونہ

جس رات کو حضور گورداسپور پہنچے وہ دن سخت گرم تھا اور حضور کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی۔ اس وجہ سے وہ ساری رات سو نہ سکے جبکہ حضرت اقدس نے تمام احباب کو جو ساتھ تھے آرام کرنے اور سو جانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضور کے حکم کے مطابق احباب متفرق مقامات پر جاکر سو رہے۔ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اور دو تین دوست اس مکان میں رہے جہاں حضرت اقدسؑ تشریف فرما تھے۔

ساری رات حضرت اقدسؑ ناسازیٔ طبیعت اور شدت حرارت کی وجہ سے سو نہ سکے۔ چونکہ بار بار رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اس لئے بار بار اٹھتے تھے۔ اس موقعہ پر آپ کے صحابہ کے عشق اور فدائیت کا عجیب نمونہ دیکھنے میں آیا جس کا ذکر خود حضرت اقدس نے یوں فرمایا:

"مَیں حیران ہوں کہ ساری رات منشی عبدالعزیز صاحب یا تو سوئے نہیں یا اس قدر ہوشیاری سے پڑے رہے کہ ادھر میں سر اٹھاتا تھا ادھر منشی صاحب اٹھ کر اور لوٹا لے کر حاضر ہو جاتے گویا یہ بندہ خدا ساری رات جاگتا ہی رہا اور ایسا ہی دوسری رات بھی..........."۔

پھر فرمایا کہ "درحقیقت آداب مرشد اور خدمت گزاری ایسی شے ہے جو مرید و مرشد میں ایک گہرا رابطہ پیدا کر کے وصول الی اللہ اور حصول مرام کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اس خلوص اور اخلاص کو جو منشی صاحب میں ہے ہماری جماعت کے ہر فرد کو حاصل کرنا چاہئے"۔

(حیات احمد طبع چہارم صفحہ ۱۲۔ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

حضرت اقدسؑ کا عدالت میں بیان

۱۶/جولائی بروز منگل کو عدالت میں پیشی تھی۔ حضور رات بھر تکلیف میں گزارنے کے باوجود نماز فجر کے بعد سے دس بجے تک برابر احباب کے درمیان رہے اور وعظ و نصائح کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضور دس بجے صبح گھر سے روانہ ہوئے اور عدالت کے سامنے پکا تالاب کے جنوب مشرقی حصہ میں قیام فرمایا۔ حضور کے ساتھ تقریباً چالیس آدمی تھے۔ عدالت میں بلوائے جانے کے انتظار میں بیٹھنے کے لئے دری بچھائی گئی جہاں حضور تشریف فرما ہوئے۔ چاروں طرف لوگوں کا ہجوم آپ کو دیکھنے کے لئے اُمڈ آیا تھا۔ عدالت میں بلائے جانے پر خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وکلاء عدالت میں گئے۔ بوڑ سنگھ اور سنت سنگھ کی مخالف گواہی کے بعد حضرت اقدس شہادت کے لئے کمرہ عدالت میں تشریف لے گئے۔

آپ کا بیان طویل تھا۔ عدالت میں جم غفیر تھا جن میں بعض عدالتوں کے مجسٹریٹ اور وکیل بھی موجود تھے۔ کمرہ میں بھی کافی زیادہ ہجوم تھا۔ حضرت اقدسؑ کے بیان میں سے صرف بعض اقتباسات ذیل میں پیش ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

"اس دیوار کے بننے سے مجھے بڑی ذاتی تکلیف ہوئی ہے۔ ذاتی تکلیف سے یہ مراد ہے کہ مالی تکلیف ہوئی ہے کہ کنواں بنانا پڑا اور چھاپے خانہ کا بہت بڑا حرج ہوا۔ مسافر اور میرے ملاقاتی جو بڑے معزز اور شریف آدمی ہوتے ہیں وہ ملاقات کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ مَیں اوپر ہوتا ہوں اور وہ نیچے۔ مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا مجھے اس سے کس قدر درد پہنچتا ہے۔ آٹھ ماہ ہوئے ایک شریف غریب مجھ سے ملنے آیا، اس کو چوٹیں لگیں کیونکہ راستہ چکردار ہے۔ وہ بہت خراب اور پتھریلا ہے۔ برسات میں خصوصاً چلنے کے قابل نہیں ہوتا۔ دیوار متنازعہ کے درمیان کوئی فرش نہیں لگایا گیا۔ بازار میں پکا فرش ہے۔ ہماری گلیوں میں پکا فرش نہیں ہے۔ مجھے خبر نہیں کہ اَوز اَور گلیوں میں ہے یا نہیں؟...........۔

ہمارے مہمانوں کے یکے اس میدان میں کھڑے ہوتے ہیں بیس سال میں تیس ہزار کے قریب مہمان آتے جاتے ہیں۔ ان کے یکے اسی جگہ کھڑے ہوتے ہیں اور گرمی کے دنوں میں اس میدان میں سوتے ہیں۔

اگر چاہِ جدید سے سقہ چھوٹی مسجد کو آوے گا تب بھی اس دیوار کے راستہ سے آوے گا۔ اس دیوار بننے سے پیشتر مہمان دونوں وقت میرے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور تعلیمی باتیں سنتے تھے جن کے لئے مَیں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ اب اگر اوپر آتے ہیں تو بڑی تکلیف سے چکر کھا کر آتے ہیں اور صبح اور عشاء کی نماز میں ضعیف اور کمزور آدمی میرے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے۔

ان مہمانوں کی غرض جو میرے پاس آتے ہیں دین سیکھنے کی ہوتی ہے۔ لیکن جب اس دیوار کی وجہ سے ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو مجھے ان تمام تکالیف کا صدمہ ہوتا ہے۔ جو کام میں کرنا چاہتا ہوں اس میں دقت پیدا ہوتی ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن میں مَیں ان تکالیف کو بیان کر سکوں۔ مہمان کہیں ہوتے ہیں اور مَیں کہیں۔ وہ اس بات سے محروم رہتے ہیں جس کے لئے آتے ہیں۔ اور میں اپنا کام نہیں کر سکتا جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ برسات میں تو راستہ گزرنے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔

مطبع کے پروف اور کاپیاں مَیں خود ہی دیکھتا ہوں۔ کارپردازوں کو دن میں چار پانچ مرتبہ میرے پاس آنا پڑتا ہے۔ اس دیوار کی وجہ سے پابندی نہیں ہو سکتی جس سے حرج ہوتا ہے، کام میں توقف ہوتا ہے...........۔

قبل از تعمیر دیوار میرے باہر جانے کا راستہ اسی طرف سے تھا جہاں دیوار ہے۔ زنانخانہ میں عموماً نہیں گزرتا ہوں کیونکہ وہاں مہمان عورتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے کہ ممکن ہے عورتیں کس حال میں ہوں ہمیشہ اوپر سے ہی آتا ہوں۔

مدعا علیہم کو میرے ساتھ قریباً انیس بیس سال سے عداوت ہے۔ عداوت کی ایک وجہ یہ ہے کہ میرزا امام الدین کی ہمشیرہ مرزا اعظم بیگ کے لڑکے مرزا اکبر بیگ سے بیاہی گئی تھی اور میرزا اعظم بیگ قادیان کی اراضی کا خریدار ہوا تھا۔ اس نے ان لوگوں کے حصے خریدے جو بیدخل تھے۔

ایک وجہ عداوت کی یہ بھی ہے جو بڑی وجہ ہے کہ مرزا امام الدین خدا اور رسول کے خلاف کتابیں لکھتا ہے۔ چنانچہ "وید حق"، "قصہ ہر دو کافر" جس میں مجھ کو اور محمد حسین بٹالوی دونوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اور "گل شگفتہ" وغیرہ کتابیں اس نے لکھی ہیں۔ مَیں نے جو کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے اس میں چھوٹی مسجد کا ذکر ہے اس لئے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ میں اسی مسجد کا ذکر ہے۔ یہ ۱۸۸۰ء میں لکھی تھی۔ شحنۂ حق بھی میری کتاب ہے۔ آریوں کے خلاف ہے۔ ست بچن اور آریہ دھرم میری تصنیف ہے"۔

عدالت میں بیان دینے پر حضرت اقدسؑ کا اظہارِ خوشی

حضرت شیخ صاحب بیان کرتے ہیں:

حضرت اقدسؑ کے بیان میں وہ زور اور جوش تھا کہ ہم الفاظ میں اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ الفاظ کے ادا سے ایک خاص قسم کا رعب اور ہیبت ٹپکتی تھی۔

(الحکم ۱۰/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵)

حضرت اقدسؑ عدالت میں وضاحت اور بیگناہی ثابت کرنے کا موقعہ ملنے پر بہت خوش تھے اور آپ کا بیان طویل تھا۔ عدالت میں جم غفیر جن میں سے بعض عدالتوں کے مجسٹریٹ اور وکیل موجود تھے کمرۂ عدالت میں بھی کافی سے زیادہ ہجوم تھا۔ وہاں بہت سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرز، سرکاری افسران، رائے گنگارام، مرزا ظفر اللہ خان، محمد عبدالشکور وغیرہ وغیرہ۔ تمام حضور کے بلاخوف وخطر عدالت کے سامنے جرأت مندانہ بیان دینے سے متاثر تھے۔ حالانکہ آپ کو گواہی کے لئے بلوایا گیا تھا لیکن ہر ایک محسوس کر رہا تھا جیسے آپ ایک سپریم جج کی حیثیت سے بیان دے رہے ہوں۔

احاطۂ عدالت میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھیں اور فرودگاہ تشریف لے گئے۔

(مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۱۵۵۔ از ڈاکٹر بشارت احمد)

۱۷/جولائی دوسرے دن حضرت اقدسؑ علی الصبح قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور ساڑھے گیارہ بجے کے قریب بخیر وعافیت قادیان پہنچ گئے۔

وکلاء کی بحث

۱۰/اگست بروز ہفتہ کو مقدمہ کی دوسری پیشی تھی۔ جب مخالف فریق کے گواہ کشن سنگھ آریہ مدعا علیہم کے گواہ پیش ہو کر وکلاء کی بحث ختم ہو گئی۔

جیسا کہ آغاز ہی میں حضرت اقدسؑ کو الہاماً بتا دیا گیا تھا کہ قضا و قدر کی چکی چلے گی اور یکایک پردۂ غیب سے ایسے اسباب کا ظہور ہو گا کہ آپ فتح یاب ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

حضرت اقدس واقعہ کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایسا اتفاق ہوا کہ اس دن ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین کو خیال آیا کہ پرانی مسل کا انڈکس دیکھنا چاہئے یعنی ضمیمہ جس میں ضروری احکام کا خلاصہ ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھا گیا تو اس میں وہ بات نکلی جس کے نکلنے کی توقع نہ تھی۔ یعنی حاکم کا تصدیق شدہ یہ حکم نکلا کہ اس زمین پر قابض نہ صرف امام الدین ہے بلکہ میرزا غلام مرتضیٰ یعنی میرے والد صاحب بھی قابض ہیں۔ تب یہ دیکھنے سے میرے وکیل نے سمجھ لیا کہ ہمارا مقدمہ فتح ہو گیا۔ حاکم کے پاس یہ بیان کیا گیا۔ اس نے فی الفور وہ انڈیکس طلب کیا اور چونکہ دیکھتے ہی اس پر حقیقت کھل گئی اس لئے اس نے بلاتوقف امام الدین پر ڈگری زمین کی بمعہ خرچہ کر دی۔ اگر وہ کاغذ پیش نہ ہوتا تو حاکم مجاز بجز اس کے کیا کر سکتا تھا کہ مقدمہ کو خارج کرتا اور دشمن بدخواہ کے ہاتھ سے ہمیں تکلیفیں اٹھانی پڑتیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۳،۲۸۴)

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اس مقدمہ میں حضرت اقدسؑ کے وکیل تھے۔ آپ نے جس محنت سے کیس تیار کیا اور جس عمدگی سے بحث کی اس کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT

صاحب اولین مؤرخ احمدیت لکھتے ہیں:

"۱۰راگست ۱۹۰۱ء کو بحث ہوئی جس میں مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے ایسے فصیح و بلیغ اور معقول و مدلل بحث کی کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔ وہ مجمع قانون دانوں کا مجمع تھا۔ ضلع کے ممتاز وکلاء اور بعض عدالتی موجود تھے۔ تقریر قانونی اسناد سے مرصع تھی۔ ایسی کہ جناب خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج نے بھی اس کی تعریف کی۔ یہ تائید ربانی تھی"۔

(حیات احمد طبع جدید جلد چہارم صفحہ ۱۹)

مقدمہ کا فیصلہ

۱۲راگست ۱۹۰۱ء بروز سوموار کو ڈسٹرکٹ جج نے حضرت اقدس کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ دیوار گرانے اور سفید زمین میں کسی جدید تعمیر نہ کرنے کا دوامی حکم دے دیا۔ اور ایک سو روپیہ بطور ہرجانہ مدعی کو علاوہ اخراجات مقدمہ کے دئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ۱۲راگست کو چار بجے عصر کے وقت مقدمہ کی فتح کی خبر قادیان پہنچی۔ حضرت اقدس اور آپ کے احباب اس مصیبت سے نجات پانے پر بہت خوش اور اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار تھے۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا: "گویا ایک سال آٹھ ماہ کا رمضان تھا جس کی آج عید ہوئی ہے"۔

مختصر فیصلہ سنائے جانے کے بعد جج نے دونوں پارٹیوں کے بیان اور دلائل کے تمام پہلوؤں کو سمیٹتے ہوئے ان کو اپنے فیصلہ کی بنیاد بنایا۔ تفصیلی فیصلہ کے بعض اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

(انگریزی سے ترجمہ) "قادیان کے مغل اس کیس میں مدعی اور مدعا علیہ ہیں۔ مدعی بڑے بھائی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے مدعا علیہ کا کزن ہے۔ مدعا علیہ مرزا امام دین کی ہمشیرہ مرزا غلام قادر مرحوم کی اہلیہ ہے جو مدعی کے بڑے بھائی تھے۔ مدعی کا بیٹا مرزا سلطان احمد مدعا علیہ مرزا امام دین کا داماد ہے۔ جس طرح سے فریقین ایک دوسرے کے قریبی رشتہ دار ہیں اسی طرح ان کے گھر بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ لیکن فریقین کے درمیان تلخی، تعصب اور دشمنی ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے یہ کیس بھی ان کی دشمنی کا نتیجہ ہے۔ مذہبی معاملات پر تلخی اور اعتقادات کی مخالفت کے علاوہ دنیاوی معاملات میں بھی ان کی ایک دوسرے سے مخالفت ایک ثابت شدہ امر ہے۔

پہلا نکتہ جو متنازعہ ہے وہ یہ ہے۔ کیا مدعی کو سول عدالت میں مقدمہ دائر کرنے سے روکا گیا؟ میری رائے میں مدعی کو قانون نے سول عدالت میں مقدمہ کرنے سے نہیں روکا۔ مدعی نے اقرار دیا ہے کہ جو راستہ متنازعہ ہے وہ ایک پبلک راستہ ہے اس وجہ سے اس کو اس وقت تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی حتی کہ اس کو خاص طور پر نقصان اٹھانا پڑا جس کا اس کیس میں ذکر ہے۔ اس امر کا جائزہ لینا ہوگا کہ مدعی کو مدعا علیہ کی طرف سے دیوار بنانے سے خاص طور پر نقصان پہنچا ہے۔ مدعی نے پنجاب ریکارڈ جولائی ۱۹۰۱ء نمبر ۶۴ چیف کورٹ...... پر انحصار کیا ہے جبکہ مدعا علیہ نمبر ۱ اور نمبر ۲ نے پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰۔ ۱۸۷۸ پر انحصار کیا ہے۔

اس عدالت نے جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق مدعی کو مندرجہ ذیل خاص نقصانات پہنچے ہیں۔ مدعی کے وہ ملازمین جو کہ پرنٹنگ پریس، سکول اور بورڈنگ ہاؤس میں کام کرتے ہیں ان ملازمین کو مدعی کے پاس آنے میں زیادہ وقت صرف کرنا پڑا ہے جس کی وجہ وہ دیوار ہے جو کہ ان مقامات اور رہائشی علاقہ اور آفس کو جدا کرتی ہے۔ اب ان کو پروف دکھانے یا دیگر کاموں کے لئے آنے جانے کے لئے گھوم کر ایک طویل راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

مدعی نے ایک ہزار روپیہ کا دعویٰ کیا ہے تاکہ اپنے ہونے والے نقصانات کا ازالہ کر سکے۔ ۵۰۰ روپے بورڈنگ ہاؤس میں ایک نیا کنواں کھودنے پر صرف ہوئے۔ لیکن اس معاملے میں عدالت یہ قرار دیتی ہے کہ مدعی کو یہ کنواں سکول بورڈنگ ہاؤس اور پرنٹنگ پریس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کھودنا ہی تھا۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ اس کا کوئی تعلق اس راستہ کو بند کرنے سے ہے جو زیر بحث ہے۔

صفائی کے ایک گواہ صابر علی نے ایک دوورقہ دکھایا ہے جس پر ۱۷رفروری ۱۸۹۷ء کی تاریخ درج ہے جس میں مدعی نے لکھا ہے کہ مہمانوں کے لئے ایک اور بلڈنگ کی ضرورت ہے اور یہ کہ گیسٹ ہاؤس کے قریب ایک کنواں بھی کھودنا ہے۔ اس مقصد کے لئے چندہ وصول کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا اور درحقیقت اس مقصد کے لئے چندہ بھی اکٹھا کیا گیا۔ کوئی بھی بات ہوئے کنویں کے کھودے جانے کا کوئی تعلق راستہ کو بند کرنے سے نہیں ہے۔ اس طرح سے نقصانات کے ازالہ کے لئے جو رقم مانگی گئی ہے اس میں سے پانچ سواب باقی رہ جاتے ہیں...... یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کسی نقصان کو معین طور پر طے کرنے کے لئے جیسے کہ مثلاً کنویں کی تعمیر ہے، اس طرح سے کوئی معین اندازہ اس قسم کے کیسوں میں لگانا ممکن نہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ مدعی کو اس دیوار کی تعمیر سے بہر حال نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مدعی کو نقصانات کی کوئی زیادہ فکر نہیں ہے، ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ راستہ کھولنے کے بارہ میں فیصلہ اور حکم حاصل کیا جائے...... میری رائے میں مبلغ یکصد روپے بطور معاوضہ نقصانات ادا کرنا مناسب ہوگا......

وہ زمین جس پر دیوار بنائی گئی ہے اس خالی زمین کا حصہ ہے جس کے بارہ میں غلام جیلانی نے امام دین مدعا علیہ پر ۱۸۶۷ء میں مقدمہ کیا تھا۔ خالی جگہ جو کہ اب بھی موجود ہے وہ بھی اس زمین کا حصہ ہے اس کیس میں مرزا غلام مرتضٰی مدعا علیہ کے والد بھی بطور مدعا علیہ کے ایک فریق تھے۔ رحمت اللہ ان کے مختار کے طور پر عدالت میں حاضر ہوئے تھے۔ امام دین نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا کہ غلام مرتضٰی اس کیس میں فریق نہیں۔ شہادت بھی ان کی (غلام مرتضٰی کی) طرف سے دی گئی تھی جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ امام دین اور غلام مرتضٰی دونوں اس جگہ کے قابض ہیں۔ آخر کار میجر برچ (Birch) نے غلام جیلانی کا کیس مسترد کر دیا اور مدعا علیہان کے حق میں فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ ۲۰رجنوری ۱۸۶۸ء کو ہوا۔

میرا خیال ہے کہ دیوار جس زمین پر بنائی گئی ہے اس کے بارہ میں عدالت کو مطمئن نہیں کیا جاسکا کہ یہ صرف مدعا علیہ کی ملکیت ہے بلکہ دوسری طرف سے زمین بمعہ اس کے ساتھ والی خالی جگہ کے مدعا علیہ اور مدعی کے والد کے قبضہ میں تھی اور یہ بات غلام جیلانی کیس سے واضح ہے۔ قریباً پندرہ سال قبل مدعی نے اس زمین کے ایک ٹکڑے پر گول کمرہ تعمیر کیا اور تین یا چار سال قبل اس کا احاطہ بھی تعمیر کیا۔ اسی طرح مدعا علیہ امام دین نے اپنے گھر کے سامنے ایک پلیٹ فارم اور خراس (Kharas) کی تعمیر کی۔ وہ جگہ جہاں دیوار بنائی گئی ہے یقینی طور پر دونوں فریق کے استعمال میں رہی ہے۔ جو لوگ فریقین سے ملنے آتے ہیں وہ سب اس مشترکہ راستے سے گزرتے ہیں۔ مدعی کے گواہوں میں سے اکثر ان کے پیروکار اور مداح ہیں لیکن اس کے باوجود ایسے بھی گواہ ہیں جو قابل اعتبار ہیں لیکن مدعا علیہ کی طرف سے پیش کئے گئے گواہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔

بہر حال اس امر میں کوئی شک نہیں کہ فریقین اور ان کے ملنے کے لئے آنے والے سبھی اسی راستے سے گزر کر آتے تھے جس کو اب دیوار بنا کر بند کر دیا گیا ہے جس میں کوئی راستہ بھی نہیں رکھا گیا۔ اس لئے مَیں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ زمین جس پر دیوار بنائی گئی ہے وہ ایسا راستہ تھا جو مدعی کے زیر استعمال تھا اور عرصہ پندرہ برس سے یہ راستہ عام لوگوں کے استعمال میں بھی تھا۔ مَیں یہ بھی قرار دیتا ہوں کہ زیر بحث زمین صرف مدعا علیہان کی ملکیت نہیں بلکہ فریقین کی ملکیت ہے...... مدعی اس متنازعہ زمین کے راستہ کو استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اس وجہ سے وہ حقدار ہے کہ اس کے حق میں مستقل حکم جاری کر دیا جائے، جیسا کہ اس نے مطالبہ کیا ہے۔ لہٰذا حکم جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہان نمبر ۱ اور نمبر ۲ راستہ کو کسی بھی جگہ سے بند نہ کریں اور دیوار کو گرا دیں تاکہ راستہ کھل جائے۔ اگر مدعا علیہان دیوار کو از خود نہیں گرائیں گے تو بھی یہ دیوار گرا دی جائے گی۔ مدعا علیہان ایک سو روپیہ مدعی کو بطور ہرجانہ ادا کریں گے۔

(لائف آف احمد از حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب صفحہ ۵۲۶ تا ۵۲۹)

(حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے اس مقدمہ کی اصل فائل گورداسپور کے ریکارڈ آفس میں دیکھی تھی۔ اس کا کیس نمبر ۸۰۰۔ تاریخ اجراء مقدمہ ۲۹راگست ۱۹۰۰ء، قادیان، بنڈل نمبر ۱۴۲ تھا)

انہدام دیوار کا دلکش نظارہ

فتح کی یہ خبر ۱۲راگست بروز سوموار عصر کے وقت قادیان پہنچی تھی جس پر حضرت اقدسؑ اور احباب جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضورؑ اور آپؑ کے احباب مصیبت سے نجات پانے پر خدا تعالیٰ کے حضور شکر گزار تھے اور چند دن بعد وہ دیوار جو حضور کے چچازاد بھائیوں کی شرارت کا منہ بولتا ثبوت تھی اور خدا کے مامور کی مخالفت کا واضح نشان تھی، بروز منگل ۲۰راگست ۱۹۰۱ء **کو انہی ہاتھوں سے گرائی گئی جنہوں نے اسے تعمیر کیا تھا۔**

حضرت میر ناصر نواب صاحب اس منظر سے بہت لطف اندوز ہو رہے تھے کیونکہ مقدمہ کے سلسلہ میں آپ نے اس جگہ کا نقشہ تیار کیا تھا۔ حضرت اقدسؑ کے پہلے دو خلفاء دیوار گرائے جانے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے کہ اسلام اور احمدیت کی مخالفت کا نشان ان کے سامنے ملیا میٹ ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس کے باقی صحابہ بھی بہت خوشی محسوس کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کی خوشخبری کو مخالف حالات میں پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ **۲۲راگست کو اس دیوار کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔** تمام ملبہ وغیرہ اٹھا کر جگہ کو ہموار زمین بنا دیا گیا تھا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اپنے خط مطبوعہ الحکم میں مقدمہ دیوار کے فیصلہ کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"چار بجے عصر کا وقت ہے جس کی نسبت خدا کی بزرگ کتاب قرآن مجید میں آیا ہے ﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ﴾ ہم عادتاً مسجد مبارک میں خدا کی نصرتوں کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں ہوں اور عزیز محمد علی صاحب ایم اے ہیں، مرزا خدا بخش صاحب ہیں، حکیم فضل دین صاحب ہیں، قاضی ضیاء الدین صاحب ہیں، سراج الحق صاحب ہیں، شیخ عبدالرحیم صاحب ہیں۔ سامنے سے میر ناصر نواب دوڑے دوڑے آتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں کہ دیوار کو وہی بھنگی ڈھا رہا ہے جو اس شر اور فتنہ کے دن اس کے کھڑا کرنے کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اس بشارت کو سن کر سب دوست اس عجیب اور دلکش نظارہ کو دیکھنے مسجد کے اوپر دوڑے جاتے ہیں اور مَیں شکر اور حمد سے معمور ہو کر سجدہ میں گر جاتا ہوں......

یہ دیوار جو فتنہ اور شر کی اینٹوں سے ترکیب تھی ۷رجنوری ۱۹۰۰ء میں کھڑی کی گئی اور آج ۲۰راگست ۱۹۰۱ء بروز سہ شنبہ مطابق ۵رجمادی الاول ۱۳۱۹ھ میں ان موذی مگر بے پر اور ذلیل ہاتھوں سے گرائی گئی۔ اس مقدمہ میں ہماری کامیابی خدا تعالیٰ کے وجود کا بڑا بھاری نشان اور اس کے برگزیدوں اور مرسلوں اور برگزیدوں کے صدق دعویٰ کا ثبوت ہیں۔ (الحکم)

دیوار گرائے جانے کے بعد مرزا امام دین اور اس کے ساتھی شرمندگی سے اپنے منہ چھپائے ہوئے تھے اور پہلی مرتبہ ان کے بد ارادوں اور خطرناک مخالفت کو مکمل طور پر ملیا میٹ کر دیا گیا۔ مرزا امام دین بدقسمتی کا نشانہ بن کر رہ گیا تھا۔ اس کو

صدمات پر صدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ آخرکار وہ قادیان میں گوشہ نشین ہو کر رہ گیا۔ جب کبھی وہ راستے میں حضرت اقدس سے ملتا تو نہایت عاجزی کے ساتھ سلام کرتا اور آخرکار اس کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی۔ وہ ہر مدد کے لئے حضرت اقدسؑ اور آپ کے بیٹوں کے دروازے کھٹکھٹانے پر مجبور ہو گیا۔

۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا:

"اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد جلد اور لاولد رہ کر ختم ہو جائیں گے۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہو گا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا"۔

"جس وقت حضورؑ نے دعویٰ کیا اس وقت آپ کے خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی یا روحانی اولاد میں ان ستر میں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں"۔(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ الفضل ۷؍جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۰)

عدالتی فیصلہ میں مرزا امام الدین پر مقدمہ کا خرچہ ڈالا گیا تھا۔ حضور کے وکیل نے حضور کی اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری لے کر اس کا اجراء کروادیا۔ مرزا امام الدین تو اس دوران فوت ہو گئے اور مرزا نظام الدین ان کے بھائی زندہ تھے۔ ان کی مالی حالت بہت خراب تھی اور وہ یہ رقم ادا کرنے سے قاصر تھے، قرقی کے سوا کوئی اور صورت نہیں تھی۔ انہوں نے حضرت اقدسؑ سے رابطہ کیا۔ حضور ان دنوں قادیان میں نہیں تھے بلکہ مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف فرما تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے۔ حضور نے فرمایا میری لاعلمی میں یہ تکلیف آپ کو پہنچی ہے اور ڈگری کے اجراء پر خفگی کا اظہار فرمایا اور ایک تحریر مورخہ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۴ء کو عدالت میں بھجوائی کہ خرچہ معاف کرتا ہوں اس لئے کاغذات داخل دفتر کئے جاویں۔

آج سے ٹھیک سو سال قبل حضرت اقدسؑ کو تنگ کرکے قادیان سے نکالنے کا جو منصوبہ بنایا گیا تا کہ آپ اشاعت دین کا کام نہ کر سکیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے ان کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ حضرت اقدسؑ کے تمام مخالف دنیا میں حسرت و یاس کی تصویر بنے گزرتے رہے اور ان کے فخر و تکبر اور مخالفت کی دیوار پر دیوار گرائی جاتی رہی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور جماعت احمدیہ کی ہر طرح سے حفاظت فرمائی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور فرمایا۔ جماعت احمدیہ کو دنیا کے ایک سو ستر ممالک میں پھیلا دیا۔

آج پھر ایک سو سال کے بعد پاکستان اور دنیا کے کئی ممالک میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی راہ میں جو دیواریں حائل کی جارہی ہیں اللہ تعالیٰ پھر ان حائل رکاوٹوں کو بھی اپنی غالب حکمت اور آسمانی تدبیروں سے دور کر دے گا اور ان دیواروں کو ایک بار پھر گرادے گا۔ یہ مشکلات، یہ مقدمات اور ظالمانہ آرڈیننس کے بادل دیکھتے ہی دیکھتے دھوئیں کی طرح غائب ہو جائیں گے اور جماعت احمدیہ شاہراہ ترقی پر بڑی تیزی کے ساتھ رواں دواں رہے گی اور خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ درخت پوری نوع انسانی کو اپنے دامن میں لئے ان پر سایہ فگن ہو گا۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد دکھائے جب تمام اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت کا عَلم لہرانے لگے۔ آمین

چرچ کی روایتی عیسائیت اور سکالرز کی عیسائیت

ایک سوال کا جواب

(سید میر محمود احمد ناصر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

کینیڈا کے اطالوی الاصل سکالر نے کچھ عرصہ ہوا تقریر کرتے ہوئے یہ سوال اٹھایا کہ احمدیت کا عیسائیت پر حملہ تمام تر اس عیسائیت پر مرکوز ہے جو چرچ کی روایتی عیسائیت ہے اور سکالرز کی عیسائیت پر یہ حملہ مفقود ہے۔ سوال جواب کے حصہ میں جامعہ کے اساتذہ کی طرف سے اس کا مؤثر جواب دیا گیا اور اس سکالر نے اپنی خاموشی سے اپنی غلطی کا اقرار کیا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کاسر الصلیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب و ملفوظات میں موجودہ زمانہ کے ہر قسم کے غلط عیسائی نظریات کا نہایت مؤثر ردّ موجود ہے۔ ہاں احمدی مبلغین اس لئے بالعموم اپنی تقاریر و تحریرات میں روایتی عیسائیت کا ردّ بیان کرتے ہیں کہ موجودہ زمانہ کے غالب اکثریت کے عیسائی بالخصوص ایشیا اور افریقہ اور جنوبی امریکہ میں چرچ کی روایتی عیسائیت کو مانتے ہیں اور یہی حال امریکہ کے اس حصہ کے عیسائیوں کا ہے جو امریکہ میں بائبل بیلٹ کے نام سے معروف ہے۔ طبیب لازماً اس بیماری کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے جو وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہو اور اس بیماری کی طرف کم توجہ کرتا ہے جو چند متفرق مقامات پر پھیلے ہوئے افراد کو ہو۔

ہمارا سوال ان سکالرز سے یہ ہے کہ آپ کی عیسائیت جو چرچ کی روایتی عیسائیت سے مختلف ہے کیا حضرت مسیح ناصری کے اقوال پر مبنی ہے یا آپ کے اپنے عقلی نظریات پر۔ اگر آپ کی عیسائیت چرچ کی روایتی عیسائیت کو چھوڑ کر حضرت مسیح کے اقوال پر اور ان کے صحیح معنوں پر مبنی ہے تو احمدیت کو آپ پر حملہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ احمدیت حضرت مسیح ناصری کو خدا کا سچا نبی مانتی ہے۔ اور اگر آپ کی عیسائیت حضرت مسیحؑ کے اقوال پر مبنی نہیں بلکہ آپ کے اپنے عقلی نظریات پر مبنی ہے تو یہ تو احمدیت کی کھلی کھلی فتح ہے کہ آپ حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب روایتی اقوال کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

کینیڈا کے مذکورہ بالا سکالر سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا آپ سکالرز کی عیسائیت، چرچ کی روایتی عیسائیت کو چھوڑ کر روایتی عیسائیت کے مقابلہ میں احمدیت سے دور جارہی ہے یا قریب تر آرہی ہے۔ تو انہوں نے بے ساختہ اقرار کیا کہ چرچ کی روایتی عیسائیت کے مقابلہ میں سکالرز کی عیسائیت احمدیت سے بہت قریب ہے۔ ان کو بتایا گیا کہ یہ تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اس ارشاد کے بالکل مطابق ہے کہ ۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

کیا احمدیت کے لئے یہ مناسب ہے کہ اس دشمن پر وہ زیادہ زوردار حملہ کرے جو احمدیت کا زیادہ دشمن اور تعداد میں زیادہ ہے یا اس اقلیت کی طرف زیادہ توجہ کرے جو احمدیت کے قدم بہ قدم قریب آرہی ہے۔

احمدیت نے گزشتہ سو سالوں میں بنیادی طور پر عیسائیت کے چھ اصولوں پر عقلی اور نقلی اور روحانی دلائل کے ساتھ زبردست حملہ کیا ہے۔

(۱)...... عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت ہو گئے۔ احمدیت نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

(۲)...... عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح بیک وقت خدا بھی تھے اور انسان بھی۔ احمدیت نے ثابت کیا ہے کہ یہ گورکھ دھندہ عقل و نقل کے بالکل خلاف ہے۔

(۳)...... روایتی عیسائی عقیدہ ہے کہ تثلیث کا عقیدہ درست ہے یعنی باپ بیٹا اور روح القدس الگ الگ ہیں، حقیقی امتیاز رکھتے ہیں۔ تینوں الگ الگ خدا ہیں مگر پھر بھی خدا ایک ہے۔ احمدیت نے ثابت کیا ہے کہ یہ عقیدہ عقلاً بھی غلط ہے اور بائبل کے قطعی طور پر خلاف ہے۔

(۴)...... عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کا مشن عالمگیر اور دائمی تھا۔ احمدیت نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح کا مشن محدود الوقت والقوم تھا۔ آپ صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے تھے۔

(۵)...... روایتی عیسائی عقیدہ ہے کہ پرانا اور نیا عہد نامہ لفظاً و معناً الٰہی کلام ہے۔ احمدیت نے ثابت کردیا ہے کہ یہ دونوں انسانی تحریرات ہیں۔

(۶)...... عیسائی عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد ثانی مادّی اور ظاہری طور پر ہو گی اور حضرت مسیح آسمان سے اترتے ہوئے نظر آئیں گے۔ احمدیت نے دلائل سے ثابت کردیا ہے کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی سے مراد ان کے ایک مثیل کی آمد ہے۔

اب ان (نام نہاد) سکالرز سے ہمارا سوال ہے کہ آپ کی عیسائیت چرچ کی روایتی عیسائیت سے مندرجہ بالا چھ عقائد میں اتفاق رکھتی ہے یا نہیں۔ اگر اتفاق رکھتی ہے تو یہ کہنا درست نہیں ہو گا کہ احمدیت کا سروکار صرف چرچ کی روایتی عیسائیت سے ہے۔ ماننا پڑے گا کہ احمدیت کی یلغار سکالرز کی عیسائیت پر بھی اسی طرح ہے۔

لیکن اگر سکالرز کی عیسائیت ان روایتی عقائد سے توبہ کر چکی ہے اور بقول آپ کے احمدیت کے نقطۂ نظر کے قریب آرہی ہے تو بسم اللہ۔ آیئے آپ نے ایک قدم صداقت کی طرف اٹھایا ہے اب دوسرا قدم بھی اٹھایئے۔

مکان اور قطعہ اراضی
برائے فوری فروخت۔ فوری قبضہ
قطعہ ۱۶ مرلہ دارالعلوم غربی ربوہ
مکان ۵ مرلہ۔ ۲۱/۳۲ دارالرحمت شرقی الف۔ ریلوے روڈ ربوہ
رابطہ:
خالد ملک جرمنی
0234-296244

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ
سلامی اور شنکن
(SALAMI & SHINKEN)
عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون
احمد برادرز
خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے هیں
آج هی رابطه کیجئے
CH.IFTIKHAR & BROTHERS
TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

خطبہ جمعہ

رحمان کے بندے وہی ہیں جو زمین میں سکینت، وقار اور تواضع کی چال چلتے ہیں

قرآن مجید نے جس زمانے میں حَکَم کے طور پر کام کرنا تھا اس زمانے کی ساری ضرورتیں اس میں بیان کر دی گئی ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں تمام دنیا میں امر کی فوقیت عطا کی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۷؍جولائی ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۷؍وفا ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے متعلق مضمون جاری تھا اور شاید اگلے ہفتہ بھی اسی مضمون پر دوبارہ گفتگو ہو گی۔ اس وقت جو میرے سامنے آیت ہے وہ سورۃ الفرقان کی ۶۱ ویں آیت ہے ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا﴾ جب ان سے کہا جائے کہ رحمان خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ تو وہ کہتے ہیں رحمان کیا چیز ہے ﴿اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا﴾ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دیتا ہے اور ان کو سوائے نفرت کے کسی چیز میں نہیں بڑھایا۔ یعنی ان کو نفرت اور بھی پہلے سے زیادہ ہو گئی۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو، اللہ کو کیوں نہیں فرمایا۔ رحمان اس لئے فرمایا کہ رحمان حد سے زیادہ مغفرت کرنے والا ہے، بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی غلطیوں اور ظلموں کے باوجود رحمان کو سجدہ کرو گے تو تمہاری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرمائے گا۔ لیکن انہوں نے جو یہ حقارت سے کہا ہے ﴿وَمَا الرَّحْمٰنُ﴾ اس کے متعلق مفسرین نے مختلف وجوہات لکھی ہیں لیکن ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ یہ لفظ حقارت کے لئے ہے کہ رحمان ہے کیا چیز، کیا ہوتا ہے رحمان۔ اور اس چیز نے ان کو نفرت کے سوا کسی چیز نے نہیں بڑھایا۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی صاحب اس تفسیر میں بہت کچھ لکھتے ہیں مگر ایک اقتباس میں نے آپ کا چنا ہے۔ حضرت علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک سابقہ اور دوسری وہ جو آئندہ ملے گی۔ سابقہ کے ساتھ اس نے مخلوق کو پیدا کیا، یعنی کوئی بھی مانگنے والا نہیں تھا تو اس وقت اس نے عطا کیا اور ان کی آئندہ کی ساری ضرورتیں ان کو وقتاً فوقتاً تدریجاً عطا فرماتا چلا گیا۔ اور آئندہ کے لئے اس نے مخلوق کو پیدا کرنے کے لئے رزق اور ذہانت عطا کی۔ پس اللہ تعالیٰ گزشتہ رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحمٰن ہے اور آئندہ ملنے والی رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحیم ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو ہمیشہ کے لئے بار بار جاری کرنے والی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے یا رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَرَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اے دنیا کے رحمان اور آخرت کے رحیم۔ اب دنیا کے رحمٰن سے مراد یہ ہے کہ ساری کائنات اور مخلوقات جو کچھ بھی ہیں جاندار ہوں، حیوان ہوں، انسان ہوں وہ سب رحمان کی رحمانیت سے استفادہ کر رہے ہیں اور رَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ اس لئے کہ رحیم میں محنت اور محنت کا پھل پانے کا ذکر ہے۔ پس جو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور بار بار جھکے گا اور اس کے حضور محنت کرے گا وہ رحیمیت کا اجر پائے گا۔ تو حضرت امام رازی کے نزدیک یہ جائز نہ ہو گا کہ کسی کو رحمان کہا جائے یعنی رحمان سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں "جب صالح لوگ اپنی بشری طاقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کو اپناتے ہیں اور بھوکے کو کھانا کھلاتے ہیں اور ننگے کو کپڑے پہناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی آئندہ رحمت سے حصہ پاتے ہیں۔ آئندہ رحمت یعنی اس کی جزا جو ملے گی آئندہ اُن کو جس سے رزق اور اعانت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کا مطلب ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کو خدا کے بھوکے بندوں کو کھانا کھلانے اور ننگے بندوں کو کپڑا پہنانے کے نتیجہ میں دنیا میں بھی بکثرت رزق عطا کیا جاتا ہے اور یہ ہمارا تجربہ ہے اس میں قطعاً ایک ذرہ بھی کوئی ماضی کی بات پر ایمان لانے والی بات نہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا جاری سلسلہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ جو خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور غریبوں کے اوپر خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بہت برکت ڈالتا ہے اور ان کے اعمال کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ امام رازی کے نزدیک اس تشریح کے ساتھ ایسے صالح لوگوں کو جو خدا کی رحیمیت کا مظہر بنتے ہیں رحیم کہنا جائز ہو گا۔

اب سورۃ الفرقان کی ۶۴ ویں آیت ہے ﴿وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں سلام۔

اب رحمان کا فروتنی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں "یعنی کسی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلحکاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا"۔ یہ رحمانیت کی صفت کے تابع ہے۔ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچانا، ہر ایک کو علم ہو کہ مجھے اس شخص سے نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے تابع ہر شجر و حجر پر رحم کرنے والا ہے۔ پس رحمانیت کی اس صفت کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ صلح کاری منسوب ہوتی ہے اور اسلام کا بھی یہی معنی ہے کہ وہ دوسرے کو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں کیونکہ رحمان کی طرف سے غضب کا پیغام نہیں ہو سکتا سوائے چند شرطوں کے بعد۔ آخری ترجمہ یہ ہے "خدا کے نیک بندے صلحکاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں"۔ (تقرير جلسه مذاهب صفحه ۴۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"رحمٰن کے فرمانبردار بندے تو وہی ہیں جو زمین میں سکینت، وقار اور تواضع کی چال چلتے ہیں۔ نہ تکبّر اور سستی کی۔ اور جب جاہل ان سے الجھیں تو ان سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں نہ بدی و ایذاء ہو اور نہ جہل و نادانی"۔ (تصديق براهين احمديه. صفحه ۲۶۲)

اب رحمانیت کے لفظ کے اندر اس تفسیر کی رو سے ایک وقار کا معنی پایا جاتا ہے یعنی وہ رحمان کے بندے ہو کر جانتے ہیں کہ وہ رحمان کے بندے ہیں تو وہ اکڑ کر اور تکبّر سے نہیں چلتے کیونکہ وہ بہت بڑی ذات کے بندے ہیں بلکہ رحمانیت تو غریبوں پر عام ہے انسانوں اور جانوروں پر عام ہے اس لئے رحمانیت کے اس مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بڑی عاجزی کے ساتھ زمین پر قدم اٹھاتے ہیں۔

ایک اور سورۃ الشعراء کی آیت ہے نمبر ۶۔ اس میں ہے ﴿وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ﴾ اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی تازہ نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رحمانِ مطلق جیسا جسم کی غذا کو اس کی حاجت کے وقت عطا فرماتا ہے ایسا ہی وہ اپنی رحمتِ کاملہ کے تقاضا سے روحانی غذا کو بھی ضرورتِ حقّہ کے وقت مہیا کر دیتا ہے"۔ ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾ کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ رحمان وہ ہے جس نے بندوں کی تمام ضرورتیں ان کی پیدائش

سے پہلے ہی مہیا کردی ہیں مگر وہ ضرورتیں اس وقت ظاہر کرتا ہے جب وہ اس قابل ہو جائیں کہ ان ضرورتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اب اس کی مثال میں کئی دفعہ دیتا ہوں تیل کی دریافت، کوئلہ کی دریافت وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ساری چیزیں اس وقت دریافت ہوئیں، حالانکہ وہ ہمیشہ سے موجود تھیں، جب انسان کو استطاعت ہوئی کہ ان سے فائدہ اٹھاسکے۔ تو یہ بھی رحمانیت کا ایک خاص فعل ہے کہ وہ اس وقت چیزیں دکھاتا ہے جب دیکھنے والا ان سے فائدہ اٹھاسکتا ہے ورنہ غفلت کی آنکھ کے ساتھ وہ گزرتا چلا جاتا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا نعمتیں کر رکھی ہیں۔

اور ایک بات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"یہ بات درست ہے کہ خدا کا کلام انہیں برگزیدہ لوگوں پر نازل ہوتا ہے جن سے خدا راضی ہے اور اُنہیں سے وہ مکالمات اور مخاطبات کرتا ہے جن سے وہ خوش ہے۔ مگر یہ بات ہرگز درست نہیں کہ جس سے خدا راضی اور خوش ہو اس پر خواہ نخواہ بغیر کسی ضرورتِ حقّہ کے کتابِ آسمانی نازل ہو جایا کرے"۔ (براہین احمدیہ) یعنی کتاب کا نازل ہونا اگرچہ رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے اس کے باوجود جس پر راضی ہو اس پر لازماً کتاب نہیں اتارا کرتا۔ کتاب اتارنے کے لئے زمانہ کی ضرورتیں تقاضا کیا کرتی ہیں اور جس قسم کی وہ ضرورتیں ہوں اسی قسم کی کتاب اتاری جاتی ہے۔ اب اس سے پہلے بائبل اتاری گئی، اس سے پہلے اور صحف ابراہیم اتارے گئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان میں اور قرآن میں فرق کوئی نہیں۔ فرق ہے اور وہ ضرورتِ حقّہ کا فرق ہے۔ قرآن جس زمانہ میں نازل ہوا اور جس زمانہ تک یعنی قیامت تک اس نے حَکَمْ کے طور پر دنیا میں کام کرنا تھا اس زمانہ کی ساری ضرورتیں قرآن کریم میں مندرج ہو چکی ہیں لیکن دنیا کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب وہ ضرورتیں سامنے دکھائی دینے لگتی ہیں۔

اب ایک اور ہے آیت سورۃ یٰسین کی ﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّ اَجْرٍ کَرِیْمٍ﴾ (یٰسین: ۱۲) تو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

یہاں غیب میں خدا رحمٰن سے ڈرنے کا کیا مطلب ہے۔ اگر آپ غور کریں تو اللہ تعالیٰ غیب میں رہتا ہے اور آپ اس کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں، نہ ہاتھ لگا سکتے ہیں تو وہ غیب میں رہتا ہے۔ اگر اس کی غیبوبیت کے باوجود آپ اس کو اس طرح دیکھیں جیسے کسی چیز کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہے ہوں تو یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نزدیک سب سے اعلیٰ مقام ہے جس پر خدا کے مرسل بندے فائز ہوتے ہیں۔ اور کم سے کم یہ ہے کہ انسان اس طرح خدا کو اس کے غیب ہونے کے باوجود دیکھے کہ اگر وہ اس کو سامنے کھڑا نہ بھی دیکھتا ہو تو یہ احساس رکھتا ہو کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور غیب سے ہر حال میں میرے ہر فعل پر نظر رکھ رہا ہے۔ پس اس وجہ سے غیبوبیت کا یہاں ذکر ہے۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت کے متعلق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے دو ایسے اسم ہیں جو صرف اس کے ساتھ مخصوص ہیں وہ اللہ اور رحمٰن ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ﴾ یہ قرآن کریم کی آیت ہے، تم خواہ خدا کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمان کے نام سے ﴿لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی﴾ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے کہا ہے کہ اگر تجھے اس امر کی معرفت ہو تو یہ اللہ ایسا نام ہے جو ہیبت کی خبر دیتا ہے"۔

اب یہ ایک نیا نکتہ امام رازی نے اٹھایا ہے کہ اللہ کے لفظ میں ہیبت پائی جاتی ہے۔ اللہ کی سارے صفات پر غور کرو اور جانو کہ وہ ہر چیز سے بڑا ہے اور ہر اختیار اس کو ہے، ہر چیز اسی کی طرف لوٹے گی تو اس سے دلوں پر ایک قسم کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ "مگر رحمانیت میں عطوفت اور شفقت کی خبر ملتی ہے"۔ یعنی ایسا انسان جو رحمانیت پر غور کرتا ہے اور اللہ کو رحمٰن نام سے پکارتا ہے تو یہ امید رکھتا ہے کہ وہ اس سے رحمانیت کا سلوک فرمائے گا۔

اب سورۃ یٰسین کی ۱۶ویں اور ۱۷ویں آیات ہیں۔ ﴿قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾ انہوں نے انبیاء سے کہا کہ تم تو ہماری طرح کے ایک بشر ہو اس کے سوا کچھ نہیں ﴿وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ﴾ اور تم پر رحمان نے کوئی چیز بھی نازل نہیں فرمائی۔ یہ تم محض جھوٹ بول رہے ہو ﴿قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ﴾ انہوں نے سادہ سا یہ جواب دیا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

اس آیت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:-

"﴿مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ﴾ برہموؤں کا بھی یہی عقیدہ ہے"۔ یعنی برہمو سماجوں کا۔" یہ لوگ تمام راستبازوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کی گندی تعلیم سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ جن لوگوں نے سچائیوں کے پہچاننے کے لئے اپنے آرام، اپنی اولاد، اپنا جاہ و جلال، اپنے وطن کو چھوڑ دیا، اپنی جانیں قربان کر دیں، ان کو جھوٹ اور دروغ مصلحت آمیز سمجھنا حد درجہ کی بے باکی ہے۔.........
نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت میں چند گھنٹے ٹھہرنے والے کی نسبت بھی یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ اُس نے روایت میں جھوٹ بولا"۔

اب یہ جو روایتیں آتی ہیں یہ ضمناً میں آپ کو بتا دیتا ہوں اس میں جب جھوٹ کا اتہام لگتا ہے تو بیچ کے راویوں پر لگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابی پر نہیں لگا کرتا۔ تو یہ غلط فہمی آپ کو نہ ہو کہ روایت کرنے والے جھوٹ بولتے تھے جنہوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ سو فیصد سچ کہا کرتے تھے۔ غلطیاں اس لئے لگیں کہ بعض لوگوں نے ان کی باتوں کو سمجھنے میں غلطی کی اور بعض بعد میں آنے والے لوگوں نے بیچ میں جھوٹ ملا دیا، اپنی بددیانتی کی وجہ سے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سو فیصد درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے استفادہ کرنے والے حد درجہ کے راستباز تھے۔ ان میں کوئی کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جب وہ بندے جو رسول اللہ ﷺ سے فیضیافتہ ہیں وہ محمد رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بول سکتے تو آنحضرت ﷺ اللہ پر جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں تو یہ استدلال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اسی آیت سے کیا ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر، قادیان ۲۷ /اکتوبر ۱۹۱۰ء)

اب سورۃ یٰسین کی ۲۳ویں اور ۲۴ویں آیت ﴿وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾ آخر مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب بھی اسی کی طرف لوٹنے والے ہو یعنی وہ جو یقین رکھتا ہے وہ تو بہرحال لوٹنے والا ہوگا تبھی یقین رکھتا ہے لیکن فرمایا تم جو منکرین ہو تم سب کا بھی یہی انجام ہوگا۔ تم نے آخر خدا کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

﴿ءَ اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُھُمْ شَیْئًا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ﴾۔ کیا میں اس کو چھوڑ کر ایسے معبود بنالوں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی کوئی شفاعت میرے کچھ کام نہ آئے گی۔ ﴿وَلَا یُنْقِذُوْنِ﴾ مجھے اس سے چھڑا نہیں سکیں گے۔ اب اس میں خاص بات یہ ہے کہ رحمان تو غضبناک نہیں ہے، رحمان تو بے انتہا رحم کرنے والا ہے تو اس کے غضب سے اس لئے ڈرایا جا رہا ہے کہ اگر رحمٰن، رحمان ہوتے ہوئے بھی غضبناک ہو تو اس کا مطلب ہے بندہ بہت ہی زیادہ مجرم ہے ورنہ رحمانیت سے تو صرف رحم کا استفادہ کیا جا سکتا ہے غضب کا نہیں۔

پس جب اس کے رحمان ہوتے ہوئے اس سے منہ موڑیں گے اور اس کی رحمانیت سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو پھر اس کے پاس غضب بھی ہے۔ جب رحمان کسی پر غضبناک ہو تو وہ سب سے زیادہ غضبناک ہوتا ہے۔ اب مائیں اپنے بچوں پر بے انتہا رحم کرنے والی ہیں لیکن جب بچے ظلم و ستم میں حد سے زیادہ بڑھ جائیں تو پھر ماؤں کے منہ سے وہ بددعا نکلتی ہے جو پھر قبول ہو جاتی ہے اور بچوں کے لئے غضب کا موجب بن جاتی ہے۔ پس رحمانیت کی صفت کو سمجھنے کے لئے ماں اور بچے کی نسبت کو سمجھیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر یقیناً ایسی صورت میں معاً میں کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ اگر رحمان خدا سے مجھے غضب ملے اور رحم نہ ملے تو واضح بات ہے کہ میں گمراہ ہوں اور میری گمراہی بہت کھلی کھلی ہے اگر میں ایسا کروں۔

سورۃ یٰسین ہی کی ۵۳ویں اور ۵۴ویں آیات ہیں ﴿قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا﴾ وہ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! کس نے ہمیں ہماری آرام گاہ سے اٹھایا ہے۔ یہی تو ہے جس کا رحمٰن

جرمنی کا پہلا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ مبارک ہو

تیسرے ہزار سال اور نئی صدی کے پہلے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی
کے بابرکت موقع پر KMAS TRAVEL کی انتظامیہ
تمام مہمانوں کی خدمت میں خوش آمدید اور مبارکباد پیش کرتی ہے

عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید کے موقعہ پر پاکستان جانے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں اور کسی بھی ائرلائن میں اپنی نشست ابھی سے محفوظ کرائیں

ہماری ترقی کا راز ——— آپ کا پرخلوص تعاون

رابطہ: مسرور محمود+کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

نے وعدہ کیا تھا اور مُرسَلِیْن سچ ہی تو کہتے تھے۔ یہ محض ایک ہی ہولناک آواز ہو گی۔ پس اچانک وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دئے جائیں گے۔

اب یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک بہت باریک نکتہ اٹھا کر اس کا جواب دیا ہے کہ کفار اپنے مرقد سے اٹھائے جائیں بظاہر تو یہ لگتا ہے کہ وہ قبر میں آرام سے ہیں حالانکہ کفار کے متعلق قبر کا عذاب ثابت ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس سوال کو اٹھا کر فرماتے ہیں۔ مَرْقَدِنَا کا مطلب ہے ہماری آرام کی جگہ۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ کیا کفار کے لئے قبر آرامگاہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آنے والے عذاب کے مقابل میں نسبتی امر ہے۔ یہ عذاب قبر موجب آرام ہی تھا۔ یعنی عذاب قبر کیسا بھی سخت ہو بعد میں آنے والا جو عذاب ہے اس کے مقابل پر نسبتاً یہ بہت ہلکا عذاب ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳؍تا ۱۰؍نومبر ۱۹۱۱ء)

سورۃ الزخرف آیات نمبر ۱۸-۱۹ ﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ. اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ﴾۔ یہ ایسی آیت ہے دوسری جس کے متعلق بعض مستشرقین وغیرہ کہتے ہیں کہ اس میں عورتوں کی ہتک کی گئی ہے لیکن اس میں کوئی عورت کی ہتک نہیں کی گئی بلکہ ایک ایسا امر واقعہ بیان ہوا ہے جو آج بھی ویسا ہی سچا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں سچا تھا۔

جب ان کو خبر دی جائے گی ﴿بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ﴾ تو اس کا منہ کالا ہو جاتا ہے یعنی جب اس کو بیٹی کی خبر دی جائے تو منہ کالا ہو جاتا ہے یعنی غم سے چہرہ بھر جاتا ہے۔ اب آپ اس دنیا میں دیکھ لیں عورتیں ہی ہیں جن کو جب بچیوں پر بچیاں پیدا ہوتی ہوں تو سخت گھبراتی ہیں۔ عورت ہوتے ہوئے وہ لڑکے کی خواہش کیوں کرتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ایک فطری امر ہے۔ جیسا پہلے تھا ویسا اب بھی ہے۔ پس عورتوں کا لڑکے کی خواہش کرنا قرآن کریم کی اس آیت کی صداقت کی دلیل ہے۔

اور اگلی آیت ہے ﴿اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ﴾ اور جو زیوروں، سونے چاندی میں اٹھائی گئی ہو یعنی عمر بھر اسی میں پالی گئی ہو اور جھگڑے کے وقت غیر مبین، غیر واضح بات کرنے والی ہو تو آپ دیکھ لیں کہ یہ عورتوں کی صفت ابھی تک ویسی ہی ہے۔ کتنی سمجھدار، کتنی عقل والی ہوں جب غصہ سے لڑنے لگ جائیں تو پھر بات کو واضح کر ہی نہیں سکتیں اور اسی بات میں اٹک جاتی ہیں اور تمام احسان خاوند کے بھول جاتی ہیں اور اسے بار بار وہ طعن دیتی ہیں کہ گویا تمہارے گھر میں مَیں نے کبھی چین نہیں پایا، ساری عمر برے حال میں رہی ہوں حالانکہ خاوند بے چارے نے محنت کی ہو، کتنی محنت سے روزی کمائی ہو، کس طرح اس پر پیار سے خرچ کیا ہو، وہ سارے پیار کے لقمے بھول جاتے ہیں اور ایک کڑوا لقمہ ان سب کو کڑوا کر دیتا ہے۔ تو یہ ﴿فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ﴾ کی تشریح ہے اور یہ جیسے اُس وقت سچی تھی آج بھی ویسے ہی ہے۔

سورۃ الزخرف آیت نمبر ۳۴ ﴿وَلَوْ لَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ﴾ اگر یہ احتمال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طرح کی امت بن جائیں گے ہم ضرور ان کی خاطر جو رحمان کا انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور (اسی طرح) سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

اب اس کا کیا مطلب ہے؟ مطلب صاف واضح یہ ہے کہ اگر خدا کی رحمانیت کا انکار کرنے والوں کے متعلق یہ خدشہ نہ ہوتا کہ اگر ان پر دنیا کی دولتیں نچھاور کی جاتیں تو وہ اس کے نتیجہ میں حد سے زیادہ بے راہرو ہو جائیں گے۔ تو دنیا کی نعمتیں کثرت کے ساتھ ان پر نچھاور نہ کرنا بھی ایک اللہ تعالیٰ کا رحم ہے۔ اور اسی لئے رحمان کی طرف یہ بات منسوب فرمائی گئی ہے اور رحمان خدا کا انکار کرنے کے نتیجہ میں اگر ان کو دنیا کی دولتیں دی جاتیں تو دنیا کے بندے سارے کے سارے ان کی دیکھا دیکھی خدا کا انکار کر دیتے کہ انکار کا یہ فائدہ ہے کہ اتنی نعمتیں ملتی ہیں ہم کیوں نہ انکار کریں۔

اب مولوی اس ظلم کا مرتکب ہوتے ہیں۔ جتنا وہ انکار میں بڑھیں اتنا ہی اُن کی روزی زیادہ ہوتی ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کیا تم نے یہ بات اپنے لئے رزق کا ذریعہ بنائی ہے کہ تم انکار کرتے ہو۔ یہ کتنی سچی بات ہے۔ آج بھی مولویوں میں سے سب سے زیادہ امیر مولوی وہی ہے جو حد سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتا ہے۔ اس پر حکومت بھی رحم کرتی ہے اور بندے بھی اس کو پیسے زیادہ دیتے ہیں کیونکہ وہ تکذیب کو اپنا رزق بناتا ہے۔ تو قرآن کریم کی جو آیات ہیں جیسی اس وقت سچی تھیں ویسے ہی آج بھی اسی طرح سچی ہیں۔

اب مَیں صفت رحمانیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ۱۹۰۰ء کا الہام ہے "اَنْتَ مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ طَيِّبٌ مَقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ" تو علم کا مدینہ ہے۔ طیب ہے اور رحمان خدا کا مقبول ہے۔ یہاں مدینہ سے مراد شہر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ترجمہ کرتے ہیں: "تو علم کا شہر ہے طیب اور خدا کا مقبول"۔ علم کا شہر سے کیا مراد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی مدینۃ العلم کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ وہ شہر جہاں علم ہی علم بستا ہے کوئی جہالت کی بات نہیں، تمام جہالت کے رستے وہاں بند ہیں، صرف علم وہاں داخل ہو سکتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف میں اللہ کی طرف سے یہ بہت بڑی گواہی ہے کہ اَنْتَ مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ تجھے سچا علم بھی عطا ہوا ہے اور جہالت کی کوئی بات تجھ تک راہ نہیں پا سکتی۔

ایک یکم جنوری ۱۹۰۳ء کا الہام ہے "يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا" اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں: "خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا"۔ حضرت اقدس نے فرمایا: "شے سے مراد کوئی عظیم الشان بات ہے"۔ عام چیز کے لئے لفظ شئے استعمال نہیں کیا جاتا۔ جب خدا کے تعلق میں بولا جائے تو مراد یہ ہے کہ کوئی بہت بڑی بات ہے۔ "اس کی عظمت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ چھپانے میں ایک عظمت ہوتی ہے جیسے جنت کے انعامات کے لئے فرمایا ہے ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾" ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ﴾ نہیں جانتا کوئی نفس جو اس کے لئے چھپا کے رکھا گیا ہے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے۔ "کھانے پر جیسے دستر خوان ہوتا ہے اس کے چھپانے میں بھی ایک عظمت ہی مقصود ہوتی ہے۔ غرض یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فقرات بڑے معنی خیز ہوتے ہیں اور ان میں ڈوب کر، دیکھ کر معلوم کرنا پڑتا ہے۔ اچھا دستر خوان سجا ہوا ہو تو کھانے کھلے نہیں رکھے جاتے، ان کے اوپر کپڑا ڈھانکا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ کوئی مکھی وکھی، کوئی بری چیز اس پر نہ بیٹھے اور اس غرض سے بھی کہ جب کپڑا اٹھتا ہے تو پھر مہمان ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں دیکھ کے کہ کیسا عمدہ کھانا ہمارے لئے چھپا کر رکھا گیا تھا۔ تو اس طرح جنت کی نعماء سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ انسانوں سے چھپا کے رکھی گئی ہیں جب ان پر ظاہر کی جائیں گی تو حیران رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مہمانی کا کیسا عمدہ انتظام فرمایا ہے۔

۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے "يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ الْوَلِيُّ الرَّحْمٰنُ"۔ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے۔ ۱۱؍اگست ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا "اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَى الْاَرْضِ"۔ یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ "مَیں رحمٰن کو دیکھتا ہوں (یعنی) اگرچہ خدا رحمان ہے"۔ مَیں رحمان کو دیکھتا ہوں یہاں بات ٹھہرتی ہے پھر اس سے بھی اگلے فقرہ سے تعلق ہے۔ "اگرچہ خدا رحمان ہے مگر گناہ حد سے بڑھ گیا ہے جس سے اس کا غضب نازل ہو گیا ہے"۔ کہ اگرچہ خدا بے انتہا رحم کرنے والا ہے مگر جب ظلم حد سے بڑھ جائے تو اس وقت پھر رحمان خدا کی طرف سے غضب نازل ہوتا ہے اور ایسا ہی اس زمانہ میں ہونے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے "اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ" فرماتا ہے۔ "حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَى الْاَرْضِ" کہ دیکھو رحمان ہوتے ہوئے بندوں نے کیسی نافرمانی کی ہو گی اور کیسی ناشکری کی ہو گی کہ بجائے رحمت کے اس کا غضب نازل ہو رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۱۸؍اگست ۱۹۰۳ء کو "مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ"۔ تفاوت سے مراد کسر، کمی بیشی بھی ہوتی ہے لیکن تفاوت سے مراد تضاد بھی ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہاں تضاد مراد ہے "مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ" تم رحمان خدا کی مخلوقات میں کوئی تضاد نہیں پاؤ گے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ ساری کائنات کا آپ جائزہ لے لیں اتنی وسیع کائنات ہے لیکن اس میں کہیں بھی کوئی تضاد آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ ہر چیز ایک دوسرے سے مطابقت رکھنے والی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۳ء کا۔ "اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا" مَیں نے خدائے رحمان کے لئے روزہ کی منّت مانی ہے۔ یہ حضرت مریمؑ کا فقرہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا اور آپ کی زبان سے جاری ہوا۔ جب پوچھا جاتا تھا حضرت مریم سے کہ یہ بیٹا کیسے ہو گیا تیری تو شادی بھی نہیں ہوئی۔ تو حضرت مریمؑ یہ کہتی تھیں مَیں نے رحمان خدا کی خاطر نذر مانی ہے کہ مَیں خود کچھ جواب نہیں دوں گی۔ اللہ تعالیٰ خود میری بریت ظاہر فرمائے گا اور اسی بیٹے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے وہ بریت ظاہر فرمائی۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے جو پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ تو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منت ماننے کا کیا تعلق ہے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض نیک بندے جو خود کوئی خواہش نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سوا اور کوئی توقع نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ انہی سے ایک اور وجود پیدا کرتا ہے جس میں ان کی نفسانی خواہش کا دخل نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی آیت کے مصداق ہیں کہ مریمی حالت بھی آپؑ پر طاری ہوئی جو انتہائی غم اور فکر کی حالت تھی جیسا کہ ابھی اس الہام سے پتہ چلتا ہے اور پھر تیسری حالت بھی آپؑ پر طاری ہوئی یعنی آپ ابن مریم بھی ہوئے اور ایک پہلو سے مریم بھی ہوئے۔ یہ تذکرہ بھی ایک لمبا تذکرہ ہے اور کئی مولویوں کی شوخیوں کا مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں جنہیں اب دہرانے کی

ضرورت نہیں۔

ایک الہام ہے جو بار بار ہوا۔ "اِنِّی اُمِّرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِی اَجْمَعِیْنَ"، "اِنِّی اُمِّرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِی اَجْمَعِیْنَ"، "اِنِّی اُمِّرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِی اَجْمَعِیْنَ"۔ اس کا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترجمہ کیا ہے مَیں خدائے رحمٰن کی طرف سے امیر بنایا گیا ہوں۔ یہاں اُمِرْتُ نہیں ہے بلکہ اُمِّرْتُ ہے۔ اُمِّرْتُ کا مطلب ہے امیر بنایا گیا ہوں۔ پس تم سب میرے پاس آجاؤ۔ یہاں امیر بنانے کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امر کی فوقیت عطا فرمائی ہے اور آپ کے امر کے تابع چلنے کا حکم سب کو ہوا کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تابع تھے اور سرِ مُو بھی رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرق نہیں کیا۔

دوسرا امیر معنی دولت مند ہونے کے بھی ہیں۔ پس فرمایا امیر لوگوں کے پاس تم جاتے ہو تو مَیں تو اس پہلو سے سب سے زیادہ امیر ہوں کہ جب تم میرے پاس آؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں کشائش عطا فرمائے گا، تمہیں کئی قسم کی نعمتیں عطا فرمائے گا جن سے تم محروم ہو۔ پس مجھے خدا نے امیر بنایا ہے اور جیسا کہ تم امیروں کے پاس جاتے ہو اسی طرح میرے پاس آؤ۔

ایک الہام ہے اس میں تکرار ہے "اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ ثُمَّ اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ"۔ اس کا ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں کیا ہے۔ مَیں رحمان خدا ہوں، پھر مَیں کہتا ہوں کہ مَیں رحمان خدا ہوں۔

ایک ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۳ء کا الہام ہے "اِنِّی حِمَی الرَّحْمٰنِ" حِمٰی کہتے ہیں باڑ کو جس سے باہر کے لوگ کسی دوسرے کے کھیت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ باڑ لگائی جاتی ہے حفاظت کی جاتی ہے۔ فرمایا مَیں خدا کی باڑ ہوں۔ یہ خطاب میری طرف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا "یہ خطاب میری طرف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعداء طرح طرح کے منصوبے کرتے ہوویں گے"۔ یعنی صاف نظر آتا ہے کہ باڑ لگائی گئی ہے تو کسی شر سے محفوظ رکھنے کے لئے۔ اب زمیندار جب باڑ لگاتا ہے بے وجہ نہیں لگاتا۔ اس کو پتہ ہے کہ یہاں پھل دار درخت ہیں اور اچھی سے اچھی فصلیں موجود ہیں تو ان کو اجاڑنے والے بھی آسکتے ہیں۔ تو وہ ان کے رستہ میں باڑ لگا کر ایک روک پیدا کر دیتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ مجھ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسی صفات ہیں کہ جو بہت قیمتی صفات ہیں اور لوگ بری نیت کے ساتھ بھی دوڑے چلے آئیں گے اس کی طرف جو حملہ کریں اور مجھے ناکارہ بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن اس کے جواب میں آپ یہ اپنا شعر پیش کرتے ہیں۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ☆ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

اے وہ کہ جو تم میری طرف سینکڑوں تبر لے کر مجھے ہلاک کرنے کے لئے دوڑے چلے آتے ہو باغبان سے بھی تو ڈرو کہ مَیں ایک مثمر شاخ ہوں کہ مثمر شاخ کو بچانے کے لئے باغبان جیسے باڑیں لگاتا ہے اس طرح میری حفاظت کے بھی اللہ تعالیٰ ہی نے انتظام فرمائے ہیں اور تم کسی بد نیت کے ساتھ مجھے نہیں پہنچ سکتے۔

آج اس مختصر خطبہ کے بعد اب میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

بقیہ: جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین کے لئے ایمان افروز خدمات از صفحہ ۱۰

۱۹۹۹ء

مورخہ ۳۰؍جولائی تا یکم اگست ۱۹۹۹ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے مورخہ یکم اگست ۱۹۹۹ء کو یہ عظیم خوشخبری سنائی کہ گزشتہ ایک سال میں ۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں کے ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے جنہوں نے MTA کے مواصلاتی رابطوں پر یکم اگست ۱۹۹۹ء کو عالمی بیعت کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ایم ٹی اے کی وساطت سے ۱۶۰ ممالک کے احمدیوں نے بھی اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کی۔ آج تک کسی مذہب کو یہ توفیق نہیں ملی کہ ایک سال میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ اس میں شامل ہوئے ہوں۔ اس خوشی کے موقعہ پر ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدیوں نے جہاں کوئی بیٹھا تھا اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا۔ عالمی بیعت کا یہ سلسلہ ۱۹۹۳ء سے شروع ہوا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ سات سالوں میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ سے زائد نئے افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذلك۔

جلسہ سالانہ میں خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بتایا کہ امسال چار نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی ہے۔ گزشتہ ایک سال میں دنیا بھر میں ۳۳۶۱ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۵۰۴ مساجد کا اضافہ ہوا۔ ۶۷ ممالک میں قریباً ۱۲۰۰ مبلغین و معلمین دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ تحریک وقف نو میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد ۱۹ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ ان میں سے ۱۳ ہزار لڑکے ہیں۔ افریقہ کے فرنچ بولنے والے علاقوں میں گزشتہ ۵ سالوں میں ایک کروڑ ۱۱ لاکھ سے زائد افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ ۵۳ زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت کے علاوہ مختلف زبانوں میں ۸۷ کتب لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے مختلف جماعتوں میں بھجوائی گئی ہیں۔ ۳۷ ممالک میں ۴۰۶ ہومیوپیتھک شفا خانے قائم ہیں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے اس سالانہ جلسہ میں ۲۱ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر، آئیوری کوسٹ کے صدر اور غانا کے صدر کے پیغامات جلسہ گاہ میں سنائے گئے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی نشریات ڈیجیٹل نظام کے تحت دنیا کے پانچوں براعظموں میں دیکھی اور سنی جاسکتی ہیں۔

۲۰۰۰ء

مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱؍جولائی ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا سہ روزہ ۳۵واں جلسہ سالانہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں غیر معمولی کامیابی سے منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مورخہ ۳۰؍جولائی ۲۰۰۰ء کو اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے یہ عظیم خوشخبری سنائی کہ گزشتہ ایک سال میں ۱۱۷ ممالک کی ۳۳۸ قوموں کے ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸ ہزار ۹۷۵ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ جنہوں نے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ پر ۳۰؍جولائی ۲۰۰۰ء کو آٹھویں عالمی بیعت کی تقریب میں مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرا کر امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے الفاظ دہرانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کی قیادت میں جلسہ سالانہ کے حاضرین اور دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں نے جہاں کوئی بیٹھا ہوا تھا MTA کی وساطت سے اس خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا۔ فالحمدللہ علی ذلك۔

اس جلسہ سالانہ میں ۷۷ ممالک کے ۲۳ ہزار ۴۰۷ احباب و خواتین نے شرکت کی۔ جن میں بینن (افریقہ) کے دو عظیم بادشاہ بھی شامل ہیں۔ جنہیں حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے کپڑے کا تبرک جو ایک فریم میں جڑا ہوا تھا عطا فرمایا۔

MTA پر ۱۲ زبانوں میں پروگرام نشر کئے گئے۔ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ پر جلسہ سالانہ کی کارروائی تمام براعظموں میں Live نشر کی گئی۔ جس سے کروڑوں افراد مستفیض ہوئے۔ پانچ ملکوں کے سربراہان مملکت نے مبارکباد کے پیغام بھجوائے جن میں برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر، بورکینا فاسو کے صدر، تنزانیہ کے صدر، طوالو کے گورنر جنرل اور گنی بساؤ کے صدر شامل ہیں۔

امسال انڈونیشیا سے ۴۶ ممبران پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا جن میں ۱۲ خواتین شامل تھیں۔ اس وقت تک ۱۷۰ ممالک میں باقاعدہ احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ صرف گزشتہ ایک سال میں ۱۲ نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوئے۔

۱۹۸۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی عارضی ہجرت کے وقت ان ممالک کی تعداد جن میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی تھی ۹۱ تھی۔ شدید مخالفت کے باوجود ۷۹ نئے ممالک احمدیت کو عطا ہوئے۔ تحریک وقف نو میں ۲۰ ہزار ۵۱۵ بچے اور بچیاں شامل ہیں۔ جن میں سے لڑکوں کی تعداد ۱۴ ہزار ۲۵۹ ہے۔ اور لڑکیوں کی تعداد ۶ ہزار ۲۵۶ ہے۔

مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷؍اگست ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کا نہایت کامیاب جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے شریک ہو کر خطابات فرمائے۔ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر یعنی ۴۲۸، ۳۳ احباب و خواتین نے شرکت کی۔

مورخہ ۲۰؍جون سے ۱۱؍جولائی ۲۰۰۰ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے انڈونیشیا کی جماعتوں کا نہایت کامیاب دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں تین ہزار سے زائد افراد نے بیعت کی۔ اس دورہ میں عبدالرحمٰن واحد صدر انڈونیشیا اور جناب امین رئیس چیئرمین نیشنل اسمبلی نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ علمی حلقوں میں آپ نے خطابات کئے اور مجالس سوال و جواب میں سوالات کے جواب دئے۔ یہ انڈونیشیا کی تاریخ میں کسی خلیفۃ المسیح کا پہلا دورہ تھا۔ مورخہ ۲؍جولائی ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ۱۶ ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔

دنیا کے ۱۷۰ ممالک میں جماعت احمدیہ کی ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ۔ اکناف عالم میں دعوت و اشاعت دین کی ان مساعی کے نتیجہ میں وہ دن نزدیک ہیں جبکہ دنیا کی تمام اقوام، ممالک اور مذاہب والوں کو ان میں سے جو نیک اور سعید فطرت رکھتے ہیں پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بابرکت جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ.

واٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا﴾(البقرہ:۱۱۵)

مسجدوں کے دشمن — پاکستانی مُلّاں

(رشید احمد چوہدری ۔پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ عالمگیر)

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا، الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہونگے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے"۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم۔ الفصل الثالث صفحہ ۳۸۔ کنزالعمال صفحہ ۴۳)

نیز فرمایا:

"میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے" یعنی ان علماء کا اپنا کردار خراب اور قابل شرم ہوگا"۔ (کنزالعمال صفحہ ۱۹۰)

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ علمائے سوء ہر جگہ فتنہ و فساد برپا کریں گے۔ جس طرح سؤر فصلوں کو اجاڑتا ہے اسی طرح یہ نام نہاد علماء امت محمدیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے۔ اسلامی اخلاق کی دھجیاں بکھیر دیں گے۔ مساجد کے دشمن ہونگے اور انہیں فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنادیں گے۔ چنانچہ آج کل کے مُلّاؤں خصوصاً پاکستانی مُلّاؤں کا یہی حال ہے۔ مساجد میں بیٹھ کر مساجد کی بربادی کے منصوبے بن رہے ہیں۔ ان کی تعمیر کے سلسلہ میں رکاوٹیں ڈالی جارہی ہیں۔ ان کی پیشانیوں سے کلمہ طیبہ کے مقدس الفاظ کو مٹایا جارہا ہے۔ احمدیہ مساجد کے میناروں اور محرابوں کو گرایا جارہا ہے اور ان کے بنانے کی پاداش میں احمدی مسلمانوں کو جیل کی کوٹھڑیوں میں بند کیا جارہا ہے۔

دنیا شاہد ہے کہ جبکہ مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کی ہر ممکن کوششیں کی گئیں ۔ کلمہ طیبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" سے محبت کی وجہ سے ہزاروں احمدیوں کو جیل میں ڈالا گیا ۔ ان کے مکانوں، دکانوں اور مساجد پر حملے کئے گئے اور انہیں تباہ و برباد کیا گیا۔ ان میں گندگی پھینکی گئی۔ بازاروں میں انہیں گالیاں دی گئیں۔ ان کے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ، خلفائے سلسلہ احمدیہ اور دیگر بزرگ ہستیوں کے خلاف دشنام طرازی کی گئی۔ مگر جماعت احمدیہ کے افراد نے ان تمام اذیتوں پر ہمیشہ صبر سے کام لیا ہے اور رضائے مولا کی خاطر خندہ پیشانی سے یہ سب ظلم برداشت کیا۔ اور اپنے مقدس امام اور خلیفۃ المسیح کی قیادت میں ایک طرف تو اپنے مال، جان، عزت، وقت اور جذبات کی قربانی دی اور دوسری طرف اپنے محبوب خلیفہ کے ارشاد کی تعمیل میں دنیا کے کونے کونے میں مساجد کی تعمیر کے منصوبہ پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ چنانچہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ مساجد کی تعمیر میں مصروف عمل ہے جہاں سے رات دن خداتعالیٰ کے ایک ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے برحق رسول خدا ہونے کی گواہی کے اعلان فضا میں بلند ہورہے ہیں۔ دنیا بھر میں احمدیہ مساجد کی تعمیر کی خبریں قارئین الفضل انٹرنیشنل کی نظر سے گزرتی رہتی ہیں۔

اس موازنہ سے ہر ایک صاف دل منصف مزاج معلوم کرسکتا ہے کہ کون لوگ ہیں جو حقیقی معنوں میں مومن ہیں اور اللہ کی مساجد کی آبادی کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کررہے ہیں۔ اور وہ کون سا ظالم گروہ ہے جو اللہ کی مساجد سے روکنے والا اور ان کی ویرانی کے درپے ہے۔

خداتعالیٰ کی تقدیر اس رنگ میں بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ جن مُلّاؤں نے احمدیہ مساجد پر حملے کئے وہ احمدیوں کو خدائے واحد کی عبادت سے روکنے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ احمدیوں کا ذوق و شوق عبادت اور بھی بڑھ گیا۔ مگر خود ان بدبختوں کی مساجد کا امن اٹھ گیا اور وہ ہدایت سے خالی مساجد دن بدن ویران سے ویران تر ہوتی چلی جارہی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ذیل میں ہم پاکستانی مُلّاؤں کی ان اسلام دشمن کارروائیوں میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران جماعت احمدیہ کی مساجد کے خلاف کیں۔

ضلع بہاولنگر:

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ آف چک نمبر FW/11 ضلع بہاولنگر کے خلاف مقامی مسجد احمدیہ کے مینار اور محراب بنانے پر مورخہ ۸؍ستمبر ۱۹۹۹ء کو تھانہ صدر چشتیاں ضلع بہاولنگر میں دفعہ 298/B تعزیرات پاکستان کے تحت ایک مقدمہ درج کیا گیا جس میں مدعی مقدمہ چوہدری بقاء محمد مجسٹریٹ درجہ اول چشتیاں تھے۔ مقدمہ کے اندراج پر مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب کو گرفتار کرلیا گیا۔ گرفتاری کے بعد جوڈیشل مجسٹریٹ سیشن جج اور ہائی کورٹ نے یکے بعد دیگرے درخواست ضمانت مسترد کردی۔ ہائی کورٹ میں جسٹس نذیر اختر نے جو جماعت کا اشد مخالف ہے اور پہلے بھی کئی مقدمات میں جماعت احمدیہ کے ممبران کے خلاف فیصلے دے چکا ہے ، ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ یہ کیس ایک فرد کا دوسرے فرد یا افراد کے خلاف عام کیس نہیں ہے بلکہ تمام سوسائٹی کے خلاف ایک غیر معمولی کیس ہے جس کے دُوررس اثرات قومی اور عالمی سطح پر ہو سکتے ہیں۔ میرے خیال میں انصاف کا تقاضا ہے کہ متعلقہ عدالت اس مقدمہ میں تین ماہ کے اندر فیصلہ دے دے۔

چنانچہ محمود احمد چیمہ سول جج فرسٹ کلاس ہارون آباد نے سماعت کی تکمیل کے بعد مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب کو دو سال قید کی سزا سنائی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

ضلع لیّہ:

چک TDA/93 ضلع لیّہ پاکستان کے چار احمدی احباب مکرم عبدالمجید صاحب صدر جماعت، مکرم شوکت علی صاحب زعیم انصاراللہ، مکرم انوار احمد صاحب نمبردار اور مربی سلسلہ جماعت احمدیہ کے خلاف مورخہ ۲۴؍اپریل ۲۰۰۱ء کو ایک مقدمہ مقامی مسجد احمدیہ کے مینار اور محراب بنانے پر، اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے اور مسجد میں قرآن شریف رکھنے پر انسداد دہشت گردی ایکٹ A/295 تعزیرات پاکستان ، توہین قرآن کی دفعہ 295/B تعزیرات پاکستان اور اینٹی احمدیہ ایکٹ کی دفعہ 298/B تعزیرات پاکستان کے تحت درج کیا گیا۔

پولیس نے یہ قدم مقامی مولویوں کے دباؤ کے نتیجہ میں اٹھایا اور اول الذکر دو احمدیوں کو فوری طور پر گرفتار کرلیا گیا۔

چوبارہ ضلع لیّہ میں مُلّاؤں نے مطالبہ کیا کہ گاؤں میں واقع احمدیہ مسجد کی محراب کو گرایا جائے۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے ۱۹۹۸ء میں تعمیر کی تھی۔ گزشتہ سال جماعت احمدیہ نے اس کی توسیع کا منصوبہ بنایا۔ مُلّاؤں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تعمیر کرنے والی فرم سے رابطہ کر کے انہیں تعمیر کا کام فوری طور پر بند کرنے پر مجبور کردیا۔ احمدیوں نے قریبی گاؤں سے معماروں کو کام کرنے پر راضی کیا اور تعمیر دوبارہ شروع ہوگئی مگر پاکستانی مُلّاں مسجد کی تعمیر کو کیسے برداشت کرسکتے تھے۔ انہوں نے احتجاجوں کا سلسلہ شروع کیا اور ۱۴؍جنوری ۲۰۰۱ء کو ایک کانفرنس منعقد کی جس میں تین ریزولیوشن پاس کئے گئے:

۱......: احمدی مسجد کے محراب کو گرادیں۔

۲......: لوکل سکولوں سے احمدی اساتذہ کو تبدیل کر دیا جائے۔

۳......: مقامی احمدی میاں محمد جویا کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔

اس پر علاقہ کے پولیس افسر نے احمدی اکابرین کو تھانہ میں بلا کر ان کو سخت دھمکی دی ۔ ۴؍فروری ۲۰۰۱ء کو ایک مُلّاں چند بدمعاشوں کو ہمراہ لے کر مسجد کی جگہ پر پہنچا ۔ میاں محمد جویا صاحب نے ان کے بدارادہ کو بھانپ کر پولیس کو اطلاع کردی۔ اگلے دن پولیس نے پھر احمدیوں کو تھانہ میں بلایا ۔ اس وقت وہاں کافی تعداد میں مُلّاں موجود تھے۔ پولیس نے احمدیوں سے کہا کہ وہ اپنی مسجد کے محراب کو گرادیں۔ احمدیوں نے جواب دیا کہ نہ تو وہ خود یہ ظالمانہ فعل کریں گے اور نہ ہی کسی مولوی کو یہ کام کرنے دیں گے۔

اس پر پولیس نے دو احمدیوں میاں محمد جویا صاحب اور نصراللہ خان ملہی صاحب کو گرفتار کرلیا اور ان کو لیّہ جیل میں بھجوادیا جہاں تین گھنٹے جیل میں رہنے کے بعد انہیں رہا کیا گیا۔

۶؍فروری ۲۰۰۱ء کو پولیس دوبارہ مسجد احمدیہ میں آئی اور احمدیوں سے کہا کہ بیرونی دیواروں کو اونچا کردیا جائے تاکہ محراب باہر سے نظر نہ آئے۔

اس اثناء میں مُلّاؤں نے ایک اور کانفرنس کا انعقاد کیا ۔ اسسٹنٹ کمشنر پولیس مقبول احمد لنگاہ، ڈپٹی کمشنر لال محمد چوہان اور ایس ایس پی محمد طاہر نے آپس میں مشورہ کیا اور احمدیوں کو ایک بار پھر تھانہ میں بلایا۔ دفتر میں اسسٹنٹ کمشنر پولیس نے میاں محمد جویا صاحب سے زبردستی ایک بیان پر دستخط کرا لئے کہ وہ شام سے پہلے پہلے محراب کو گرادیں گے ورنہ انہیں گرفتار کرلیا جائے گا۔ احمدی مسلمان تو مسجدیں بناتے ہیں گراتے نہیں۔ البتہ مسجدوں کو گرانا اور ان کی بربادی چاہنا مُلّاؤں کا خاصہ ہے۔

جب شام تک محراب نہ گرائی گئی تو پولیس نے مُلّاؤں کو ساتھ لے کر مسجد احمدیہ پر ہلّہ بول دیا اور مسجد احمدیہ کے محراب کو شہید کردیا گیا۔ اس موقع پر ایک احمدی نوجوان جو میاں محمد جویا صاحب کا صاحبزادہ تھا مسجد کی طرف گیا تو اسے گرفتار کرلیا گیا اور پورا دن حراست میں رکھا گیا۔

پولیس کی اس کارروائی کے بعد مُلّاں اور بپھر گئے ۔ انہوں نے ایک اور کانفرنس چک 368/TDA میں بلائی اور مطالبہ کیا کہ اس گاؤں میں تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کو گرایا جائے اور تمام احمدیوں کو گرفتار کیا جائے۔ اس کے بعد مُلّاؤں کا یہ ٹولہ ایک اور گاؤں چک 375/TDA پہنچا اور وہاں بھی یہ مطالبہ کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کو ایک درخواست بھجوائی گئی جس میں کہا گیا کہ احمدیوں کو مساجد میں اذان دینے سے روکا جائے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف سب سے بڑا ہنگامہ کھڑا کرنے والے شخص یاسین سندھی کو جو مقامی سپاہ صحابہ تنظیم کا صدر ہے کھیتوں میں کام کرنے کے دوران ایک زہریلے سانپ نے ڈس لیا اور گاؤں کے شرفا اس کو قدرت کی طرف سے سزا پر محمول کرتے ہیں۔

ضلع بہاولپور:

۱۰؍جنوری ۲۰۰۱ء کو چک نمبر ۱۶۱ مراد ضلع بہاولپور میں دو مُلّاں ایک جیپ پر سوار ہو کر جماعت احمدیہ کی مسجد میں جا پہنچے اور مسجد احمدیہ کے امام کو طلب کیا اور اسے کہا کہ مسجد کے مینار اور محراب دو دن کے اندر اندر گرادئے جائیں ورنہ سخت نتائج بھگتنا پڑیں گے ۔ اگر دو دن کے اندر اندر کام نہ ہوا تو

وہ خود بڑی تعداد میں آئیں گے اور یہ کارنامہ سرانجام دیں گے۔

ان مُلّاؤں میں سے ایک بہاولپور کا مُلّاں اسحاق ہے اور دوسرا حاصل پور میں مقیم ہے۔

دو دن کے بعد جمعہ کے خطبہ میں بھی احمدیوں کے خلاف زہر اگلا گیا۔ اِنہیں مُلّاؤں نے چک ۱۹۲ مراد اور چک ۱۸۳ مراد میں بھی جا کر احمدیہ مساجد کے خلاف ایکشن لینے کا اعلان کیا۔ احمدی مسلمانوں نے صورت حال کے بارہ میں متعلقہ حکام کو مطلع کر دیا ہے مگر جیسا کہ آج کل ملک میں مُلّاؤں نے طوفان مچا رکھا ہے ضلعی حکام سے بھی کسی خیر کی توقع نہیں۔

ضلع سیالکوٹ:

چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ۱۲ر مئی ۲۰۰۱ء کو اسسٹنٹ کمشنر پولیس نے پولیس کی بھاری جمیعت کے ساتھ مسجد احمدیہ پر ہلہ بول دیا اور مسجد کے محراب کو شہید کر دیا۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے:

چونڈہ کے ایک احمدی ملک محمد یوسف صاحب جو چاولوں کے کارخانہ واقع ہڈیانہ روڈ کے مالک ہیں نے اپنی جگہ پر ایک مسجد بنائی۔ قاری انصار ایک بدنام مُلّاں نے اسسٹنٹ کمشنر پولیس پسرور کو درخواست دی کہ اس مسجد کے محراب کو گرا دیا جائے اور احمدیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اسی قسم کے مضمون کی درخواست ایک اور بدنام ترین مُلّاں قاری شفیق ڈوگر نے اسسٹنٹ کمشنر کے روبرو پیش کی۔

اس پر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے احمدیوں کو حکم دیا کہ وہ مسجد کے محراب کو گرا دیں۔ چونکہ یہ حکم غیر آئینی اور غیر قانونی تھا احمدیوں نے اس کی تعمیل سے انکار کر دیا۔ اس پر اسسٹنٹ کمشنر پولیس نے علاقہ کے پولیس انسپکٹر کو حکم دیا کہ وہ خود جا کر اس کو گرا دے۔ انسپکٹر پولیس مسجد احمدیہ پہنچا اور جماعت احمدیہ کے عہدیداروں سے کہا کہ وہ اس محراب کو گرا دیں مگر احمدیوں نے صاف انکار کر دیا۔ اس پر انسپکٹر پولیس کو اسسٹنٹ کمشنر کی طرف سے دوبارہ پیغام موصول ہوا کہ اس کام کو نپٹایا جائے۔ چنانچہ رات کے گیارہ بجے پولیس انسپکٹر نے پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ مسجد کے محراب کو شہید کر دیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

☆...... موضع کوراکوٹ میں محکمانہ اجازت کے بعد احمدی مسلمانوں نے اپنی مسجد کی تعمیر شروع کی تو مولویوں نے اس کو مسمار کرنے کی دھمکی دی۔ ایک دن اٹھارہ کے لگ بھگ افراد نے مسجد پر حملہ کیا اور مسجد کی دیواریں مسمار کر دیں۔ احمدیوں کو ہراساں کرنے کے لئے انہوں نے فائر بھی کئے۔ پولیس نے نہ تو کوئی مقدمہ درج کیا اور نہ ہی کسی کو گرفتار کیا۔

☆...... ۲۴ر اگست ۲۰۰۰ء کو ضلعی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کی مسجد واقع معراجکے گاؤں کو احمدی مسلمانوں سے چھین کر مخالفین کے حوالے کر دیا۔ یہ مسجد آج سے قریباً ۱۰۰ سال پہلے ایک احمدی مسلمان نے بنائی تھی اور اس وقت سے لے کر آج تک جماعت احمدیہ کی تحویل میں ہے۔

کچھ عرصہ پہلے مولویوں کی فتنہ کی رگ پھڑک اٹھی اور انہوں نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کو درخواست دی کہ انہیں مسجد پر قبضہ دیا جائے۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ دو دفعہ مسجد آئے۔ مخالفین نے کہا کہ اگر انتظامیہ اس سلسلہ میں کچھ نہیں کرتی تو وہ خود زبردستی مسجد پر قبضہ کر لیں گے۔ علاقہ مجسٹریٹ نے مُلّاؤں کے دباؤ میں آ کر مسجد ان کی تحویل میں دے دی۔ اب مسجد دشمن مُلّاں مطالبہ کر رہے ہیں کہ احمدی مسلمانوں کے خلاف ایک مقدمہ بھی قائم کیا جائے۔

ضلع شیخوپورہ:

کالی بھیڑ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں رہنے والے احمدی مسلمانوں نے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے جگہ کے حصول کے بعد متعلقہ محکمہ سے اجازت بھی حاصل کر لی۔ تاہم جب مُلّاؤں کو اس کا علم ہوا تو وہ ایک مسجد کے وجود کو کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے احتجاجی کارروائیاں شروع کر دیں۔

اپریل ۲۰۰۱ء میں وہ علاقہ کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے پاس درخواست لے کر پہنچے اور اسے کہا کہ وہ علاقہ میں جماعت احمدیہ کی مسجد برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا پولیس تعمیر کو روکے۔

اسسٹنٹ کمشنر نے مولویوں کو خوش کرنے کے لئے علاقہ میں ایک احمدی کے گھر سے کلمہ طیبہ مٹا دیا۔ نیز احمدیوں سے کہا کہ اسلامی طرز پر اپنی مسجد تعمیر نہ کریں۔ دوسری طرف اس نے مُلّاؤں کے وفد سے جو اس سلسلہ میں ان سے ملنے کے لئے آیا ہوا تھا کہا کہ احمدیوں کے خلاف آرڈیننس موجود ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم احمدیوں کو سمندر میں دھکیل دیں۔ مُلّاں اس قسم کا جواب انتظامیہ کے ایک افسر کی طرف سے برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے اس کے خلاف اخباروں میں احتجاجی مہم چلانا شروع کر دی ہے۔

☆...... چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ میں واقع احمدی مسجد پر مخالفین کا ایک گروپ جو دس افراد پر مشتمل تھا پہنچا اور مسجد میں موجود احمدیوں سے کہا کہ وہ مسجد کے اندر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کے بورڈ کو ہٹا دیں۔

احمدیوں نے کہا کہ نہ تو ہم خود اتاریں گے اور نہ ہی تمہیں اتارنے دیں گے۔ اس پر وہ وہاں سے چلے گئے۔ احمدیوں نے شرارتی مُلّاؤں کے ممکنہ حملہ سے پولیس کو متنبہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ مسجد احمدیہ کی حفاظت کی جائے۔ اس پر پولیس نے یہ کارروائی کی کہ رات دس بجے مسجد احمدیہ کو اپنے کنٹرول میں لے کر کلمہ طیبہ کو ہٹا دیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ضلع حافظ آباد:

مانگٹ اونچے ضلع حافظ آباد میں مُلّاؤں کے مطالبہ پر پولیس نے مقامی مسجد احمدیہ پر چھاپہ مارا اور ہتھوڑوں کی مدد سے سنگ مرمر کی تختی پر کندہ کلمہ طیبہ کو توڑ دیا۔

کراچی:

دستگیر کالونی کراچی میں واقع احمدیہ مسجد پر ایک دن علاقہ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پولیس کی بھاری جمیعت کے ساتھ چھاپہ مارا اور مسجد کے اندرونی حصہ سے کلمہ طیبہ کا بورڈ اتار کر لے گئے۔ یہ حرکت انہوں نے مُلّاؤں کو خوش کرنے کے لئے کی۔

سندھ:

سندھ کے ایک گاؤں گوٹھ امام بخش علوی میں جماعت احمدیہ کے افراد نے ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی ہے۔ یہاں مُلّاؤں نے مسجد کے محراب کی وجہ سے شور مچا رکھا ہے۔ اگرچہ مسجد کا محراب باہر گلی سے نظر نہیں آتا پھر بھی ان کے لئے یہ بات تکلیف کا باعث ہے۔ مُلّاؤں نے محراب کو گرانے، مسجد سے قرآن مجید ہٹانے کا مطالبہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے سارے گاؤں کی فضا کشیدہ ہو گئی ہے۔

☆...... مُلّاں محمد صدیق جو مسجد گیمبٹ میں امام مسجد کے فرائض ادا کرتا ہے احمدیوں کا سخت دشمن ہے۔ اس نے پولیس کو درخواست دی جس میں لکھا کہ احمدی آئین کے ساتھ بغاوت کر رہے ہیں اور گوٹھ سلطان علی، گوٹھ چیمہ اور گوٹھ نتھے خان میں مساجد تعمیر کی ہیں جن کو فوری طور پر گرا دیا جائے۔ بصورت دیگر مجلس ختم نبوت کے اراکین خود ان کو گرا دیں گے۔ اس درخواست کی نقول گورنر، ہوم سیکرٹری، ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس خیر پور کو بھی روانہ کی گئیں اور پبلک میں بھی بانٹی گئیں۔

احمدی مسلمانوں نے ہوم سیکرٹری سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ یہ مساجد نئی تعمیر شدہ نہیں ہیں بلکہ ان کو تعمیر ہوئے ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ مثلاً گوٹھ نتھے خان میں واقع احمدیہ مسجد کی تعمیر پاکستان بننے سے پیشتر ۱۹۳۵ء میں ہوئی تھی۔

اس کے باوجود صورت حال بہت تشویشناک ہے۔ حکومت کے افسران شرارتی مُلّاؤں پر بھی ہاتھ ڈالنا نہیں چاہتے۔

۲۱ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو پولیس کی بھاری جمیعت کے ساتھ انتظامیہ نے گولارچی ضلع بدین سندھ میں واقع احمدیہ مسجد کو مخالفوں کے حوالے کر دیا اور مُلّاؤں نے مسجد میں نماز ادا کی۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مُلّاؤں کے دو گروہ اس مسجد پر اپنا حق جتا رہے ہیں اور اس طرح علاقہ میں فساد پھیلانے کا ایک اور ذریعہ بن رہے ہیں۔

یہ مسجدوں کے دشمن مُلّاؤں کی ظالمانہ کارروائیوں کا ایک نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی (حالانکہ) ان کے لئے اس کے سوا کچھ جائز نہ تھا کہ وہ ان (مسجدوں) میں ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے"۔ (البقرہ:۱۱۵)

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں کے عزائم کو نامراد کرتے ہوئے ہمیں اپنے فضلوں کے سایہ تلے رکھے، اپنی خاص تائیدات سے نوازے اور شاہراہ غلبہ اسلام پر فاتحانہ قدموں کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھنے کی توفیق بخشے اور وہ دن جلد لائے جب ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی سچی توحید قائم ہو جائے اور عظیم المرتبہ رسول مقبول ﷺ کا نام دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہو۔ اے خدا تو ہمارے محبوب خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ کی زندگی میں یہ سب کچھ ہمیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق عطا فرما۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اردو کتب و لٹریچر

دفتر نشر و اشاعت قادیان نے عمدہ کاغذ اور جاذب نظر ٹائٹل کے ساتھ بہت سی کتب شائع کی ہیں۔ چند ایک اردو کتب کے نام درج ذیل ہیں:

اسلامی اصول کی فلاسفی، الوصیت، کشتی نوح، شہادت القرآن، درّ ثمین، دعوت الامیر، نبیوں کا سردار، مذہب کے نام پر خون، حوا کی بیٹیاں، چالیس جواہر پارے، تبلیغ ہدایت، کلام محمود، سیرت خاتم النبین مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حیات طیبہ مؤلفہ مولوی عبدالقادر صاحب سوداگر مل، مکمل تبلیغی پاکٹ بک مرتبہ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم، دینی نصاب، دینی معلومات، شرح القصیدہ (مکمل)، کرنہ کر مؤلفہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ۔

اس کے علاوہ ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بھی جماعتی کتب دستیاب ہیں۔ کتب کی قیمت، ترسیل کے اخراجات و مزید معلومات کے حصول کے لئے نیز اپنے آرڈر بھجوانے کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Nazarat Nashr -o- Ishaat
Sadar Anjuman Ahmadiyya
Qadian 143516 (Punjab) India
Tel: 00-91-1872 70749
Fax: 00-91-1872 70105

احمدیت۔ صدائے بلالیؓ کی علمبردار

Takana Djalaso آئیوری کوسٹ میں

خوبصورت مسجد کی تعمیر

(وسیم احمد ظفر ۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش تعمیر سو مساجد پر حسب توفیق عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے کیونکہ جس تیزی کے ساتھ جماعت کو سعید روحیں مل رہی ہیں ان کی تعلیم و تربیت کے لئے مساجد اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں جہاں جہاں جماعت کو تعمیر مساجد کی توفیق مل رہی ہے وہاں پر تعلیم و تربیت کا کام احسن طریقہ سے جاری ہے۔ اور مساجد والے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا اثر گہرا ہوتا چلا جارہا ہے اور دشمن اپنی گہری چالوں کے باوجود منہ کی کھا رہا ہے اور ہر جگہ سوائے رسوائی کے اس کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اَلحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

۸رجون ۲۰۰۱ء کو بوآکے (Bouake) ریجن کے ایک بہت بڑے گاؤں تاکانہ جلاسو (Takana Djalaso) میں ایک پُروقار تقریب سعید کے ذریعہ ایک بہت بڑی مسجد کے افتتاح کی سعادت جماعت احمدیہ کو ملی۔ اس مسجد کے افتتاح کی تیاریاں تقریباً دس روز قبل شروع ہوئیں۔ پورے علاقہ میں اس تقریب میں شمولیت کے دعوت نامے دئے گئے اور معززین علاقہ کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ آبی جان (Abid Jan) سے بھی ایک بہت بڑا وفد اس تقریب میں شمولیت کے لئے سپیشل ٹرانسپورٹ پر ۷رجون کو مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ کی قیادت میں پہنچا۔ ۸رجون ۲۰۰۱ء کو صبح افتتاحی تقریب سے قبل پورے علاقہ میں عید کا سماں تھا۔ عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان سبھی صاف ستھرے، رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ بعض لوگوں نے اس تقریب کے لئے خاص طور پر نئے کپڑے سلوائے۔

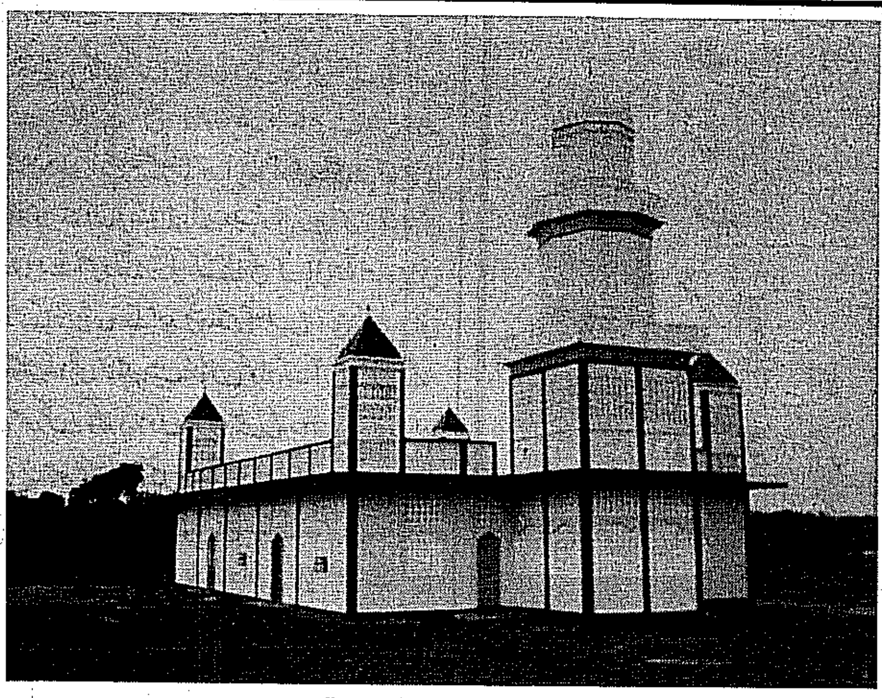

Takana Djalaso آئیوری کوسٹ میں نو تعمیر شدہ خوبصورت مسجد

افتتاحی تقریب تقریباً ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس تقریب میں گاؤں کے چیف صاحب، چیف آف کانتوں (جو بہت سارے گاؤں کا ہیڈ چیف ہوتا ہے)، گاؤں کے چیف امام صاحب، میئر صاحب علاقہ کے نمائندہ، پولیس کی بریگیڈ کے انچارج اور اردگرد کے دیہات کے معززین بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ ہر ایک کے چہرہ پہ خوشی و مسرت کے آثار تھے۔

گاؤں کے چیف صاحب، چیف آف کانتوں، چیف امام صاحب اور معززین علاقہ نے اپنے علاقہ میں جماعت احمدیہ کو پرجوش انداز میں خوش آمدید کہا۔ میئر صاحب علاقہ کے نمائندہ نے میئر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی ان کے علاقہ میں اسلامی خدمات اور سماجی بہبود کے کام کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ چیف امام صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں جماعت کی مساعی کی تعریف کی جس سے فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نعروں سے گونج اٹھی۔

اس تقریب کو کوریج دینے کے لئے آئیوری کوسٹ کے نیشنل ٹی وی چینل RTI کی ایک ٹیم وہاں پہنچی جس نے بڑے اچھے انداز میں پوری تقریب کی ویڈیو بنائی اور ۱۳رجون اور ۲۲رجون کو چار دفعہ بڑے اچھے انداز میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کی مساعی اور اس تقریب کی ویڈیو ٹیلی کاسٹ کی اور مکرم عبدالرشید انور صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا گیا جس میں امیر صاحب نے اسلام کی ترقی کے لئے جماعت کی مساعی کا ذکر کیا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد یہ تقریب سعید اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس تقریب میں اڑھائی ہزار (۲۵۰۰) مرد و زن شامل ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر مختلف لوگوں نے بڑے اچھے رنگ میں اپنے تاثرات دئے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی اسلام کی سربلندی کے لئے کی جانے والی مساعی کی تعریف کی۔ اَلحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ اس تقریب کی کامیابی میں مکرم عمر معاذ صاحب ریجنل مبلغ اور ان کی ٹیم نے اہم خدمات انجام دیں۔ جَزَاھُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

چوہدری ایشین سٹور۔ گروس گیراؤ۔ بٹل بورن کی طرف سے
انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کی خوشی میں
عاجزانہ پیشکش
۲۰ر اگست ۲۰۰۱ء سے ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۱ء تک
سیل ——— سیل ——— سیل

تازہ حلال گوشت آدھا بکرا	11.00 مارک فی کلو
تازہ مرغی دس کلو	26.00 مارک فی کارٹون
تازہ سبزی وغیرہ	6.00 مارک فی کلو
پاکستانی باسمتی چاول (۱۰ کلو)	20.00 مارک
(۵ کلو)	10.00 مارک

نیز ہمارے ہاں سے شیزان کی مصنوعات۔ احمد کی مصنوعات اور آٹا، چاول، دالیں، مصالحہ جات سستے داموں دستیاب ہیں۔
احباب تشریف لا کر خدمت کا موقعہ دیں۔

Choudry Asian Store
Darmstadter str - 68
64572 Buttel Born Germany
Phone: 06152-58603 —— Fax: 06152-56796

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری اور الرّحیم نیو جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر ۱۶

کرنا ہماری سب سے بڑی سعادت ہو گی"۔

☆......☆......☆......☆

سورۃ النور کی آیت استخلاف میں خود عرش کے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ خود خلیفہ بنائے گا مگر ڈاکٹر اسرار احمد نے سیمینار کے آخر میں جمیعۃ علماء کی جعلی خلافت سے متعلق یہ اعلان کر کے ارشاد ربانی کی شرمناک بے حرمتی کی کہ "وہ نظام خلافت ایک بار پھر قائم ہو گا جس کی جھلک نوع انسانی نے چودہ سو سال قبل دیکھی تھی"۔

(ندائے خلافت ۱۳۔۱۹/اپریل ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۰)

چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا
ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

☆......☆......☆......☆

اطاعت خلافت کا مثالی نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ نے ۱۳/ دسمبر ۱۹۲۴ء کو نماز عصر کے بعد مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک اہم تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ:

"ایک مرتبہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مجھے ایک جگہ جانے کا حکم دیا۔ اس وقت ناصر احمد کو نمونیہ تھا اور ڈاکٹر کہتے تھے کہ وہ چند گھنٹوں کا مہمان ہے لیکن مَیں نے حضرت خلیفہ اول سے اس کی بیماری کا ذکر تک نہ کیا تاکہ کسی عذر کا موجب نہ سمجھا جاوے اور مَیں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے سلسلہ کی ضرورت کے لئے حکم پا کر سفر پر چلا گیا"۔

("انوارالعلوم" جلد ۹ صفحہ ۱۴۔ ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔ اشاعت اگست ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆......☆

احمدیت کا شاندار مستقبل اور ایک اہم نصیحت

حضرت مصلح موعودؓ کے خطاب بعنوان "منہاج الطالبین" (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸/ دسمبر ۱۹۲۵ء) کا ایک یادگار اور بیش قیمت اقتباس:۔

"آپ لوگ اپنے ذرائع، علم، حیثیت کی کمی پر نگاہ نہ رکھیں۔ یہ موجودہ جماعت جن ذرائع سے بنی ہے وہ اس وقت کے ذرائع سے بہت کم تھے اور جب لوگ کئی لاکھ کو کھینچ کر سلسلہ میں لے آئے ہیں تو یہ کئی لاکھ کئی کروڑوں کو کیوں نہ لائیں گے۔

تھوڑے ہی دن ہوئے مَیں نے ایک رؤیا دیکھی کہ مَیں خطبہ پڑھ رہا ہوں جس میں کہتا ہوں کہ ہمیں اپنے بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس وقت جو بوجھ ہمارے کندھوں پر ہے اس سے ہزار گنے زیادہ بوجھ ان کے کندھوں پر ہو گا۔

پس ہماری آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں دیکھیں گی کہ دنیا کی زبردست طاقتیں اور قوتیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی پر راضی نہ ہو گا وہ جماعت کو اور بڑھاتا جائے گا جب تک کہ لوگ یہ نہ کہہ اٹھیں کہ دنیا میں احمدیت ہی ایک مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جبکہ آپ کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام دنیا کی اس طرح رہ جائیں گی جس طرح آج کل پرانی خانہ بدوش قومیں ہیں۔ پس کچھ لوگ آج مانیں گے، کچھ کل، کچھ پرسوں، اسی طرح روز بروز اور دن بدن جماعت بڑھتی جائے گی اور ساعت بہ ساعت اس کی قوت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ غریب، امیر، عام انسان وخواص و بادشاہ اور رعایا حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے گی۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں یہی سلسلہ رہ جائے گا اور باقی مذاہب اس کے مقابلہ میں اس طرح ماند ہو جائیں گے جس طرح سورج کے سامنے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کی فرمائی ہوئی باتیں ہیں جو پوری ہو کر رہیں گی۔ پس دنیا کی بڑی سے بڑی روکیں ہمارے ایمانوں کو متزلزل نہیں کر سکتیں اور ہم لوگوں کی مخالفت سے مایوس نہیں ہو سکتے۔ جس شخص نے یہ دیکھا ہو کہ ایک اکیلے انسان کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کی جماعت بن گئی ہے وہ آئندہ ترقی سے کیونکر ناامید ہو سکتا ہے .... بے شک ہم کمزور ہیں، ہمارے پاس ظاہری سامان نہیں، ہم میں طاقت نہیں۔ لیکن دنیا کو ہم نے فتح نہیں کرنا بلکہ خدا نے کرنا ہے اور اس کو سب طاقتیں حاصل ہیں"۔ ("انوارالعلوم" جلد ۹ صفحہ ۲۱۳۔۲۱۴)

—— ☆ ——

قریہ قریہ میں وِردِ ھُو ہو گا
معجزہ اب یہ چار سُو ہو گا

حسن سر چڑھ کے جس کا بول اٹھے
اُس کا چرچا تو کُو بکو ہو گا

کل سنی تھی جو داستاں ویسا
واقعہ آج ہو بہُو ہو گا

مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَكَ
سخت رسوا بے آبرو ہو گا

سُرخ رُو ہے لباس لالہ و گل
رنگ لایا کوئی لہو ہو گا

وہ تو نورِ ازل سے لپٹے گا
وہ تو اشکوں سے باوضو ہو گا

جب وہ خاموش ہو تو یہ سمجھو
غیب سے محو گفتگو ہو گا

رات کے دوسرے پہر اُس کو
جب پکارو گے رُو برُو ہو گا

دیدۂ و دل پہ اختیار نہیں
ہم سے کیا شرحِ آرزو ہو گا

یہ عجب دے گیا وہ درسِ حیات
جو ملے خاک میں نمو ہو گا

ہم فقیروں کی کیا شناسائی
دوست ہو گا کوئی عدو ہو گا

اُس کے دَر کی ظفرؔ فقیری سے
دو جہانوں میں سرخرو ہو گا

(مبارک احمد ظفر - لندن)

جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے والے مہمانوں کی خدمت میں

اَھْلًا وَّ سَہْلًا وَّمَرْحَبًا

جرمنی میں خدمت کے ۱۸ سال۔ بھٹی انٹرپرائز کا جانا پہچانا نام

جلسہ سالانہ کے موقع پر دیدہ زیب اور خوبصورت ڈیزائنوں میں
ریڈی میڈ ملبوسات اور آرٹیفیشل زیورات۔
اسی طرح تنوری چکن، مسلم بریانی۔ مینگو لسی، پان، آم، ٹیلی فون کارڈز کی سہولت
پیش کرتے ہیں۔ ہمیں ضرور خدمت کا موقع دیں

Bhatti Enterprise

Allerheilieg-Str 23 - 60313 Frankfurt / Germany
Tel: 069 281444 Fax: 069 4305786

Microsoft Certified Professional IT Training Center

German Standard Institute Education Board:

Naser Peter-Chr.Lutzin (Electroninc Eng.)/ Dr.Hasan (Commerce)
Muhammad Sajjad M.Sc (Computer Sciences) MCSE MCDBA CCNA
Mansoor A. Khalid M.Sc (Physics) MCSE MCDBA Ramin Mirgoli MCSE .
Alina Schindler MCSE , Saba Ursula B.A (Commerc)

We are giving special concessions for Ahmadi students in our courses being conducted with collaboration of worldwide companies like Microsoft,Cisco,Oracle and Comptia etc. For the Groups of students between 6-10 students for the same course .

Please contact us at

Tel :0049-511-404375 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: profi.it.train.center@t-online.deWebsite: www.profiittraining.de

Note: Inshallah We are soon going to get the licence of German Education Board as a authorized Technical Institute .Then We can take exam for IT Professionals of (IHK).

We are providing courses both in English and German.

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۱۶ر فروری ۱۹۹۷ء بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن)

(مرتبہ: صادق محمد طاہر۔ جرمنی)

اس مجلس میں اردو بولنے والے مختلف العقائد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ سے استفسارات کئے جن کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عظیم نکات معرفت بیان فرمائے ان میں سے بعض سوال اور جواب احباب کے ازدیاد علم و عرفان اور ترقیٔ ایمان و ایقان کی خاطر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔ (ادارہ)

☆......☆......☆......☆

عقیدہ حیات مسیح کے بارہ میں

سوال: تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کا کہنا ہے کہ وہ فوت ہوگئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے؟

جواب: اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

"پہلے اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ آسمان پر ہیں۔ وہ زیادہ دور کی بات ہے۔ کشمیر میں قبر ہونا تو بہت عام چیز ہے۔ فلسطین سے کشمیر دُور ہے کہ آسمان دُور ہے۔ آپ یہ بھی تو سوچیں کہ ان کا دعویٰ اس روشنی کی دنیا میں آپ کا ذہن قبول کرسکتا ہے؟ اور قریباً دوہزار سال سے خدا نے اوپر کہیں کسی جگہ بٹھایا ہوا ہے اور اکیلے۔ عمر قید اکیلی مل جائے تو انسان پاگل ہو جاتا ہے اور دوہزار سال سے کسی کو Solitary ملی ہو اور ہو وہ اسی جسم کے سمیت۔ باقی انبیاء کی تو روحیں ہیں اس لئے روحیں روحوں سے مل جاتی ہیں ان کا معاملہ اور ہے۔ جب بدن سمیت آپ مانیں گے تو بالکل عجیب سا قصہ ہے جو قابل قبول ہے ہی نہیں۔ قرآن کریم میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا کہ ہم نے آسمان پر اٹھایا۔ کہیں نہیں لکھا کہ وہ زندہ موجود ہیں۔ ان کی وفات کی خبریں بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں ہیں۔ کسی اور نبی کی موت کے متعلق اتنی آیات نہیں جتنی حضرت عیسیٰؑ کے متعلق موجود ہیں۔

تو فرضی کہانیوں میں بس گئے ہیں یہ مولوی۔ آپ کی زندگیاں برباد کر رہے ہیں جس طرح پہلی نسلوں کی کر بیٹھے ہیں۔ جب ایک شخص کے متعلق یہ امید ہو جائے کہ وہ آسمان پر ہے، اترے گا تو تمہارے علاج کرے گا تو کتنی نسلیں بغیر علاج کے مر گئی ہیں، کتنی اور مر جائیں گی۔ کوئی نہیں اترے گا۔ تھوڑا سا کسی دن آسمان کے اوپر دیکھ کے غور تو کر کے دیکھیں۔ فرضی قصے بنے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کشمیر جانا بڑا مشکل ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے آسمان پر چڑھانا مشکل نہیں کشمیر لے جانا بڑا مشکل ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پرانے زمانوں میں لوگوں نے پیدل سفر کئے ہوئے ہیں بڑی بڑی دور تک کے اور ساری تاریخ گواہ ہے اس بات پر اور باقاعدہ تجارتی راستے بنے ہوئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہ رستے مشرق و مغرب میں چلتے تھے، ملتے تھے اور آپ سے پہلے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں بھی تجارتی رستے چل رہے تھے۔ تو یہ کون سی تعجب کی بات ہے۔ ایک شخص جس کو خدا صلیبی موت سے نجات بخش دے، اس کے زخم مندمل ہو جائیں تو وہ قافلوں میں سفر کر سکتا ہے اور ایسے سفر ہوا کرتے تھے۔ باقی ثبوت کے لئے آپ کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا مطالعہ کریں۔ اس میں بہت سے تاریخی شواہد ہیں جس سے آپ کو اطمینان ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔

☆......☆......☆......☆

جنّوں اور بھوتوں کی حقیقت

سوال: جن اور بھوت کی موجوگی کے بارہ میں اکثر لوگ یقین رکھتے ہیں اس بارہ میں حضور کا کیا موقف ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا:

"قرآن کریم نے جنوں پر ایمان لانے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور ان کو جہنمی قرار دیا ہے۔ تو موجودگی کے متعلق خیال کر لینا کہ کوئی چیز موجود ہے اور بات ہے۔ اس پر ایمان لانا ایک بالکل اور مسئلہ ہے۔ ایمان صرف مبادیات پر ہے۔ اللہ، کتاب الٰہی، فرشتے، انبیاء اور یوم آخرت یہ ایمانیات ہیں۔ باقی چیزیں ہوں یا نہ ہوں یہ ایمانیات میں داخل نہیں ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جنّ کے معنی کیا ہیں؟ جب تک آپ جنّ کے معنی ہی نہیں کریں گے اس وقت تک اس کی بحث چھڑ ہی نہیں سکتی کہ جنّ ہیں تو کیا ہیں؟ جہاں تک ان کے وجود کا تعلق ہے، شیطانؔ بھی تو ہے لیکن اس پر ایمان لانا ضروری نہیں بلکہ ایمان کی نفی ضروری ہے۔ پس ان دو لفظوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مدغم نہ کریں۔

جنّ لازماً ہیں۔ کیونکہ قرآن میں ان کا ذکر ہے۔ یہ بحث اٹھنی چاہئے کہ جنّ ہیں کیا؟ کیا چیزیں ہیں وہ؟ اور قرآن کریم نے جہاں جہاں جن کا لفظ استعمال فرمایا ہے کیا اس استعمال سے اس قسم کے فرضی جنّ ثابت ہوتے ہیں جو مولویوں کے تصور کے جنّ ہیں۔ جنّ کو قابو کر کے ان سے کام کروائے جاسکتے ہیں، چوری کے بھنے ہوئے مرغے منگوائے جاسکتے ہیں، محبوبوں کے دل جیتے جاسکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ فرضی کہانیاں ہیں۔ جنّ ایک حقیقت ہے مگر قرآن کریم نے جہاں جہاں، جس محل اور موقع پر اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے ہمیں اس سے آگے جانے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔

حضور نے سوال کرنے والے مہمان دوست سے دریافت فرمایا آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے یا اور چاہئے کچھ؟ اس پر انہوں نے کہا کہ تسلی ہو گئی ہے۔ تو حضور نے پُر مسرت لہجہ میں فرمایا ٹھیک ہے جزاک اللہ، شکریہ۔

☆......☆......☆......☆

اُمّتِ مُسلمہ میں اتحاد کا طریق

سوال: آپ کے نزدیک وہ کونسی شرائط ہیں جن کے اختیار کرنے سے مسلمان اُمت میں اتحاد ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"وہ شرائط ہم تو نہیں بنا سکتے کیونکہ امت کے معاملات میں اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ ہم کون ہوتے ہیں اپنی طرف سے نئی نئی شرائط بنانے والے۔ اس لئے یہ پتہ کریں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے جب خدا تعالیٰ نے امت کے اختلاف کے معاملے کھول دئے تو آپ نے کیا تجویز فرمایا۔ جو نسخہ آپ نے تجویز فرمایا وہی چلے گا۔ آپؐ نے اشارۃً بھی یہ نہیں فرمایا کہ مولوی مل کر اسلام کو اکٹھا کر لیں گے بلکہ فرمایا کہ جب اختلاف ہوگا تو لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ وہاں سؤر اور بندر بیٹھے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک علامت ہے جو اس زمانہ کی رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمائی۔ اب اُمت کا رسول اپنے علماء کو تو گالیاں نہیں دے سکتا۔ اس لئے یہ کیا بات ہے۔

عجیب حدیث ہے کہ جب اختلاف ہوگا اور بے چینی پھیل جائے گی تو لوگ لازماً علماء کی طرف جاتے ہیں تم بتاؤ کیا کرنا ہے تو وہاں سؤر اور بندر بیٹھے ہونگے۔ جب قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو یہی بات یہودی علماء کے متعلق قرآن نے لکھی ہوئی ہے کہ ان کے علماء سؤر اور بندر ہو گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ سے رُوگردانی کریں تو بندر نقالی کرتا ہے کبھی دیکھا ہے دولہا بنا ہوا ہے اور ڈگڈگی بج رہی ہے مگر وہ دولہا تو نہیں بن جاتا اور سؤر فصل اجاڑتا ہے۔ اب یہی دو کام مولوی جب کرنے لگیں تو اور کیا کہیں گے آپ۔ اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ پر گہرا غور کریں۔ اگر وہ قرآن میں پائے جاتے ہیں تو حدیث لازماً درست ہے۔ پھر یہ بحث اٹھانی غلط ہے کہ راوی کمزور ہے یا طاقتور ہے۔

اور دوسری بات قطعی حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت آخری دنوں میں یہود کے مشابہ ہو جائے گی۔ اتنی ملے گی جیسے ایک جوتی دوسری جوتی سے ملتی ہے اور اگر یہ یہ گناہ یہود نے کئے ہیں تو میری امت میں بھی ہونگے اور وہ آج کل ہو رہے ہیں۔ اس لئے جب امت مشابہ ہو گئی اور قرآن نے پہلی امت کے علماء کا وہ نقشہ کھینچا ہے تو وہ کیوں مشابہ نہیں ہونگے۔

پھر کیا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان بگڑے ہوئے حالات میں خدا کی طرف سے قائم کردہ امام کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک نام امام مہدی ہے جو سب نے سنا ہوا ہے۔ ایک نام مسیح ابن مریم بھی ہے یہ بھی سب جانتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ عامۃ المسلمین یہ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اس لئے وہ خود اتریں گے اور مہدی چونکہ الگ وجود ہے اسلئے وہ زمین سے ظاہر ہوگا۔ تو جب تک یہ واقعہ نہ ہو امت ایک ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ دوٹوک بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اصدق الصادقین حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو قیامت تک کے رسول ہیں ان کو خود یہ خبر دی ہے کہ جو اختلاف ہے، جو افتراق ہے وہ امام کے ذریعہ حل ہوگا تو جتنی مرضی موومنٹس (Movements) چل جائیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ رسول اللہ سچے اور یہ مولوی دعویٰ کرنے والے کہ ہم اس Movement کے ذریعہ، اُس Movement ذریعہ، اس تحریک کے ذریعہ، اُس تحریک کے ذریعہ اُمت کو اکٹھا کر لیں گے بالکل جھوٹ ہے۔ یا رسول اللہ کی بات مانیں یا مولوی کی بات سنیں۔

سوال کرنے والے دوست نے حضور انور کی اس بات پر بے اختیار کہا کہ رسول اللہ کی بات مانیں گے۔ تو حضور نے فرمایا بالکل درست ہے۔ تو آپؐ نے ایک جگہ بھی بگڑے ہوئے زمانہ کے مولویوں کو اُمت کی اصلاح کا ذمہ دار قرار نہیں دیا۔ بغیر استثناء کے ہمیشہ یہی فرمایا مسیح ابن مریم نازل ہوگا اور امام مہدی ہوگا۔ اب یہ بحث اگر طے ہو جائے کہ امام مہدی اور مسیح ابن مریم دو الگ الگ وجود ہیں یا ایک وجود ہے تو پھر شناخت میں آسانی ہو جائے گی۔

اب اس ضمن میں صحاح ستہ کی ایک حدیث ابن ماجہ کا میں حوالہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو ہزار سال سے بھی پہلے سے طے شدہ کتاب ہے۔ احمدیت کا کوئی ذکر بھی نہیں آیا تھا اس وقت۔ اس میں یہ حدیث درج ہے لَاالْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی۔ ابن ماجہ نے یہ حدیث درج کی ہے لَاالْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی مہدی کے سوا کوئی عیسیٰ نہیں ہوگا۔ بات ہی کھل گئی۔ اگر وہ آسمان پر بیٹھا ہے اور مہدی کا زمین سے پیدا ہونا ثابت ہے تو یہ تضاد ہو جائے گا اور عجیب بات ہے کہ ایک عالم دین نے بھی اس حدیث پر اس وجہ سے اعتراض نہیں کیا۔ قبول کیا، یا اس کو شک میں ڈالا تو یہ بحث نہیں اٹھائی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ حدیث یقیناً جھوٹی ہے عیسیٰ زندہ آسمان پہ ہے مہدی نے زمین سے پیدا ہونا ہے، ایک کیسے ہوگئے۔ تو اس کے مضمون کو قبول کر لیا گیا اور ایک

ایسے وقت میں یہ حدیث سامنے آئی ہے جب کوئی دعویدار نہیں تھا امام مہدی اور عیسیٰ ہونے کا۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ کسی جھوٹے نے اپنے مقصد کی خاطر بنالی۔

پس فیصلہ کن بات حضرت عیسیٰؑ کی جسمانی زندگی ہے اس پر غور فرمائیں۔ جماعت احمدیہ کا لٹریچر بکثرت موجود ہے۔ میری آڈیو ویڈیو کیسٹس میں بھی یہ مضمون بیان ہوا ہوا ہے۔ خالصتاً اللہ کے خوف کے نیچے یہ فیصلہ کریں کہ پرانے مسیح ابن مریم زندہ ہیں یا نہیں ہیں۔ اگر قرآن ثابت کردے کہ وہ فوت ہوگئے ہیں تو پھر لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسٰى خوب کھل کے سامنے آجائے گی۔ پھر امام مہدی کا ایک لقب ہوگا عیسیٰ۔ پھر نزول کا معنی خدا کی طرف سے آنا ہوگا جیسا کہ کتابیں ساری آسمان سے اترتی ہیں، نزول ہوتا ہے مگر بنی بنائی جلدیں تو نہیں اتر رہی ہوتیں۔ اترنے کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے نازل ہوئیں۔ نبی بھی نازل ہوتے ہیں۔ تو اس لئے لفظ نزول سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ اگر فیصلہ ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسٰى کا مطلب ہے عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ مہدی کا ایک لقب عیسیٰ بھی ہوگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس نے مسیحی دنیا میں ان کے عقیدۂ صلیب کے خلاف جہاد کرنا ہے اور ایسے دلائل پیش کرے گا جس سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وہ صلیب کو توڑ دے گا۔ تو بات سمجھ آجاتی ہے۔ ایک لقب دیا ہے تو کسی حکمت کی وجہ سے دیا ہے۔ پس یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور اگر کوئی اور بات آپ نے پوچھنی ہو یا مطالعہ کرنا ہو تو ہمارے علماء یا جو دوست آپ کو لے کے آئے ہیں وہ آپ کو کتابیں یا آڈیو ویڈیو جو چاہیں دے سکتے ہیں۔

بورکینا فاسو کے جنوبی ریجن میں کاری (Kari) کے مقام پر

خوبصورت مسجد کی تعمیر

(رپورٹ: محمود ناصر ثاقب۔ امیر و مبلغ انچارج بورکینا فاسو)

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کاری (Kari) افتتاح کے موقعہ پر
مکرم شکیل احمد صاحب صدیقی، مبلغ سلسلہ کے ساتھ کھڑے ہیں

بورکینا فاسو کے جنوبی ریجن ڈوگو میں خداتعالیٰ کے فضل سے بہت پرانی جماعتیں قائم ہیں۔ ڈوگو شہر سے ۲۱ کلومیٹر جنوب میں ایک جماعت کاری (Kari) واقع ہے۔ یہاں جو مسجد تھی وہ کافی خستہ ہو چکی تھی اور احباب جماعت کی ضرورت کے لحاظ سے ناکافی تھی جس کی بناء پر مسجد کی تعمیر کا یہاں پروگرام بنایا گیا۔

سنگ بنیاد و تعمیر

اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب بھی بہت عمدہ ہوئی کیونکہ اس سال جلسہ سالانہ کے بعد دیگر ممالک سے آنے والے معززین کے ہمراہ کچھ جماعتوں کے دورہ کا پروگرام تھا۔ ۲۰ فروری کو خاکسار محمود ناصر ثاقب امیر جماعت بورکینا فاسو کے ساتھ محترم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت آئیوری کوسٹ، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن اور مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر گھانا اور دیگر مربیان کا قافلہ یہاں پہنچا۔ جہاں مقامی جماعت نے پرتپاک استقبال کیا۔ بعد نماز ظہر مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے بنیادی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد دیگر معززین نے بھی اینٹیں نصب کیں۔ جماعت کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت آئیوری کوسٹ نے ذبح کیا۔ احباب جماعت سے جن کی تعداد ۲۰۰ کے قریب تھی مکرم حافظ احمد سعید جبرائیل صاحب نے خطاب کیا اور پرسوز دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔

مسجد کی تعمیر میں مقامی جماعت نے بہت ہی عمدہ نمونہ پیش کیا۔ یہ تمام کام وقار عمل سے ہوا۔ مسجد کی تعمیر ڈوگو شہر میں جماعت کے صدر مکرم ابراہیم کونے صاحب نے کی۔ جبکہ مزدوری کے لئے خدام و اطفال کے چھ گروپ تشکیل دئے گئے۔ ہر گروپ میں ۱۲ خدام و انصار شامل تھے۔

روزانہ ایک گروپ مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا۔ اس طرح سارا کام ہوا جبکہ اس دوران ڈوگو جماعت کے ۲۱ خدام اور قریبی جماعت 'کونا' کے ۱۳ خدام نے ایک ایک دن وقار عمل کیا۔

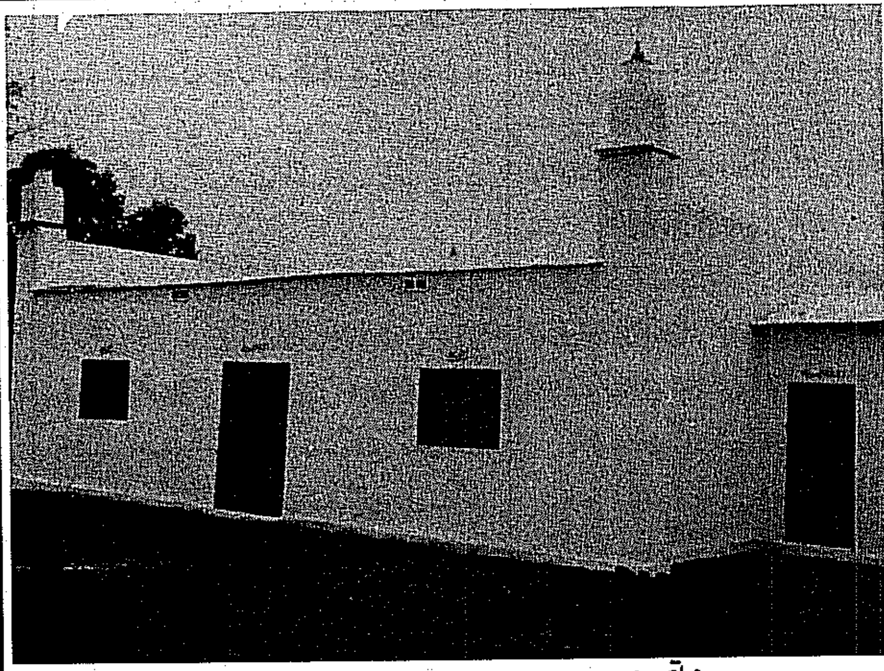

نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کاری (Kari) کا ایک خوبصورت منظر

ریت بجری پانی سب چیزیں وقار عمل کے ذریعہ سے مہیا کی گئیں۔ مقامی جماعت نے تقریباً ایک لاکھ فرانک سیفا تعمیر مسجد کے لئے نقد چندہ بھی دیا۔ اس تعمیر کے سارے عرصہ میں بہت ہی جوش وخروش کا منظر دیکھنے کو ملا۔ خدا کے فضل سے مسجد میں تین سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس تمام کام کی نگرانی ہمارے مبلغ مکرم شکیل احمد صدیقی صاحب نے کی۔ انہوں نے بہت محنت کی اور جماعت میں وقار عمل کی ایسی روح پیدا کردی ہے جو کہ ایک مثال بن گئی ہے۔

افتتاح مسجد

مسجد کا کام تو کچھ عرصہ قبل تقریباً مکمل ہو چکا تھا لیکن افتتاح کی تاریخ ۱۷ر جون مقرر ہوئی۔ مکرم شکیل صاحب نے ڈوگو شہر کے ائمہ کرام اور دیگر سرکاری اہلکاروں سے ملاقات کی اور انہیں شرکت کی دعوت دی۔ مقامی جماعت نے اردگرد کے گاؤں اور جماعتوں میں بھی دعوت بھجوائی۔ ڈوگو شہر سے بھی تمام احباب و خواتین جماعت اور ائمہ کرام نے شرکت کی۔ ان سب کو لے جانے کے لئے ایک بس کا اہتمام کیا گیا جس میں ۸۶ افراد سوار ہو کر پروگرام میں شرکت کے لئے گئے۔

خاکسار ۱۶ر جون کو مکرم ریاض احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اور دو لوکل معلمین کے ہمراہ ڈوگو پہنچ گیا۔ ظہر کی نماز کے بعد افتتاح کا پروگرام تھا۔ نماز ظہر کے بعد تقریب کا آغاز ہوا۔ اس تقریب میں حکومت کے کئی معزز افسران نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور اخبار کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔

اس تقریب میں ۱۳ گاؤں سے وفود نے شرکت کی جس میں ۳۰ آئمہ اور ۲۸ گاؤں کے چیف شامل تھے۔ شاملین کی کل تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ ہمارے لوکل معلم ابوبکر باندا نے سیرۃ النبی اور مساجد کی تعمیر پر لوکل زبان "جولا" میں تقریر کی۔ اس کے بعد مختلف آئمہ نے اپنے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ اس کے بعد Mr.Prefect نے اپنے خطاب میں مبارک باد دی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اسے اتنی اچھی مجلس میں دعوت دے کر عزت دی گئی ہے۔ آخر پر خاکسار نے سرکاری اہلکاروں اور معزز حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ مسجد کی تعمیر کی اصل غرض خداتعالیٰ کے عبادتگزار مخلص نمازیوں سے وابستہ ہے۔

اس تقریب کو خدام الاحمدیہ کاری نے بہت خوبصورتی سے منظم کیا۔ پروگرام کے لئے ایک بہت بڑا پنڈال (مقامی طرز کا) تیار کیا۔ تمام خدام نے خوبصورت یونیفارم مع ٹوپی زیب تن کی تھی اور اپنے مفوضہ کاموں کو بہت ہی احسن رنگ میں نبھا رہے تھے۔ مقامی جماعت نے پروگرام میں شریک مہمانوں کی بہت ہی عمدہ خاطر مدارات کی۔ انہوں نے مقامی طور پر دو گائے اور چار بکرے ذبح کرکے تقریباً ایک ہزار افراد کی ضیافت کا اہتمام کیا۔ بہت ہی احسن انتظام کے ساتھ ساری تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس مسجد کے افتتاح کی خبر نیشنل ریڈیو اور ایک اخبار میں شائع ہوئی۔ اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ ڈوگو نے کتب کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا تھا۔

الحمدللہ یہ مسجد خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اس علاقہ کی ایک خوبصورت مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ تعمیر مسجد کے اس منصوبہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں

حضرت خدیجہ سے آنحضرت ﷺ کے تین لڑکے قاسمؓ، طاہرؓ، طیبؓ (بعض روایات میں چوتھے لڑکے عبداللہ بھی) اور چار لڑکیاں زینبؓ، رقیہؓ، امّ کلثومؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئے۔ یعنی ساری اولاد سوائے حضرت ابراہیمؑ کے جو حضرت ماریہ قطبیہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے، حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی۔ آنحضور ﷺ کے تمام بیٹے بچپن میں فوت ہوگئے۔ لڑکیاں سب بڑی ہوئیں لیکن سوائے حضرت فاطمہؓ کے باقی آپؐ کی زندگی میں ہی وفات پاگئیں۔ آپؐ کی تمام صاحبزادیاں آپؐ پر ایمان لائیں۔ ہفت روزہ ”سیر روحانی“ ۸ تا ۱۴؍اگست ۲۰۰۰ء میں آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں کے تعارف پر مبنی ایک مضمون مکرم راجہ برہان احمد طالع کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ نیز حضرت رقیہؓ کے بارہ میں مکرم مدثر احمد گوندل صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ ”تشحیذ الاذہان“ اکتوبر ۲۰۰۰ء کی زینت ہے۔

حضرت زینبؓ

آپؓ سب سے بڑی صاحبزادی تھیں جو ایک بیٹے قاسمؓ کے بعد پیدا ہوئیں۔ اُس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر تقریباً تیس برس تھی۔ رواج کے مطابق چھوٹی عمر میں ہی آپؓ کا نکاح اپنے چچازاد بھائی حضرت ابوالعاص بن ربیع کے ساتھ ہوگیا جو حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ جب آنحضور ﷺ نے دعویٰ نبوت کیا تو آپؓ فوراً ایمان لے آئیں۔ کفار نے حضرت زینبؓ کے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ آپؓ کو طلاق دیدیں لیکن انہوں نے صاف انکار کردیا اور اگرچہ اُس وقت تک ایمان نہیں لائے لیکن آپؓ سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے رہے اور آنحضور ﷺ نے اُن کے اس عمل کی ہمیشہ تعریف بھی فرمائی۔ لیکن آنحضور ﷺ کی دو دوسری صاحبزادیوں حضرت رقیہؓ اور حضرت امّ کلثومؓ کو ابولہب کے بیٹوں نے طلاق دیدی جن سے اُن کے نکاح ہوچکے تھے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

آنحضور ﷺ کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد بھی حضرت زینبؓ اپنے خاوند کے پاس مکہ میں رہیں۔ دو سال بعد جب غزوہ بدر ہوا تو ابوالعاص کفار کی طرف سے شریک ہوئے اور ایک انصاری عبداللہ بن جبرؓ نے ان کو گرفتار کیا۔ حضرت زینبؓ نے مکہ سے بطور فدیہ ایک ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لئے بھیجا۔ یہ وہی ہار تھا جو حضرت خدیجہؓ نے شادی کے وقت آپؓ کو دیا تھا۔ آنحضور ﷺ یہ ہار دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور صحابہؓ کرام کو مخاطب کرکے فرمایا: اگر مناسب سمجھو تو یہ ہار زینبؓ کو واپس بھیج دو، یہ اُس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابوالعاص کا فدیہ صرف یہ ہے کہ مکہ جاکر زینبؓ کو فوراً مدینہ بھیج دے۔

ابوالعاص نے مکہ جاکر حضرت زینبؓ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ کفار کے تعرض کے خوف سے کنانہ نے ہتھیار ساتھ لے لئے لیکن کچھ دُور جانے کے بعد قریش کے چند آدمیوں نے حملہ کیا۔ حضرت زینبؓ اونٹ پر سوار تھیں اور حاملہ تھیں۔ آپؓ زمین پر گریں اور حمل ساقط ہوگیا۔ کنانہ نے تیر نکالے اور کہا کہ اگر کوئی آگے بڑھا تو اُس کا نشانہ لوں گا۔ اس پر ابوسفیان نے کنانہ کو قریب آکر کہا کہ ہمیں زینبؓ کو روکنے کی ضرورت نہیں مگر محمد (ﷺ) کی دشمنی کی وجہ سے اگر ہمارے سامنے اور دن کے وقت یہ جائیں گی تو اس میں ہماری سبکی ہے۔ چنانچہ کنانہ اُس وقت حضرت زینبؓ کو واپس لے آئے اور چند روز بعد رات کے وقت روانہ ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے زیدؓ بن حارثؓ کو پہلے ہی روانہ فرمادیا تھا جو حضرت زینبؓ کو لے کر مدینہ پہنچ گئے۔

کچھ عرصہ بعد قریش کا ایک قافلہ شام کی طرف گیا جس میں ابوالعاص بھی شامل تھے۔ آنحضور ﷺ کی ہدایت پر حضرت زید بن حارثہؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے اس قافلہ پر حملہ کیا۔ جو لوگ گرفتار ہوئے اُن میں ابوالعاص بھی شامل تھے۔ حضرت زینبؓ نے اس موقع پر ابوالعاص کو پناہ دی اور اُن کا حاصل شدہ مال و اسباب بھی واپس کرنے کی سفارش کی۔ آنحضور ﷺ نے یہ سفارش قبول فرمائی۔ ابوالعاص اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ پہلے مکہ گئے اور مکہ والوں کا مال واپس کرکے فوراً مدینہ پہنچے اور اسلام لے آئے۔ انہوں نے حضرت زینبؓ کے ساتھ بقیہ زندگی مدینہ میں ہی گزاری اور بہت شریفانہ سلوک کیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت زینبؓ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہیں اور ۸ھ کو آپؓ نے وفات پائی۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور خود قبر میں اتر کر آپؓ کو قبر میں اتارا۔

حضرت زینبؓ کے بطن سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئے۔ علی تو بچپن میں ہی فوت ہوگئے مگر امامہؓ بڑی ہوئیں اور حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھ ان کی شادی ہوئی مگر نسل نہیں چلی۔

حضرت رقیہؓ

آپؓ کی پیدائش کے وقت آنحضور ﷺ کی عمر قریباً ۳۳ سال تھی اور آپؓ حضرت زینبؓ سے تین سال چھوٹی تھیں۔ رواج کے مطابق بچپن میں ہی ابولہب کے بڑے بیٹے عتبہ سے نکاح ہوا۔ آنحضور ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد عتبہ نے آپؓ کو شادی سے قبل ہی طلاق دیدی۔ جب حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذریعہ اسلام قبول کرلیا تو کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خالہ کی تحریک پر حضرت عثمانؓ کی شادی ۵ نبوی میں حضرت رقیہؓ سے ہوگئی۔

جب مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت ملی تو پہلے قافلہ میں حضرت رقیہؓ اور حضرت عثمانؓ بھی شامل تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپؓ اہل مکہ کے اسلام قبول کرنے کی افواہ سُن کر واپس مکہ آگئے لیکن پہلے جیسے حالات دیکھ کر دوبارہ لمبے عرصہ کے لئے ہجرت فرمالی۔ اس موقع پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ کے بعد عثمانؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیوی کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

جب آپؓ کو یہ خبر ملی کہ آنحضور ﷺ مدینہ ہجرت فرمانے لگے ہیں تو آپؓ دونوں واپس مکہ آگئے اور کچھ عرصہ بعد مدینہ ہجرت کرگئے۔ بعد میں آنحضور ﷺ بھی مدینہ تشریف لے آئے۔ جس وقت مسلمان جنگ بدر کی تیاری کررہے تھے تو حضرت رقیہؓ چیچک نکل آنے سے بیمار ہوگئیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو آپؓ کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں ہی رہنے کا حکم دیا۔ اسی دوران (رمضان المبارک ۲ھ میں) آپؓ کی وفات ہوگئی اور جب آنحضور ﷺ میدان جنگ سے واپس تشریف لائے تو یہ خبر سن کر بہت مغموم ہوئے اور آپؓ کی قبر پر تشریف لے جاکر دعا کی۔ حضرت عثمانؓ کو جنگ بدر میں حصہ نہ لے سکنے کا بہت افسوس رہا لیکن آنحضورؐ نے آپؓ کو صحابہؓ بدر کے اجر و ثواب میں شامل ہونے کی خوشخبری سنائی۔

آپؓ کے ایک بیٹے عبداللہ ہوئے جو حبشہ میں قیام کے دوران چھ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

حضرت امّ کلثومؓ

آپؓ امّ کلثوم کے نام سے ہی مشہور ہوئیں۔ کوئی دوسرا نام معروف نہیں۔ آپؓ کی پیدائش کے وقت آنحضور ﷺ کی عمر تقریباً ۳۴ سال تھی۔ آپؓ کا نکاح ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ کے ساتھ ہوا تھا جس نے آنحضور ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد آپؓ کو طلاق دیدی۔ شعب ابی طالب کی تکلیفوں کے زمانہ میں بھی آپؓ ساتھ تھیں۔ جب آنحضورؐ نے مدینہ ہجرت فرمالی تو کچھ عرصہ بعد آپؐ نے حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابورافعؓ کو واپس مکہ بھجوایا تاکہ وہاں سے اپنے اہل خانہ اور آنحضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اہل خاندان کو بھی مدینہ لے آئیں۔ چنانچہ یہ سارے لوگ بخیریت مدینہ پہنچ گئے۔ ان ہجرت کرنے والوں میں آنحضورؐ کی دونوں صاحبزادیاں حضرت امّ کلثوم اور حضرت فاطمہؓ بھی شامل تھیں۔ ہجرت مدینہ کے بعد بھی چند سال تک آپؓ آنحضور ﷺ کے ساتھ رہیں۔

حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ بہت اداس اور غمگین رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے عثمانؓ! جو ہونا تھا وہ ہوگیا، غم کرنے سے کیا حاصل۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اے عمر! مَیں اپنی محرومی قسمت پر جتنا غم کروں کم ہے کہ رقیہؓ جیسی بیوی مجھ سے بچھڑ گئی اور اب خاندان رسالت سے میرا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔ بعد ازاں ۳ ہجری میں آنحضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی بیٹی امّ کلثومؓ کا نکاح آپؓ کے ساتھ کردوں۔ چنانچہ حضرت امّ کلثومؓ کی شادی حضرت عثمانؓ سے ہوگئی اور اس طرح حضرت عثمانؓ ”ذوالنورین“ یعنی دو نوروں والے کہلائے۔

حضرت امّ کلثومؓ اس نکاح کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں اور شعبان ۹ ہجری میں وفات پائی۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کے کفن کے لئے اپنی چادر دی اور خود نماز جنازہ پڑھائی۔ آنحضور ﷺ اس وقت بہت غمگین تھے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ حضرت امّ کلثومؓ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

حضرت فاطمہؓ

آنحضور ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تھیں۔ آپؓ کے القاب زہرا اور بتول مشہور ہیں۔ سن ولادت میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک آغاز اسلام سے پانچ سال قبل اور بعض کے نزدیک سن ایک نبوی میں پیدا ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ ”حضرت فاطمہؓ جس وقت چلتی تھیں تو آپؓ کی چال ڈھال اپنے والدؐ کے بالکل مشابہ ہوتی تھی“۔ یہ بھی فرمایا کہ ”مَیں نے کھڑے ہونے، بیٹھنے، گفتگو کرنے اور لب و لہجہ میں حضرت فاطمہؓ سے زیادہ کوئی اَور آنحضور ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا“۔

حضرت فاطمہؓ ابھی بچی ہی تھیں جب آپؓ کو اطلاع ملی کہ آنحضرت ﷺ پر کفار نے خانہ کعبہ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۲؍مئی ۲۰۰۰ء کی زینت مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:

مرا مُغنّی، وہ میرا مُطرِب، یہ کیسا نغمہ سنا گیا ہے
جو آنسوؤں سے نہ بجھ سکے گی، وہ آگ دل میں لگا گیا ہے
سروں پہ باندھے ہوئے کفن کو چلے ہیں عشاق اس گلی میں
سجے گی دار و رسن کی محفل، یہ قریہ قریہ سنا گیا ہے
وہ تیرا محمود، دل شکستہ، وہ تیرا دیوانہ، تیرا عاشق
تری گلی میں وہ تیرے در پر ابھی لگا کر صدا گیا ہے

میں نماز پڑھتے ہوئے گند پھینکا ہے۔ آپؓ جلدی سے وہاں پہنچیں اور گند صاف کیا۔

۲ہجری میں حضرت علیؓ کی درخواست پر حضرت فاطمہؓ کا اُن سے نکاح ہوا۔ حق مہر چار سو درہم تھا جو حضرت علیؓ نے اپنی زرّہ فروخت کرکے ادا کیا۔ آنحضورﷺ نے بطور جہیز آپؓ کو بان کی چارپائی، ایک بڑی چادر، ایک چمڑے کا تکیہ جس کے اندر کھجور کی چھال ہوتی ہے، ایک چھاگل، دو مٹی کے گھڑے، ایک مشک اور آٹا پیسنے کی چکی دی۔...... آپؓ کے لئے علیحدہ مکان کا انتظام کیا گیا۔ رخصتی کے بعد آنحضورﷺ وہاں تشریف لے گئے۔ ایک برتن میں پانی منگوایا۔ دونوں ہاتھ اس میں ڈالے اور حضرت علیؓ کے سینہ اور بازوؤں پر پانی چھڑکا، پھر حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور اُن پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا کہ مَیں۔ نے اپنے خاندان میں سے بہتر شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کو اپنی زندگی میں اپنے تمام پیاروں کی وفات کے صدمات برداشت کرنے پڑے، اپنی والدہ، تینوں بہنیں اور بھائی، اور آنحضرتﷺ کی وفات کا نہایت بھاری صدمہ بھی آپؓ کو برداشت کرنا پڑا۔ اپنی وفات سے ایک روز پہلے آنحضرتﷺ نے آپؓ کو بلایا۔ پھر آپؓ کے کان میں کچھ کہا تو آپؓ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ کچھ کہا تو ہنس پڑیں۔ بعد میں حضرت عائشہؓ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ”پہلی دفعہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ مَیں اسی مرض میں انتقال کروں گا، تو مَیں رونے لگی۔ پھر فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی، تو مَیں ہنس پڑی۔“

آپؓ کے لئے آنحضرتﷺ کی وفات کا صدمہ نہایت مشکل تھا چنانچہ آنحضورﷺ کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد ۳ر رمضان ۱۱ہجری میں آپؓ بھی وفات پا گئیں۔ آپؓ کی عمر تقریباً تیس سال تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی، حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور فضل بن عباسؓ نے قبر میں اتارا۔ آپؓ کی اولاد میں تین بیٹے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت محسنؓ ہوئے۔ صرف محسنؓ نے بچپن میں وفات پائی۔ نیز دو بیٹیاں حضرت امّ کلثومؓ اور حضرت زینبؓ ہوئیں۔ حضرت امّ کلثومؓ کی شادی حضرت عمرؓ سے ہوئی۔

......❁......❁......❁......

اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۹ر جون ۲۰۰۰ء میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے نانا یعنی حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ”ازالہ اوہام“ میں تحریر فرمایا: ”حبّی فی اللّٰہ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اس وقت لدھیانہ میں میرے پاس موجود ہیں۔ محض ملاقات کی غرض سے پشاور سے تشریف لائے ہیں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وفادار اور مخلص ہیں اور لَایَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِم میں داخل ہیں۔ جوش ہمدردی کی راہ سے دو روپے ہی ماہواری چندہ دیتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد للّٰہی راہوں اور دینی معارف میں ترقی کریں گے کیونکہ فطرت نورانی رکھتے ہیں“۔

۱۸۹۶ء میں حضور علیہ السلام نے اپنے ۳۱۳ خصوصی اصحاب میں بھی آپؓ کو شامل فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ کے ابتدائی ممبران میں بھی آپؓ کا تقرر فرمایا۔ اسی طرح اپنے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا رشتہ بھی آپؓ کی بیٹی سے تجویز فرمایا جسے آپؓ نے باعث سعادت سمجھا۔

حضرت مولوی غلام حسن صاحبؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات پر غیر مبایعین میں شامل ہوئے اور کئی سال کے بعد پھر خلافت سے وابستہ ہوگئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۴۲ء میں مَیں نے باتوں باتوں میں نانا جان سے پوچھا کہ آپ قریباً تیس سال علیحدہ رہے، اب کس طرح بیعت کرلی؟۔ آپؓ فرمانے لگے: ”مَیں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کو ردّ نہیں کرسکتا۔ ہم جب علیحدہ ہوئے تو جماعت میں زیادہ بااثر اور معتمد شمار ہوتے تھے۔ پھر اپنا ہیڈکوارٹر لاہور چنا جہاں لوگوں سے ملنے یا ان کو بلانے کی بڑی سہولت تھی کیونکہ وہ اہم شہر تھا اور صوبہ کا دارالخلافہ۔ ادھر قادیان جانے کیلئے خاص مشقت کرنا پڑتی تھی۔ ریلوے سٹیشن گیارہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یکوں پر سفر تین گھنٹوں سے زائد کا تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے جو عقیدہ پیش کیا وہ بہت نرم تھا یعنی یہ کہ حضرت مرزا صاحب کو صرف مجدد مان لو۔ لیکن اس کے باوجود ہم دن بدن کمزور اور تعداد میں کم ہوتے گئے لیکن خلافت سے وابستہ حصہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا۔ مَیں نے سمجھا کہ میری سمجھ کا قصور ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی“۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ نانا جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ بعض مسائل مجھ پر ابھی صاف نہیں، کیا ان میں اختلاف رکھتے ہوئے مَیں بیعت کرسکتا ہوں؟۔ حضورؓ نے جواباً فرمایا: ”ہاں، آپ بیعت کرسکتے ہیں لیکن اختلافی مسائل کی جماعت میں تشہیر کی اجازت نہیں ہوسکتی کیونکہ اس سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ آپ دعا کریں، مَیں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ وہ مسائل بھی آپ پر حل کردے“۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مضمون نگار تحریر کرتے ہیں کہ ۱۹۹۹ء میں کولمبس (امریکہ) میں غیر مبایعین کا جو سالانہ جلسہ منعقد ہوا اُس میں کُل اڑتالیس آدمی شامل ہوئے جو مختلف ممالک اور علاقوں سے آئے تھے۔ اس کے برعکس جماعت مبایعین کے سالانہ جلسوں میں جو دنیا کے کئی ممالک میں منعقد ہوتے ہیں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں۔ پھر لاہور کی احمدیہ مساجد میں ہزارہا احمدی نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوتے ہیں جبکہ غیر مبایعین کی حالت جو حضرت مولوی غلام حسن خان صاحبؓ نے پچاس سال پہلے بیان کی تھی، اب اُس سے بھی کہیں کم تر دکھائی دیتی ہے۔

......❁......❁......❁......

انجمن ہلال احمر......ریڈ کراس

جون ۱۸۵۹ء میں سولفرینو کے مقام پر آسٹریا اور فرانس کے درمیان ایک جنگ ہوئی جس میں آسٹریا کے چودہ ہزار سپاہی قتل یا زخمی ہوئے اور آٹھ ہزار لاپتہ ہوئے یا قیدی بنالئے گئے۔ جبکہ فرانس کے پندرہ ہزار فوجی قتل یا زخمی ہوئے اور دو ہزار لاپتہ ہوگئے یا قیدی بنالئے گئے۔ اس کے علاوہ بے شمار زخمی فوجی کسمپرسی کے عالم میں میدان جنگ میں پڑے سسکتے رہے۔ ایسے میں سوئٹزرلینڈ کے ایک نوجوان تاجر ژین ہنری دونانت نے اپنے طور پر لوگوں کو اکٹھا کرکے زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا کام سرانجام دیا۔ پھر ۱۸۶۲ء میں انہوں نے ایک کتاب میں جنگ کے بھیانک نتائج کا نقشہ کھینچنے کے بعد یہ رائے دی کہ ہر ملک میں رضاکاروں کی ٹیم ہونی چاہئے جو ایسے مواقع پر طبی امداد کا کام سرانجام دے۔ انہوں نے یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کرکے اُن ممالک کو اپنے اس مشورہ پر عمل کرنے کیلئے اکسایا۔ چنانچہ ۱۸۶۳ء میں جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یورپ کے ۱۶ر ممالک کے نمائندے شریک ہوئے اور اتفاق رائے سے ریڈ کراس کا قیام عمل میں آگیا۔ اس عظیم کامیابی پر ہنری دونانت کو ۱۹۰۱ء میں امن کا نوبل انعام دیا گیا۔ اُن کی وفات ۱۹۱۰ء میں ہوئی۔

۱۸۸۱ء میں امریکہ کی ایک رضاکار شخصیت کلارا بارٹن کے زیر اہتمام انجمن ریڈ کراس کی شاخ امریکہ میں بھی قائم کردی گئی اور ۱۸۸۲ء میں امریکہ نے بھی جنیوا کنونشن پر دستخط کردیئے۔

انجمن ریڈ کراس کے مقاصد یہ تھے کہ زخمی اور بیمار فوجیوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ میں بغیر تعصب کے حصہ لیا جائے گا، رُکن ممالک کبھی لڑائی کی وجوہات اور اس کے نتائج پر غور نہیں کریں گے، خواہ وہ خود بھی لڑائی میں ملوث کیوں نہ ہوں۔

انجمن ریڈ کراس کا نشان سوئٹزرلینڈ کے پرچم کو بالکل اُلٹ کر تیار کیا گیا اور یہ ہنری دونانت کے احترام کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ انجمن کے رکن ممالک کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ اس نشان والی کسی گاڑی، عمارت یا فرد کو کسی صورت بھی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ بعد ازاں انجمن کی شاخیں اسلامی ممالک میں بھی قائم ہوگئیں جن کے اغراض و مقاصد ایک ہیں تاہم نام میں ترمیم کرکے اس کا نام انجمن ہلال احمر قرار پایا۔ ایران میں اسے انجمن شیر و خورشید کا نام دیا گیا۔

۱۹۴۸ء میں اس انجمن کے تحت مرکز عطیہ خون کا اضافہ کیا گیا۔ جنگ عظیم اوّل کے کچھ عرصہ بعد تک جب امن و عافیت کی فضا قائم رہی تو انجمن نے جنگ کے متاثرین کے علاوہ دیگر وباؤں اور آفات سے متاثر ہونے والے افراد کو بھی اپنے پروگرام میں شامل کرلیا۔ بنیادی طور پر اس انجمن کی خدمت کے تین پہلو بیان کئے گئے ہیں یعنی ابتدائی طبی امداد، نرسنگ اور ویلفیئر۔

یہ معلوماتی مضمون روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۳ر جولائی ۲۰۰۰ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

......❁......❁......❁......

صوبہ سرحد میں احمدیت

صوبہ سرحد کے پہلے صوبائی امیر حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ نے اپنی کتاب میں حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری کو اس علاقہ کا پہلا احمدی قرار دیا ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں پیر صاحب کوٹھہ شریف (حضرت سید امیرؒ) سے بہت پہلے سے سن رکھا تھا۔

حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب کی ولادت قریباً ۱۸۱۳ء میں ہوئی اور آپ بہ تلاش روزگار قندھار سے نکل کر براستہ چمن، کوئٹہ، شکارپور سندھ وغیرہ سفر کرتے ہوئے بمبئی کی تیسری رجمنٹ کے افسر کپتان راورٹی کے پشتو اور فارسی کے استاد اور منشی مقرر ہوئے۔ پھر کپتان کے ساتھ ہندوستان کے کئی مقامات کی سیر کرتے ہوئے لاہور سے ہوتے ہوئے پشاور پہنچے جہاں پادری ہیوز اور دوسرے پادریوں کی درخواست پر صحف انبیاء اور اناجیل اربعہ کا پشتو ترجمہ کیا۔ جب انگریزوں نے صوبہ سرحد میں مدارس کی بنیاد رکھی تو آپ کو ضلع ہزارہ اور پشاور میں مدارس قائم کرنے کے لئے چیف محرر مقرر کیا۔ اسی دوران آپ کے حضرت سید امیرؒ آف کوٹھہ تحصیل صوابی ضلع مردان سے دوستانہ تعلقات پیدا ہوگئے۔

آپ بیان کرتے تھے کہ حضرت سید امیرؒ ایک عالم اور خدا رسیدہ شخص تھے۔ ایک دن بغرض نماز تجدید وضو فرما رہے تھے کہ اُن پر کشفی کیفیت طاری ہوئی اور افسوس سے کہا کہ ہمارا وقت گزر گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ آپؒ کی عمر تو ابھی اس قدر نہیں اور آپؒ کے ساتھی عمدہ صحت رکھتے ہیں...... تو آپؒ نے کہا کہ تم نے میرا مطلب نہیں سمجھا، جس شخص نے دنیا کی اصلاح کے واسطے پیدا ہونا تھا، وہ پیدا ہوگیا ہے یعنی امام مہدی آخرالزمان۔ اور اب ہمارا وقت ختم ہوچکا ہے۔ اُس شخص نے پوچھا کہ امام مہدی کہاں ہے؟۔ آپؒ نے فرمایا کہ مَیں اَور کچھ نہیں کہتا مگر صرف اس قدر کہ اس کی زبان پنجابی ہے اور میرے بعض لوگ اس کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری کی یہ شہادت حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتاب ”تحفہ گولڑویہ“ میں بھی درج فرمائی ہے۔

حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے تھے کہ ”براہین احمدیہ“ کی اشاعت کے بعد قریباً ۱۸۸۷ء میں مَیں تہجد پڑھ کر اپنے کمرہ میں مراقبہ میں بیٹھا تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ کمرے کی چھت اوپر اٹھ گئی ہے اور تیز روشنی کمرہ میں داخل ہو رہی ہے۔ جب روشنی قدرے مدھم ہوئی تو مَیں نے ایک بزرگ کو سروقد اپنے سامنے کھڑا دیکھا۔ مَیں نے اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا اور باادب دوزانو ہوکر سامنے بیٹھا۔ پھر کشفی حالت بدل گئی۔ ایک عرصہ بعد جب مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھی تو مَیں نے اُن کو شناخت کرلیا کہ یہ وہی بزرگ تھے۔ چنانچہ عرصہ دراز تک مَیں نے

یہی سمجھا کہ میرا کشفی طور پر اُن سے مصافحہ کرنا ان سے بیعت کے مترادف ہے۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب سے ذکر کرتے کہ آپ بیعت کیوں نہیں کرتے تو آپ فرماتے کہ مَیں نے عالمِ کشف میں بیعت کی ہوئی ہے اور دستی بیعت تب کروں گا کہ مجھ میں شوق پیدا ہو اور خود قادیان جاسکوں۔ اتنے میں حضرت مسیح موعودؑ وفات پاگئے۔ پھر بھی آپ وہی بات کہتے رہے۔ ۱۹۱۱ء میں خاکسار نے عرض کیا کہ شریعت تو ظاہر کی پابند ہے۔ تب فرمایا کہ اچھا میری طرف سے بیعت کا خط لکھ دو۔ چنانچہ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو آپ کی بیعتِ احمدیت کا خط لکھا اور آپ نے دستخط کردیئے۔

سلسلہ احمدیہ کے تاریخی رجسٹر بیعت اولیٰ کی رو سے صوبہ سرحد کے اوّلین احمدی حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحبؓ تھے جنہیں ۲۸؍مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل ہوا اور ۲۹؍اپریل ۱۸۸۹ء کو حضورؑ نے اپنے قلم مبارک سے دوسروں کو بیعت لینے کا اجازت نامہ تحریر کرکے آپؓ کو عطا فرمایا۔

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ کا بیان ہے کہ آپؓ تیس پینتیس سال کے خوش رو نوجوان تھے، میانہ قد تھا، ذی علم اور متقی انسان تھے، ان کے چہرے سے رشد اور سعادت کے آثار نمایاں تھے۔

پشاور کے سب سے پہلے احمدی حضرت قاضی عبدالقادر خان صاحبؓ، خان بہادر تھے۔ آپؓ نے ۲۴؍اگست ۱۸۸۹ء کو بیعت کی سعادت پائی۔

یہ تحقیق روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۸؍جون ۲۰۰۰ء میں شائع ہونے والے مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے مضمون اور ۲۶؍جون ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب کے مضمون کا خلاصہ ہے۔

اکبر الٰہ آبادی

سید اکبر حسین رضوی ۱۵؍نومبر ۱۸۴۶ء کو ضلع الٰہ آباد کے قصبہ باڑہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید تفضل حسین ایک صوفی منش درویش تھے، والدہ بھی نہایت پرہیزگار تھیں۔ آپ نے عربی، فارسی اور ریاضی کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پھر سرکاری مدرسوں سے پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوکر انگریزی تعلیم شروع کی جسے ۱۸۵۷ء کے حالات کی وجہ سے ادھورا چھوڑنا پڑا۔ بعدازاں انگریزی سیکھنے کا شوق ملازمت کے دوران پورا کرتے رہے۔ انگریزی کتب کا مطالعہ بھی کرلیتے اور جب بطور جج تعینات ہوئے تو عدالتی فیصلے بھی انگریزی میں لکھتے رہے۔ آپ اکبر کے تخلص اور لسان العصر کے لقب سے مشہور ہوئے۔

اکبر کو چھوٹی عمر میں ہی تلاش معاش پر مجبور ہونا پڑا۔ ۱۸۵۹ء میں بطور نقل نویس سرکاری ملازمت شروع کی۔ ۱۸۶۶ء میں مختاری کا امتحان پاس کرکے نائب تحصیلدار ہوگئے۔ ۱۸۷۰ء میں ہائی کورٹ میں ریڈر مقرر ہوئے۔ ۱۸۷۳ء میں وکالت کا امتحان پاس کرکے وکالت شروع کردی۔ ۱۸۸۰ء میں جج مقرر ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے عدالت خفیفہ کے جج بنے۔ ۱۸۹۴ء میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں صحت کی خرابی کی بناء پر اسی عہدہ سے ریٹائرڈ ہوگئے اگرچہ حکومت آپ کو عدالت عالیہ کا جج مقرر کرنا چاہتی تھی لیکن آپ کی بیوی اور جواں سال بیٹے ہاشم کی موت نے آپ کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالا۔ ۱۹۰۷ء میں آپ کو عدالتی خدمات کے صلہ میں ''خان بہادر'' کا خطاب عطا کیا گیا۔ ستمبر ۱۹۲۱ء میں ۷۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۷؍اپریل ۲۰۰۰ء میں مکرمہ طلعت بشریٰ صاحبہ کے قلم سے اکبر کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

اکبر بہت خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد اور بذلہ سنج تھے۔ ذہانت اور زندہ دلی کے جوہر آپ میں بھرے ہوئے تھے۔ وطن پرستی کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ کیلئے بہت درد رکھتے تھے۔ بیدار مغز اور وسیع القلب انسان تھے۔ انگریزی تعلیم کے خلاف نہ تھے لیکن انگریزی تہذیب کی یلغار کے خلاف تھے۔

اکبر کو شاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ رفتہ رفتہ آپ کے کلام میں انفرادیت نمایاں ہونے لگی۔ ظرافت کے ساتھ ساتھ تصوف کے مضامین بھی کلام میں آنے لگے۔ طنز و مزاح کے رنگ میں ڈوبی ہوئی اصلاحی شاعری میں کمال پیدا کیا۔ اکبر کے کلام سے انتخاب ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

شبابِ عمر نے کھویا، طمع نے دین لیا
ٹھگوں نے ہم سے بڑی نعمتوں کو چھین لیا

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا
افعال مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا
اکبر نے سنا ہے اہل غیرت سے یہی
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جاکر

خدا کے فضل سے بی بی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اس کو نہیں آتا، انہیں غصہ نہیں آتا

رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ
قوم کے غم میں ڈنر کھاتا ہے حکام کے ساتھ

اُن کے گلشن میں دیا کرتا ہے اسپیچ وفا
زاغ ہو جائے گا اک دن آنریری عندلیب

خلافِ شرع تو یہ شیخ تھوکتا بھی نہیں
مگر اندھیرے اجالے میں چوکتا بھی نہیں

ہم ریش دکھاتے ہیں کہ اسلام کو دیکھو
مس زلف دکھاتی ہے کہ اس لام کو دیکھو

یوسف کو نہ سمجھے کہ جواں بھی ہے حسیں بھی
شاید نرے لیڈر تھے زلیخا کے میاں بھی

قرآن ہے شاہد کہ خدا حسن سے خوش ہے
کس حسن سے یہ بھی تو سنو، حسنِ عمل سے
ہو دعویٔ توحید مبارک تمہیں اکبر
ثابت بھی کرو اس کو مگر طرزِ عمل سے

تمہیں اس انقلابِ دہر کا کیا غم ہے اے اکبر
بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ تم ہوگے نہ ہم ہوں گے

حضرت کعب بن زہیرؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۰؍اگست ۲۰۰۰ء میں مکرم خواجہ عبدالعظیم احمد صاحب کے قلم سے قصیدہ بُردہ کے شاعر حضرت کعب بن زہیرؓ کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

آپؓ کا پورا نام ابوعقبہ کعب بن زہیر ابن ابی سلمیٰ مزنی تھا۔ والدہ کا نام کبشہ بنت عمار تھا۔ آپ کو آپکے والد نے ادب و حکمت کی آغوش میں پالا۔ آپ بچپن سے ہی شعر کہا کرتے تھے۔ آپ کے والد آپ کو اسلئے شعر گوئی سے منع کرتے مبادا کوئی نازیبا بات کہہ بیٹھیں جس سے خاندان کی عزت جاتی رہے۔ انہوں نے آپ کو کئی بار شعر کہنے پر سزا بھی دی لیکن جب آپ باز نہ آئے تو آخر تنگ آکر انہوں نے آپ کو چند عنوانات دیئے جن پر آپ نے حیرت انگیز شعر لکھے اور اس طرح آپ کو شعر کہنے کی اجازت مل گئی۔ آپ کے خاندان میں یکے بعد دیگرے گیارہ شعراء گزرے ہیں۔ آپ کے والد آپ کو عمدہ اور چیدہ قسم کے اشعار یاد کرواتے اور مشق سخن کرواتے، اصلاح کرتے اور رموزِ فن سے آگاہ کرتے۔ انہوں نے اپنی وفات سے پہلے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک رسّی لٹکائی گئی۔ جب یہ اُس کو پکڑنے کیلئے آگے بڑھے تو وہ فوراً اوپر اٹھ گئی۔ صبح کو آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلاکر نصیحت کی کہ میرے بعد آسمان سے کوئی نئی بات ظاہر ہوگی، تم اُسکی چھان بین کرنا اور فائدہ اٹھانا۔

سن سات ہجری میں کعب نے اپنے بھائی بجیر کو مدینہ بھیجا تاکہ وہ اسلام کے بارہ میں تحقیق کرکے آئیں۔ لیکن بجیر نے مدینہ پہنچ کر اسلام قبول کرلیا اور وہیں کے ہوکر رہ گئے۔ بجیر کے اسلام قبول کرلینے سے کعب کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور اُس نے اسلام، آنحضورﷺ اور خصوصاً مسلمان عورتوں کے بارہ میں ہجویہ اشعار کہنے شروع کردیئے۔ اس کا علم ہونے پر آنحضورﷺ نے کعب کے فتنہ کو روکنے کیلئے سخت قدم اٹھانے کا حکم دیا۔ اسی دوران حضرت بجیرؓ نے اپنے بھائی کو آنحضورﷺ سے معافی مانگنے اور اسلام قبول کرنے پر آمادہ کرنے کیلئے ایک خط بھی لکھا لیکن کعب کی گستاخیاں بڑھتی چلی گئیں۔ آخر جب آنحضورؐ نے مکہ فتح کرلیا تو کعب نے پناہ لینے کے لئے مختلف عرب قبائل سے رابطہ کیا لیکن اکثر قبائل نے اُسے پناہ دینے سے انکار کردیا۔ اس وقت حضرت بجیرؓ نے ایک اَور خط اُسے لکھا اور سخت تنبیہ کی۔

۹ ہجری کی ایک رات کعب چپکے چپکے مدینہ پہنچے اور حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ آنحضورﷺ کی خدمت میں بوقت فجر حاضر ہوکر عرض کیا: ''یارسول اللہ! اگر کعب بن زہیر آپؐ کے پاس توبہ کرتے ہوئے اسلام لائے اور امان مانگے تو کیا آپؐ اُسے معاف کردیں گے؟''۔ آنحضورؐ نے فرمایا: ''ہاں''۔ تو کعب بولے کہ مَیں ہی کعب بن زہیر ہوں...... یارسول اللہﷺ۔

اُس وقت کعبؓ نے آنحضورﷺ کی مدح میں وہ عظیم الشان قصیدہ پڑھا جس کی وجہ سے اس عظیم شاعر کی قدر کی جاتی ہے۔ راویوں کے بقول یہ سُن کر آنحضورﷺ بھی جھوم اٹھے اور صحابہؓ کی توجہ بعض عمدہ اشعار کی طرف مبذول کرواتے رہے۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر مبارک اتار کر کعبؓ کو دیدی۔ چادر کو بُردہ کہتے ہیں، اس وجہ سے اس امتیازی قصیدہ کا نام قصیدہ بُردہ رکھا گیا۔

اس قصیدہ کے ۵۸؍اشعار ہیں اور اس کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ بارہ اشعار پر مشتمل ہے جس میں محبوب کو سراہا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں اکیس اشعار ہیں جس میں اُس روشنی کا ذکر ہے جو محبوب کے پاس پہنچاتی ہے۔ اور تیسرا حصہ اس قصیدہ کی جان ہے۔ اس میں آنحضورﷺ اور مہاجرین سے معذرت کرکے اُن کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کے بعض اشعار کا ترجمہ یوں ہے:-

''یقیناً حضورؐ ایسی چمکتی اور کاٹنے والی سونتی ہوئی تلوار ہیں (کفار کے خلاف) جو اللہ کی طرف سے ہے اور اُس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ پس علم کی انتہاء یہ ہے کہ آپؐ بشر ہیں اور تمام مخلوق خداوندی میں اعلیٰ ہیں۔ آپؐ ایک فضل کے سورج ہیں اور آپؐ کے صحابہؓ اُس سورج سے تعلق رکھنے والے ستارے ہیں جو ظلمتوں اور اندھیرے میں اسی سورج کے انوار لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں۔ حضورؐ کے اعلیٰ اخلاق کتنے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آپؐ ظاہری اور باطنی لحاظ سے حسین ترین ہیں۔ آپؐ ایک بہت خوبصورت پھول کی طرح ہیں یا ایک شان و شوکت والے چاند کی طرح، جو چودھویں کی رات کو لوگوں کو ٹھنڈک کے ساتھ روشنی دیتی ہے یا آپؐ کرم کے بحر ذخار ہیں یا ہمتوں میں زمانے کی طرح بلند ہمت ہیں''۔

اس قصیدہ کی کئی شرحیں لکھی گئیں اور اسکے تراجم متعدد زبانوں بشمول اردو، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن و لاطینی وغیرہ میں کئے جاچکے ہیں۔

قبول اسلام کے بعد کعبؓ کی کایا ہی پلٹ گئی اور آپؓ شیدائی مبلغ اسلام بن گئے۔ آپؓ کے کلام میں اسلام اور آنحضورﷺ سے بے نظیر پیار کی جھلک بھی نظر آنے لگی۔ آپؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور کے آخر میں ۲۶ ہجری (۶۴۵ء) کو ہوئی۔

بقیہ: بینن میں احمدیہ مسجد کی تعمیر
از صفحہ نمبر ۱۶

ہمارے مبلغین نے کہا کہ ہم بادشاہ کو اسلام کے متعلق کچھ باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو عیسائی ہے اور اسلام کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور آپ اسے اسلام کی تبلیغ کرنے آئے ہیں لہذا ہم آپ کو اس سے ہرگز ملنے نہیں دیں گے۔ بہتر ہے کہ آپ فوراً واپس چلے جائیں۔

ہمارے مبلغین نے کہا کہ اگر بادشاہ اپنے منہ سے ہمیں ملنے سے انکار کردے گا تو ہم واپس چلے جائیں گے اور اسے ملنے پر اصرار کیا۔ آخر اسے پیغام بھجوایا گیا کہ چند مسلمان لوگ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس دوران ہمارے مبلغین نے بڑی دعا کی۔ آخر بادشاہ (King) نے شام کو ملنے کے لئے وقت دے دیا۔

شام کے وقت ہمارے مبلغین اس سے ملے، اس کو اسلام کے متعلق سمجھایا، اپنے آنے کا مقصد بتایا اور احمدیت کا پیغام دیا اور بڑے احسن رنگ میں اسے تبلیغ کی۔

بادشاہ (King) نے جب ساری باتیں سنیں تو اس نے کہا کہ اسلام کے متعلق جو باتیں آپ نے بتائی ہیں یہ مجھے پہلے کسی نے نہیں بتائی تھیں اور اسلام کے متعلق میرے ذہن میں جو اعتراضات تھے وہ سب دُور ہوگئے ہیں۔ نیز اس نے بتایا کہ آپ کا یہاں آنا معجزہ ہے کیونکہ میرے گاؤں کے سب لوگ عیسائی ہیں لیکن یہ جب بھی کھانے کے لئے سور لاتے ہیں تو وہ گاؤں میں پہنچتے ہی مر جاتا ہے۔ یعنی یہ ایک پاکیزہ گاؤں ہے۔ اس نے ہمارے مبلغین کو اگلے ہفتے پھر ملنے کا وقت دے دیا۔

اگلے ہفتہ ہمارے مبلغین اس سے ملنے کے لئے گئے۔ اس ملاقات میں اسے احمدیت کی تبلیغ کی گئی اور نظام جماعت کے متعلق سمجھایا، نیز خلافت کا بھی تعارف کروایا گیا۔ بادشاہ نے یہ سب باتیں بڑے غور اور شوق سے سنیں۔ سب سے آخر پر اسے قبول احمدیت کی دعوت دی گئی اور اسے کہا گیا کہ اب تمام صورتحال تم پر واضح ہو گئی ہے لہذا اب تم بیعت کر کے احمدی ہو جاؤ۔

بادشاہ (King) نے کہا کہ جو باتیں آپ نے کہی ہیں وہ تو سب درست اور صحیح ہیں اور مجھے پسند آئی ہیں مگر قبول احمدیت کے لئے مجھے اپنے درباریوں اور وزیروں سے مشورہ کرنا ہوگا۔ اس کے بعد ہی مَیں آپ کو فیصلہ دے سکوں گا۔ لہذا آپ اگلے منگل کو آجائیں۔

ہمارے مبلغین واپس آگئے اور تمام جماعت کو اس بادشاہ (King) کے متعلق بتایا اور دعا کی تحریک کی۔ قریبی جماعتوں کو بھی دعا کے لئے کہا گیا، نیز قریبی ملکوں کے امراء کو بھی دعا کے لئے

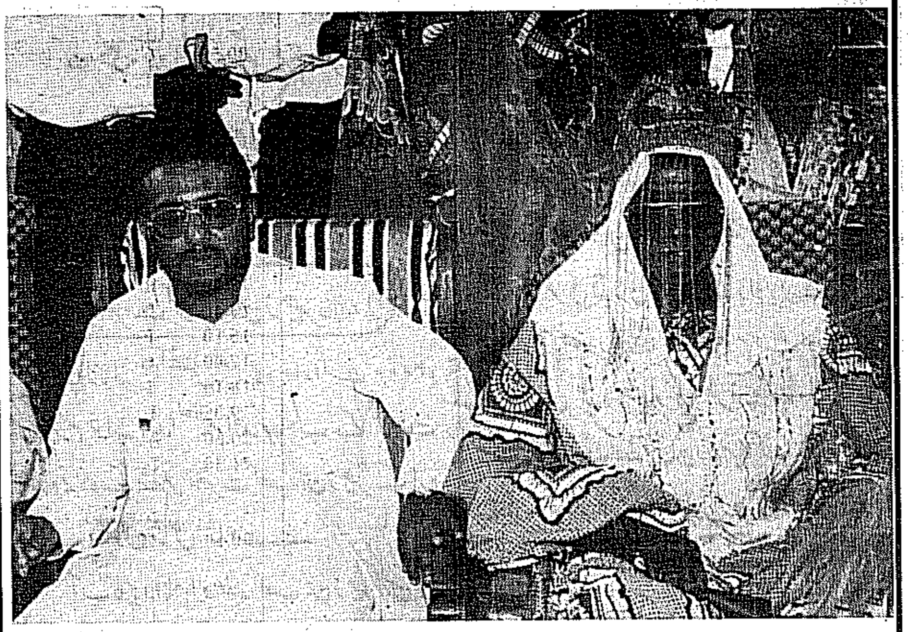

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر و مبلغ انچارج بینن نو مسلم بادشاہ "عبدالسلام" کے ساتھ

خطوط لکھے گئے۔ صدقہ بھی دیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ کو بھی دعا کے لئے خط لکھا گیا۔ تہجد کی نماز بھی ادا کی گئی اور خصوصیت سے دعائیں کی گئیں۔

منگل کے روز ہمارے مبلغین وقت مقررہ پر اس گاؤں کے لئے روانہ ہوئے۔ گاؤں میں پہنچنے سے قبل ہی وہاں کے عیسائی لوگوں اور چند پادریوں نے ہمارے مبلغین کی گاڑی کو روک لیا اور کہا کہ تم ہمارے بادشاہ (King) اور گاؤں والوں کو مسلمان بنانا چاہتے ہو۔ ہم تمہیں ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے لہذا بہتر ہے کہ تم یہیں سے واپس چلے جاؤ ورنہ یہاں خون خرابہ ہو جائے گا۔

ہمارے مبلغین نے کہا کہ سب جماعت اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں لہذا آج ضرور ہم نے بادشاہ (King) کا فیصلہ سن کر ہی یہاں سے جانا ہے۔ ہمارے مبلغین نے ایک قریبی پولیس سٹیشن سے رابطہ کیا اور تمام صورتحال بتائی۔ انہوں نے ہمارے مبلغین کے ساتھ دو پولیس والے مع ہتھیاروں کے بھیج دئے۔ جب پادریوں نے پولیس کو دیکھا تو راستے سے ہٹ گئے۔ مبلغین بادشاہ (King) کے محل میں پہنچے تو وہ سب درباریوں اور وزیروں سمیت انتظار کر رہا تھا۔ بادشاہ (King) سے ملے اور اس سے پوچھا کہ اب آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم آج آپ کا فیصلہ سننے کے لئے آئے ہیں۔ اور بتایا کہ آپ کے لئے دعا کے واسطے ہم نے اپنے خلیفہ کو بھی خط لکھا ہے لہذا ہمیں بڑی امید ہے۔ بادشاہ (King) اپنی پوری وجاہت کے ساتھ تمام درباریوں کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ مَیں آج سے مسلمان ہوتا ہوں اور مجھے اسلام پسند ہے اور مَیں عیسائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ خدا میرے گناہ بخش دے۔ نیز آج سے میرا نام "عبدالسلام" ہے اور اس نے بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ پھر اپنے درباریوں اور وزیروں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا کہ میرا فیصلہ تو آپ سب نے سُن لیا ہے مگر اب مَیں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ میں سے کون کون میرے ساتھ ہے۔ یعنی میرے ساتھ کون کون مسلمان ہونا چاہتا ہے۔

یہ بڑی مشکل گھڑی تھی نیز خدائی نشان کا بھی وقت تھا۔ آخر کار سب درباریوں اور وزیروں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم اپنے بادشاہ (King) کے پیچھے ہیں۔ اگر ہمارا بادشاہ (King) مسلمان ہو گیا ہے تو آج سے ہم سب بھی مسلمان ہیں۔ اور اسی وقت اس گاؤں کے پانچ ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ اکبر۔ فالحمد للہ

اس کے بعد بادشاہ (King) نے جو پہلا سوال کیا وہ یہ تھا کہ اب ہم مسلمان ہو گئے ہیں لہذا ہماری تربیت اور نماز کے لئے یہاں مسجد بھی ہونی چاہئے۔ یعنی مسجد بننے سے پہلے ہی پانچ ہزار نمازی تیار تھے۔ فوری طور پر تو ابو بکر کے گھر میں نمازیں ادا کی گئیں۔ ابو بکر تو اتنا خوش تھا کہ ہمارے مبلغین سے ملتا تھا اور رو رو کر دعائیں دیتا تھا کہ آپ نے تو معجزہ کر دکھایا۔

تین ماہ کے عرصہ کے اندر اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بڑی مسجد بنائی گئی اور یہ مسجد بھی اب چھوٹی ہو گئی ہے کیونکہ ہر وقت وہاں نمازی موجود ہوتے ہیں اور کثرت سے ہوتے ہیں۔

جس دن مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اسی دن گورنمنٹ کی طرف سے اس گاؤں میں ایک مرکزی مارکیٹ کا بھی سنگ بنیاد رکھا گیا۔ (اس کے لئے گاؤں والوں نے عرصہ دراز سے گورنمنٹ کو درخواست دے رکھی تھی کہ وہاں ایک منڈی ہونی چاہئے) یعنی خدا نے ایک ہی دن مذہبی غلبہ اور ترقی کی بنیاد بھی ڈال دی اور دنیاوی معاش کی ترقی کی راہ بھی کھول دی اور وہ سب اس کو احمدیت کی برکت یقین کرتے ہیں۔ احمدیت کی اس کامیابی کی وجہ سے وہاں کے مخالفین کے سر جھک گئے اور انہوں نے حیرانگی سے کہا کہ جو کام ہم نہیں کر سکتے تھے وہ احمدیت نے چند دنوں میں کر دکھایا۔

خدا کے فضل سے یہ ایک نشان تھا ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ......﴾ کا یعنی ایک شخص سے پانچ ہزار افراد احمدیت میں داخل ہو گئے۔

ہم وقتاً فوقتاً اس قسم کے واقعات مضامین کی صورت میں قارئین کی خدمت میں بھجواتے رہیں گے۔ کیونکہ یہاں تو خدائی فضلوں کی ایک نہ رکنے والی ہوا چل رہی ہے اور ہم گویا خدا تعالیٰ کو اپنے اندر چلتا پھرتا اور ہماری مدد کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالتا رہے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور نصرت و تائید سے نوازتا رہے۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تمام لوکل احباب نے وقار عمل کی نیت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انٹر نیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر تشریف لانے والے
معزز مہمانوں کی خدمت میں
اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا
جرمنی میں گزشتہ دس سال سے خدمت میں پیش پیش
شیزان
Shezan
برائے رابطہ: اعجاز احمد۔
Ph: 06105 44192 & 06152 58603
ایشین چوہدری سٹور
Darmstadter str - 68
Buttle Born 64571 - Germany

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
27.08.01 to 09.09.01

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 27th August 2001

00.00	Repeat of Sundays Jalsa Proceedings
08.00	Rohani Khazaine Prog No.21
08.55	Liqaa Ma'al Arab Session No.378 Rec:11.3.98
09.00	Indonesian Service
11.00	Children's Class with Hazoor No.145, Part 1
12.35	Bangali Service: Various Items
13.35	Rencontre Avec les Francophones
14.55	MTA USA: Various Item
15.55	Children's Corner No.145 ®
16.55	German Service: Various items
18.10	Rencontre Avec les Francophones
19.15	Liqaa Ma'al Arab Session No.378 ®
20.45	Majlis-e-Irfan
21.45	Rohani Khazaine ®
21.46	MTA USA ®

Tuesday 28th August 2001

01.00	Children's Class with Hazoor Final Part
01.55	Tarjumatul Quran Class No.204 Rec: 3.9.97
02.55	Medical Matters
03.40	Mulaqat with Bengali Friends Rec:11.01.2000
04.55	Urdu Class No.246 Rec:15.02.97
08.00	Medical Matters ®
08.55	Urdu Class No.246 ®
10.00	Indonesian service: various Programmes
11.00	Children's Corner Class No.145 ®
12.40	Bengali Service: Various Programme
13.40	Mulaqat with Bengali Friends ®
14.55	Tarjumatul Quran Class No.204 ®
16.00	Children's Corner Class No.145 ®
16.55	German Service: Various Programme
18.15	French programme: Various item
18.55	Urdu Class No.246 Rec:15.02.97
20.25	Mulaqat with Bengali Friends ®
21.30	Medical Meters Prog No.2
22.25	Tarjumatul Quran Class No.204 ®

Wednesday 29th August 2001

01.00	Hikayatee Shereen & Waqfeen e Nau Items
02.00	MTA USA: Documentary
03.30	Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:15.03.2000
04.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.379 Rec:12.03.98
08.35	Documentary: Safer Hum ne kiya
09.04	Liqaa Ma'al Arab: Session No.379 ®
10.00	Indonesian Service : Various Items
10.50	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Hadhrat Khalifatul Masih IV Mulaqat With Atfal
15.00	From MTA USA: Documentary ®
16.00	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
17.00	German Service: Various Items
18.15	French Programme: Mulaqat No.15
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.379 ®
20.30	Hadhrat Khalifatul Masih IV Mulaqat With Atfal
22.00	MTA USA: Documentary ®
23.00	MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No. 9

Thursday 30th August 2001

00.55	Children's Corner: Guldasta No.56
02.00	Homeopathy Class By Hazoor No 41
03.00	Aina Part 2
03.30	Q/A Session: With English speaking friends Rec: 24.11.96 Part 1
05.00	Urdu Class: Lesson No.248 / Rec: 21.02.97
08.30	Aina Part 2 ®
09.00	Urdu Class: Lesson No.248, Rec: 21.02.97 ®
10.10	Indonesian Service: Various Items
11.15	Children's Corner: Guldasta No.56
12.30	Bengali Service: Various Programmes
13.45	Q/A Session: With English speaking friend ®
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.41, ®
16.05	Children's Corner: Guldasta No.56 ®
17.10	German Service: Various Programmes
18.15	French Programme:
19.15	Urdu Class: Lesson No.248 ®
20.45	Q/A Session: With English Speaking Friends ®
21.45	Homeopathy Class: Lesson No.41 ®

Friday 31st August 2001

01.05	Children's Corner: from Canada, Class No.63
01.55	Majlis-e-Irfan: Huzoor with Urdu Speaking Friends
02.55	Lajna Magazine: No.9
04.50	Urdu Class: Lesson No.254 / Rec.11.03.97
09.25	Urdu Class: With Huzoor Lesson No.254 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
10.20	Bengali Service: Ways of 'Coping with Mukhalefat'
12.00	Friday Sermon:
13.30	Majlis e Irfan: with Huzoor
14.30	Documentary: ®
15.05	Friday Sermon: 31.08.01 ®
16.05	Children's Corner: Class No.63 by Naseem Mahdi®
16.55	German Service: Various Items.
18.10	French Programme: Aurore No.10
19.10	Urdu Class: Lesson No.254 ®
20.05	Friday Sermon: Rec.31.08.01®
21.40	Majlis Irfan ®

Saturday 1st September 2001

01.05	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Prog No. 2
02.00	Friday Sermon Rec: 31.08.01 ®
03.30	Mulaqat: With German Speaking Friends Rec: 15.08.01
04.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.380 Rec:17.03.98
07.05	MTA Mauritius: Caravane 2000
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.380 ®
09.55	Indonesian Service:
11.25	Children's Corner: Waqfeen –e-Nau Prog.No.2
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Mulaqat With German Speaking Friends. ®
15.55	Children's Class: With Huzoor
16.55	German Service:
18.10	French Programme
19.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.380 ®
20.00	Arabic Programme: Tafseer ul Kabir Prog. No.30
20.30	Mulaqat With German Speaking Friends ®
22.00	Children's Class With Huzoor ®

Sunday 2nd September 2001

00.55	Children's Corner: Quiz Hifze Ishaar No &Kudak
01.40	Darsul Quran: From London By Huzoor No. 8, Rec: 29.12.98
03.35	Mulaqat: Young Lajna and Nasirat
05.05	Urdu Class: Lesson No.255
06.45	Dars ul Quran: Lesson No.8 ®
08.15	Chinese Programme: Book reading Part 4
08.55	Urdu Class: Lesson No.255 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.55	Children's Class: By Huzoor®
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Mulaqat With Young Lajna & Nasirat
15.10	Friday Sermon: Rec.31.08.01 ®
17.00	German Service: Various Items
18.10	English Programme
19.05	Urdu Class: Lesson No.255 ®
20.30	Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
21.30	Dars ul Quran: Lesson No.8 ®

Monday 3rd September 2001

00.50	Children's Class By Hazoor Rec.05.06.99 |Part 1
02.00	MTA USA: Various Programme
03.30	Rencontre Avec Les Francophones
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.383 – Rec.24.03.98
06.55	Interview: Arshad A. Khan Ameer Sb 'Sarhad'
08.05	Rohani Khazaine Prog No.22®
08.55	Liqaa Ma'al Arab Session No.383 Rec:24.03.98
09.55	Indonesian Service: F/S By Huzoor Indonesian translation
11.00	Children's Corner Class with Hazoor No.146
12.40	Bangali Service: Various Items
13.40	Rencontre Avec les Francophones
15.00	MTA USA: Various Item
15.55	Children's Corner No.146 ®
16.55	German Service: Various item
18.10	Rencontre Avec les Francophones
19.15	Liqaa Ma'al Arab Session No.383 ®
20.20	Turkish Programme:Introducton to Ahmadiyyat
20.50	Majlis-e-Irfan: ®
22.20	MTA USA Programme ®

Tuesday 4th September 2001

01.00	Children's Class with Hazoor No.146 Final Part®
01.20	Children's CornerYassranalal Quran No.10
01.50	Tarjumatul Quran Class No.205 Rec: 14.10.97
02.50	Medical Matters
03.10	Documentary
03.30	Mulaqat with Bengali Friends:
04.30	Le Francais C'est Facile Lesson No. 14
04.55	Urdu Class No.256
07.00	Pushto programme: Friday Sermon
08.00	Medical Matters ®
09.00	Urdu Class No.256 ®
10.00	Indonesian service: Various Programmes
11.00	Children's Corner Class No.146 ®
11.30	Le Francais C'est Facile Lesson No. 14 ®
12.40	Bengali Service: Various Programme
13.40	Mulaqat with Bengali Friends ®
14.55	Tarjumatul Quran Class No.204 ®
16.00	Children's Class with Huzoor No.146 Final Part ®
16.20	Children's Corner: Yassranal Quran Less. No.10
16.50	German Service: Various Programme
18.10	French Programme
19.00	Urdu Class No.256
20.00	Norwegian Programme
20.40	Mulaqat with Bengali Friends ®
21.45	Medical Matters
22.00	Tarjumatul Quran Class No.205 ®
.30	Learning French: Lesson No.14 ®

Wednesday 5th September 2001

01.00	Hikayaate Shereen & -Programme by Waqfee-ne-Nau
02.10	MTA USA: Documentary
03.00	MTA Lifestyle: Perahan No.10
03.30	Mulaqat: Aftal With Hazoor
04.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.62
05.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.384 Rec.25.03.98
07.00	Swahili Programme: Muzakarah 'Jihad P.2'
07.50	MTA Lifestyle: Perahan Prog. No.10 & Al Maidah
08.20	Interview
09.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.384
10.00	Indonesian Service:
11.00	Children's Corner: Waqfeene Nau Prog.
11.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.62
12.30	Bengali Programme: Various Items
13.30	Mulaqat: Atfal With Hazoor
15.00	MTA USA: Documentary®
16.00	Children's Corner: Waqfeene Nau Programme
16.55	German Service
18.10	French Programme: Mulaqat With Hazoor
19.10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.384
20.30	Mulaqat: Atfal With Hazoor
22.00	MTA USA: Documentary ®

Thursday 6th September 2001

01.00	Children's Corner: Guldasta No.57
01.50	Homeopathy Class: With Hazoor Lesson No.42 Rec.08.11.94
03.20	Q/A Session With Hazoor Rec.24.11.96 Final Part
04.45	Urdu Class: With Hazoor No.249 Rec.22.02.97:
08.00	Aina ®
08.50	Urdu Class: With Hazoor – Lesson No.249 ®
10.00	Indonesian Service:
10.55	Children's Corner: Guldasta No.57 ®
12.30	Bengali Service: F/S By Hazoor
13.40	Q/A Session with Hazoor Rec.24.11.96 Final Part
14.50	Homeopathy Class With Hazoor No. 42®
15.50	Children's Corner: Guldasta No.57 ®
17.00	German Service:
18.10	French Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.249 ®
20.40	Q/A Session With Hazoor ®
21.30	Documentary: ®
21.55	Homeopathy Class: By Hazoor ®
23.00	Aina ®

Friday 7th September 2001

01.00	Children's Corner: Class No.64 MTA Canada
01.50	Majlis Irfan
03.35	Documentary: Sorrento & the Amalfi Coast
04.00	A Talk: With Aseeran-e-Rahay Maullah
04.45	Urdu Class: With Hazoor No.258 – Rec.19.03.97
08.30	Discussion: 'Atrocities in the name of Religion'
09.25	Urdu Class: By Hazoor Class No.258
10.30	Indonesian Service: Various Items
11.00	Bengali Service: Various Items
12.00	Friday Sermon:
13.40	Majlis Irfan: ®
14.40	Documentary ®
15.05	Friday Sermon: ®
16.05	Children's Class No.64 With Naseem Mahdi Sb®
16.55	German Service: Various Items
18.10	French Programme
19.15	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.258
20.20	Friday Sermon: ®
21.20	Documentary: Sorrento & the Amalfi Coast ®
21.40	Majlis Irfan With Hazoor ®

Saturday 8th September 2001

01.05	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.40	Kehkayshan Programme: 'Istaqamat'
02.00	Friday Sermon: ®
03.00	Computers for Everyone: Part No.114
03.30	German Mulaqat: With Hazoor – Rec.22.01.00
04.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.9
05.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.385
07.05	Mauritian Prog: Children's Class No.22
08.05	Tabaruknat: J/S Rabwah 1976
09.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.385
09.55	Indonesian Service:
10.55	Urdu Asbaaq: Lesson No.9®
11.25	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Prog. No.3
12.40	Bengali Service:
13.40	German Mulaqat: With Hazoor Rec.22.01.00
14.40	Computers for Everyone: Part No.114 ®
15.10	Quiz Khutabaat-E-Imam:
15.55	Children's Class by Hazoor : Rec.08.09.01
16.55	German Service: Various Items
18.10	French Programme
19.10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.385 – Rec.26.03.98
20.05	Arabic Programme: Extracts from Tafseer Ul Kabeer. Prog No.31
20.35	German Mulaqat: With Hazoor: Rec.22.01.00
21.25	Computers for Everyone: Prog. No.114 ®
22.00	Children's Class: by Hazoor Rec.08.09.00 ®
23.00	Quiz Khutabat-e-Imam ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.9 ®

Sunday 9th September 2001

00.55	Children's Corner: Hifze IshaarNo.10&Kudak No.12
01.35	Dars-ul-Quran: By Hazoor No.9 – Rec.20.12.98
03.00	Hamari Kaenat: No.106
03.30	Mulaqat: Hazoor With Young Lajna & Nasirat
04.30	Learning French: Lesson No.10
04.55	Urdu Class by Hazoor
07.00	Dars-ul-Quran: No.9 – Rec.20.12.98 ®
08.30	Chinese Programme: Islam Among other Religion's – Part 5
09.00	Urdu Class by Hazoor ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
11.05	Children's Class by Hazoor – Rec.08.09.01
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Mulaqat : Young Lajna & Nasirat With Hazoor ®
14.50	Hamari Kaenat: No.106 ®
15.10	Friday Sermon by Hazoor : Rec.07.09.01
16.10	Children's Corner: Kudak No.12
16.30	Le Francais C'est Facile Lesson No.10 ®
16.55	German Service: Various Items
18.10	English Programme
19.05	Urdu Class by Hazoor ®
20.05	Documentary: Safar Hum Nay Kiya – Part 6
20.30	Mulaqat With Hazoor. Young Lajna & Nasirat Rec: 08.10.00 ®
21.40	Dars-ul-Quran: No.9 – Rec.30.12.9

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 — Friday, August 24 to September 6, 2001 — Issue No. 34-35

حاصل مطالعه

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

"خلیفۃ المسلمین" کا دیوبندی تصوّر

ملاؤں کا وہ طائفہ جو پہلی جنگ عظیم کے بعد "خلافت سازی" کے لئے گاندھی اور موتی لعل نہرو کے حضور کاسئہ گدائی لئے طواف کرتا رہا اب پھر خلافت کے نام سے اپنی مسند اقتدار جمانے کے لئے عوام کے جذبات سے کھیل رہا ہے اور انہیں یہ مژدہ بھی دیا جارہا ہے کہ ۔

عنقریب اسلام میں ایسی خلافت آئے گی
ہر طرف امن وامان وچین و راحت آئے گی
آئے گا روحانیت کی سلطنت کا دور اب
برٹش وامریکہ کے ازموں کی شامت آئے گی
ہوگی آخر روح اور مادے کی ٹکر ایک روز
غرب کی مادہ پرستی پر قیامت آئے گی
دین حق کی سربلندی کا زمانہ آئے گا
دیکھنا !اسلام کی اب شان وشوکت آئے گی
متحد ہو جائیں گے دنیا کے سارے کلمہ گو
﴿اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ﴾ قرآنی بشارت آئے گی
ساری دنیا دیکھے گی ختم الرسل کا معجزہ
غیب کے پردے سے حق کی فتح ونصرت آئے گی
ہورہے ہیں آسمانوں پر ترے کچھ فیصلے
تیرے ہاتھ ارض وسما کی پھر قیادت آئے گی

(ہفت روزہ 'ندائے خلافت' لاہور ۶۔۱۲ جولائی ۲۰۰۰ء صفحہ ۱)

چونکہ ان مادہ پرست اور ظاہر پرست لوگوں کے نزدیک فیضان نبوت محمدیہ تو ختم ہو چکا ہے اور اُنکے نقطہ نظر سے خِلافت عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃ کا ظہور ممکن نہیں ہے اسلئے "خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن" کا قیام "منہاج المُلّائیۃ" ہی سے ہوگا۔ یہ انکشاف حال ہی میں دیوبندی رسالہ "انوار مدینہ" لاہور کے اکتوبر ۲۰۰۰ء کے شمارہ سے ہوتا ہے کیونکہ اس میں "امیر شریعت ہند" کا مسودہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ "امیر شریعت ہند" شرعاً اگرچہ نائب خلیفۃ المسلمین ہوگا (دفعہ ۲)۔ تاہم "امیر شریعت ہند" کا حق کلیۃً جمیعۃ علماء ہند کو حاصل ہوگا اور اس وقت تک رہے گا جب تک کہ خلیفۃ المسلمین کلیۃً غیروں کے اثر سے آزاد اور بااقتدار خود مختارنہ ہو"۔ (دفعہ ۲۱)

اس کے بعد مسودہ کی دفعہ ۲۲، دفعہ ۲۴، دفعہ ۲۵، اور دفعہ ۳۰ میں "خلیفۃ المسلمین" پر جمیعۃ علماء کو مسلط کرتے ہوئے ہر اہم معاملہ میں ملاؤں کی اجازت و منظوری لازم قرار دی گئی ہے۔ مثلاً زیر دفعہ ۲۲۔ ارشاد ہوتا ہے:

"جس وقت خلیفۃ المسلمین غیروں کے اثر سے آزاد و بااختیار و اقتدار ہو جائیں گے اور جمیعۃ علماء ہند براہ راست ان سے تعلقات قائم کرے گی۔ اس وقت خلیفۃ المسلمین جمیعۃ علماء للہند کے مشورے سے جس شخص کو نامزد کردیں گے اور اس کے نام سند امارت عطا فرمائیں گے وہی شخص امیر الہند ہوگا اور اس صورت میں امیر الہند کا عزل بھی خلیفۃ المسلمین کے اختیار میں ہوگا جس کو حضرت خلیفۃ المسلمین بمشاورۃ جمیعۃ العلماء للہند عمل میں لائیں گے"۔

دیوبندی نظریۂ خلافت کی رو سے امیر الہند کا اعلان کرنے کی اجازت بھی "خلیفۃ المسلمین" کو نہیں جمیعۃ العلماء کو حاصل ہوگی۔ اس ضمن میں مسودہ کی دفعہ ۳۰ کے واضح الفاظ یہ ہیں:۔

"جمیعۃ علماء اپنے اجلاس میں حسب قاعدہ کسی ایک شخص کو متعین کرکے خلیفۃ المسلمین سے تقرر امیر الہند کی سفارش کرے گی اور سند آنے پر جمیعۃ اس کا اعلان کرے گی"۔ (صفحہ ۴۹)

اس مسودہ میں جہاں "خلیفۃ المسلمین" کے مقرر کردہ "امیر الہند" کے لئے چھ شرائط متعین کی گئی ہیں وہاں "جمیعۃ علماء" میں شامل کئے جانے والے ملاؤں کے داخلہ کی کوئی شرط نہیں بتلائی گئی۔ البتہ اُسے عالی منصب بتاتے ہوئے آخر میں "ایک زبردست طاقت" سے ضرور تعبیر کیا گیا ہے۔

یہ ہے وہ علٰی منہاج الملّائیۃ "خلافت" جس کے پراپیگنڈہ کے لئے ۲۶؍مارچ ۲۰۰۰ء کو لاہور کے الحمرا ہال میں "عالمی خلافت کی نوید اور پاکستان" کے موضوع پر ایک سیمینار کا ڈھونگ رچایا گیا جس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد علوی نے کہا:

"بلا شبہ خلافت کا احیاء سب سے اہم ضرورت ہے تاہم اس کے لئے طریق کار کیا ہوگا اس مسئلہ پر سر جوڑ کر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے"۔

زاہد الراشدی نے یہ گوہر افشانی کی کہ:

"خلافت کا ادارہ قائم کرنا مسلمانوں کا اجتماعی فریضہ ہے جس کو ادا نہ کرنے کے باعث آج امت مسلمہ کا ہر فرد گنہگار ہے"۔

ضیاء الحق قاسمی نے یہ بڑہانکی کہ:

"خلافت کے قیام کے لئے اپنی جانیں نچھاور

باقی صفحہ نمبر ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

Okounfo بینن (مغربی افریقہ) میں جماعت کا نفوذ، مسجد کی تعمیر اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے غیر معمولی نشانات

(رپورٹ: حافظ احسان سکندر۔ امیر و مبلغ انچارج بینن)

بینن کے شمال میں ایک گاؤں جس کا نام Okounfo ہے وہاں ۱۹۹۹ء میں ہمارے دو لوکل مبلغین الفاشعی محمد اور الفاذ کریا تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں جاکر انہوں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی مسلمان ہے؟ تو گاؤں والوں نے جواب دیا کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں ہے اور ہم سب کے سب گاؤں والے پکے عیسائی ہیں۔ ہاں صرف ایک مسلمان ہے جو کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں اکیلا ہی بیچارہ عبادت کرتا رہتا ہے۔

ہمارے مبلغین اس کے پاس گئے۔ اس نے کہا کہ مَیں نے بڑی کوشش کی ہے کہ یہ لوگ اسلام قبول کرلیں اور ہر ایک کو بڑی تبلیغ کی ہے مگر سب نے انکار کیا ہے۔ مَیں نے بڑی دعائیں کیں کہ اے میرے اللہ کیا اس گاؤں کے ہزاروں لوگوں میں سے صرف تُو نے مجھے ہی اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور باقی سب عیسائیت کے لئے۔ یا اللہ ان کو مسلمان بنادے تاکہ ہم سب مل کر تیری عبادت کریں۔ اس نے بتایا کہ میرا نام ابوبکر ہے اور مَیں اس چھوٹے سے کمرے میں اکیلا ہی اذان دیتا ہوں، پھر اکیلا ہی اقامت کہتا ہوں اور اکیلا ہی نماز پڑھتا ہوں۔

ہمارے مبلغین نے اس کی باتیں سننے کے بعد اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور اس کو خوب تبلیغ کی۔ اس نے یعنی ابوبکر نے اسی وقت احمدیت قبول کرلی اور کہا کہ ہاں آج خدا نے میرے دل کی دعائیں سن لی ہیں۔ اس نے یہاں اسلام کے مددگار آخر کار بھیج ہی دئیے ہیں اور آپ لوگ میرے لئے کسی فرشتہ سے کم نہیں ہیں۔

پھر ہمارے مبلغین نے اسے پوچھا کہ اس گاؤں میں کیسے تبلیغ کی جائے؟۔ اس پر ابوبکر نے کہا کہ انہیں تبلیغ کرنی ہے تو پہلے ان کے بادشاہ (King) کو (جو کہ خود عیسائی ہے) تبلیغ کرو۔ ہمارے مبلغین نے کہا کہ ٹھیک ہے تم ہمیں بادشاہ کے پاس لے چلو۔ ابوبکر نے کہا کہ وہ تو بڑا ہی سخت انسان ہے اور کٹر عیسائی ہے۔ مَیں اس کے پاس جانے سے ڈرتا ہوں مگر آپ جائیں اور خدا کے لئے اسے تبلیغ کریں۔

ہمارے مبلغین بادشاہ کو ملنے کے لئے اس کے محل میں چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو محل کے دربانوں نے ان کو روک لیا اور آنے کا مقصد پوچھا۔

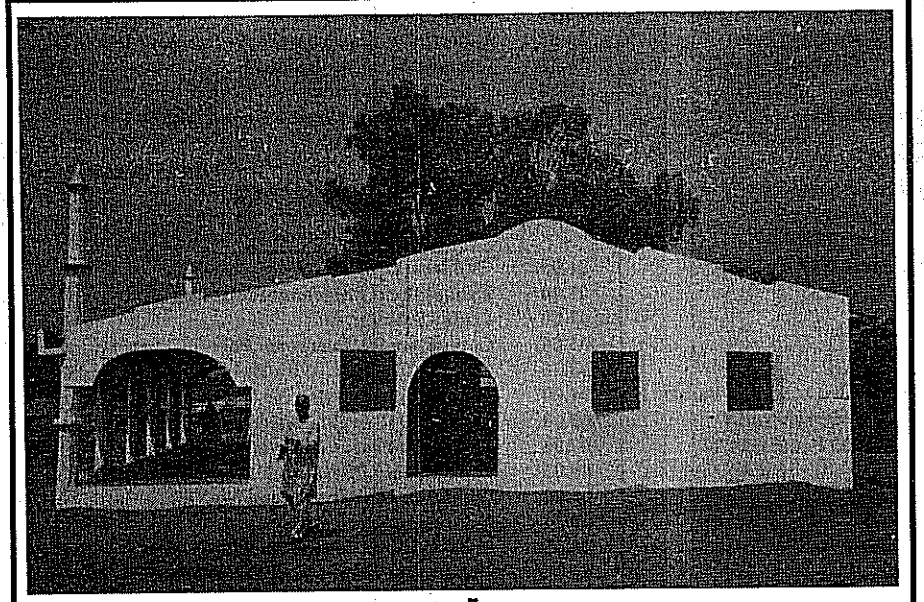

Okuonfo کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد کا خوبصورت منظر

باقی صفحہ نمبر ۲۷ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کرر کھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔